New Era Magazine
www.neweramagazine.com
NEW ERA MAGAZINE
چاند نگر کی شہزادی
از قلم مہک شاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

چاند نگر کی شہزادی

از مہک شاہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ایلہ نام ہے میرا مجھ سے معافی طلب کرنا ناممکن کام ہے شہزادی فالیشہ...."

"ایک پری ہونے کے ناطے آپ کو میری مدد کرنی ہو گی اسکے بدلے میں جو آپ کہیں گی میں وہ کروں گی مجھے امید ہے آپ میری گزارش پر نظرثانی ضرور کریں گی....."

"شہزادی فالیشہ بلاشبہ آپ کے متعلق جو سنا تھا... وہ سچ ثابت ہوا آپ ایک رحمدل اور نیک سیرت پری ہیں...."

چاند نگر کا قانون ہے یہاں کوئی ی باہر سے نہیں آسکتا اور اگر آجائے تو واپس نہیں جا سکتا اور اگر میں ان دونوں کو سزا نا بھی دیتی تو چاند نگر کی سرحد کے دربان ان کا سر کچل دیتے، ہاں لیکن میں خود حیران ہوں ان میں سے ایک سرحد کے پار جانے میں کامیاب کیسے ہو پایا...."

"ایلا وہ کوئی ی معمولی شہزادے نہیں ہیں وہ پری زاد ہیں بہت بڑی سلطنت کے...."

"ہم ان کی فہرست نہیں جاننا چاہتے، آپ نے مدد کی درخواست کی ہے تو ہم آپ کی مدد ضرور کریں گے لیکن آپ کو بھی ایک وعدہ کرنا ہو گا کہ آپ دوبارہ کبھی میری کالی دنیا میں قدم نہیں رکھیں گی، چاہے کچھ بھی ہو جائے"----

"مجھے منظور ہے ایلا"..... فالیشہ نے بلا توقف حامی بھر لی..

ایلا نے کنیز کو اشارہ کیا وہ ایک پلیٹ میں پھول سجا ہوا تھا لے آئی جو ہر وقت رنگ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بدلتا تھا....

"یہ پھول آپ کو واپس کرنا ہو گا یہ ہماری امانت ہو گی آپ کے پاس، میں خود یہ پھول لینے واپس آجاؤں گی....."

"شکریہ ایلا"....فالیشہ نے پھول اٹھایا پر اسے اچانک کچھ یاد آیا.....

"ایلا کیا راجہ شمان جانتے ہیں کہ آپ انسانوں کو اس قدر بھیانک سزا دیتی ہیں ؟"____

"یا اس کی وجہ کچھ اور ہے؟". شہزادی ہم آپ کی مدد صرف اسی شرط پر کر رہے ہیں تا کہ آپ ہماری دنیا میں دخل اندازی نہ کریں خود راجہ شمان نے بھی کبھی دخل اندازی نہیں کی نا ہی ہم اجازت دیتے ہیں....ایلا فوراً سخت لہجے میں گویا ہوئی.....

"ہمیں لگتا ہے یہ حد درجہ کا ظلم ہے انسان نا سمجھ ہے مگر ایک موقع دیا جا سکتا ہے انھیں اپنی غلطی سدھارنے کا....."

"یہ کس نے کہا آپ سے، انسان کو سمجھنا اور سمجھانا آسان نہیں ہے....."

آپ کو شاید علم نہیں ہے ایلا. خیر شکریہ اب ہمیں چلنا چاہیے ...فالیشہ کی تعظیم میں وہاں موجود سب پریاں جھک گئیں مگر ایلا چہرے پر سرد تاثرات لئے کھڑی رہیں..

فالیشہ خود سے کبھی وہاں نہ آنے کا عہد کرتی وہاں سے نکل گئی...

...غفاہ سے نکلتے ہی خود کو چاند نگر کی بیچ و بیچ پایا، غفاہ کہیں نہیں تھی فالیشہ نے چاروں طرف دیکھا....

المیر کو آج مارکیٹ میں عجیب سے خطرے کا اندیشہ ہو رہا تھا، اور اسی وقت فالیشہ نے گھر آنے کا کہا تو، وہ انکار نہ کر سکا.. پورے راستے بلیک سوک ان کا پیچھا کرتی رہی جو المیر نے بھی نوٹ کیا.. "کون ہو سکتا ہے؟.. کیا فالیشہ کا کوئی دشمن تو نہیں؟.. نہیں ـــ اتنی معصوم لڑکی سے بھلا کسی کی کیا دشمنی ہو سکتی ہے؟" المیر سگریٹ کے کش لگاتا اپنی سوچوں میں محو تھا...اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا.. "احد" بلیک سوک احد کے پاس تھی.. بلاشبہ وہی بدلہ لینا چاہتا ہے.. نہیں ـــــ نہیں احد فالیشہ کی طرف اب آنکھ اٹھانے لائک بھی نہیں چھوڑوں گا.. جلتی سگریٹ پھینک کر اسے اپنی جوتے کی نوک سے مسل دیا..
کچھ بھی ہو جب تک احد کو سبق نہیں سکھا دیتا اسے فالیشہ کے ساتھ رہنا ہو گا.. کوٹ اٹھاتا وہ فالیشہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا.. فالیشہ کمرے کی کھڑکی میں کھڑی باہر جھانک رہی تھی.. المیر غصے سے چلتا اس کے قریب پہنچا اسے جھٹکے سے کھینچ کر کھڑکی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے دور کیا۔۔۔ مگر فالیشہ اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہ تھی اور اس کے شدید جھٹکے سے خود کو سنبھال نی سکی اگلے ہی لمحے وہ المیر کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی۔۔ المیر نے بے اختیاری میں اپنے بازو اس کے گرد باندھے۔۔ مگر ایک لمحے کی دیر کیے بغیر فالیشہ اس کی بانہوں کا حصار توڑتی دور ہٹ گئی...

المیر کا غصہ پل میں اڑن چھو ہو گیا تھا۔۔اب اس کی جگہ اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی .. اس وقت فالیشہ کی آنکھیں جگمگا رہی تھیں کچھ الگ ہی لگ رہی تھی وہ المیر اس کا یہ روپ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فالیشہ پھول لے کر راجہ ارشمان کے پاس پہنچی اور پھول کو ہاتھ میں پکڑ کر ایک چکر کاٹا اور کچھ منتر پڑھنے لگی منتر پڑھتے ہی درخت کی جگہ راجا ارشمان کو کھڑے پایا۔۔۔۔۔

راجاعرشمان خود کو چھو کر محسوس کر رہے تھے ''میں چل سکتا ہوں....''

چند ستوں آسمان میں اڑ رہے تھے ''میں اڑ سکتا ہوں....''

فالیشہ کے قریب آ کر اس کا ہاتھ تھاما اور بلندی کی طرف بڑھنے لگے فالیشہ صرف اس کے سہارے اڑ رہی تھی....

کتنا بھلا محسوس ہو رہا تھا آج وہ کسی کی خوشی کا باعث بنی تھی کسی کی مدد گار ثابت ہوئی ی

تھی... کتنا بھلا محسوس کر رہی تھی وہ ارشان کی بے انتہا خوشی محسوس کر کے اس کے چہرے کے ہر ہر تاثر نیں بے بہا خوشی چھلک رہی تھی..

"میں کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں فالیشہ"----

"شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے... بس آپ کو اپنا وعدہ پورا کرنا ہوگا آپ کو اب یہاں سے جانا ہوگا"..... ارشان نے ایک افسردہ نگاہ اس پر ڈالی جو کہ سنہرے لباس میں سونے کی دیوی لگ رہی تھی.....

وہ ٹہلتی ہوئی اب سترنگی جھیل کے پاس آ پہنچی راجا ارشان بھی اسکے ساتھ تھا.....

"میں یہاں سے جانا نہیں چاہتا شہزادی میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا..." یاد آیا اس طلسم سے باصل کو بھی آزاد کروانا ہے..... ابھی مجھے باصل کو بھی آزاد کروانا ہے.. آپ چاہیں تو جا سکتے ہے میں صرف آپ کی مدد کرنا چاہتی تھی وہ اس کا اظہار محبت پوری طرح بھلا چکی تھی... یہ کہہ کر فالیشہ تیزی سے ہوا کے دوش پر اڑتی عوان کے پاس آ رکی، جہاں دربان پہرا لگائے کھڑے تھے۔ ارشان اچانک سے وہاں حاضر ہوا فالیشہ جلدی میں دیکھ بھی نا پائی کہ وہ اس کے پیچھے کب آیا۔ دونوں اب چاند نگر کی سرحد پار کر کے باصل کے پاس آ پہنچے فالیشہ نے ہاتھ میں پکڑے پھول کو پیڑ کی چھال پر گھمایا اور کوئی منتر پڑھا اب اس پیڑ کی جگہ باصل کھڑا تھا جو کہ

وجاہت میں بھلے ہی ارشمان سے ذرا کم تھا لیکن دونوں تقریباً ایک جیسے تھے....

"اب آپ دونوں آزاد ہیں"....باصل نے شکریہ ادا کیا" اگر آپ ہماری مدد نا کرتیں تو کوئی ی اور بھی نا کر سکتا...."

"اب آپ دونوں کو یہاں سے جانا ہو گا"....

"ٹھیک ہے شہزادی آپ سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا کریں گے پر جلد ہی اپنی سلطنت کی ملکہ کو اپنے ساتھ لے جانے آئی ینگے....."

فالیشہ کے رخسار گلابی ہو گ ئے اور نظریں چونک گ ئی یں، وہ خود سمجھ نہیں پارہی تھی کسی جادو کے سحر میں تھی یا اپنی ہی کسی انجان کیفیت میں مگر اب وہ تھوڑی دیر پہلے والی فالیشہ نہیں تھی...

باصل نے چونک کر سر اٹھایا اور ارشمان کو نا سمجھی سے دیکھا ارشمان نے دل فریب مسکراہٹ اچھالی اور دونوں وہاں سے چھو منتر ہو گ ئے...آہ وہ پھول. جادوئی پھول تو اسے واپس کرنا تھا.. مگر وہ پوری طرح بھول چکی تھی اس پھول کو، اس وعدے کو سب کچھ جیسے تحلیل ہو کر رہ گیا تھا..اور وہ پھول کہیں نہیں تھا..اسے کھو چکی تھی وہ ..

اگلے دن المیر اخبار میں احد میر کے ایکسیڈنٹ کی اطلاع سن کر دنگ رہ گیا.. صاف اور بڑی سرخیوں میں لکھا تھا" احد میر کل رات ایک شدید کار حادثہ میں موقع پر جاں بحق.. "

المیر سرخی پڑھتا نیچے چھپی تصویر دیکھ کر چونکا یہ تو اس کے گھر کے پیچھے کا جنگل تھا، جو کہ اس کے بیڈروم سے صاف نظر آتا تھا.. فالیشہ کا کل رات کا انوکھا سا روپ اس کے سامنے سائے کی طرح لہرایا... کچھ تو گڑبڑ تھا. اخبار ڈائننگ پر پھینکتا وہ فالیشہ کے کمرے کی طرف بھاگا.. جو بیڈ پر آنکھیں موندھے بے خبر سو رہی تھی.. اس وقت وہ ایک خوبصورت گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔ ریڈ کلر کی شرٹ میں اس کی رنگت یوں جگمگا رہی تھی، جیسے بے پناہ روشنیاں ایک ہالے سے نکل کر ٹھہری ہوں، المیر کو وہ رات والی سختی، وہ انجان سا روپ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا.. اس نے خود کو ہلکی سی چپت لگائی.. کیا سوچ رہا تھا وہ.. اور اپنے وہم پر مسکرا دیا... فالیشہ مسلسل کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتی ایک دم اٹھ بیٹھی، سامنے المیر کو کھڑا پایا، جو اسے ہی کھوئے سے انداز میں دیکھ رہا تھا.. فالیشہ کے لائٹ براؤن آبشار سے بال کندھوں پر دائیں بائیں بکھرے

ہوئے تھے،اس نے جلدی سے پاس پڑا ریڈ ڈوپٹہ اپنے شانوں پر پھیلایا..رات جو انکشاف اس پر ہوا تھا،یاد آتے ہی اس نے نظریں جھکالیں..

المیر اس کے چہرے کی خفت اور شرم وحیا کے رنگ دیکھ کر نڈھال سا ہو رہا تھا، اس نے تیزی سے قدم باہر کی اور بڑھائے..

وہ نہیں چاہتا تھا وہ کمزور پڑ جائے....

"مگر احد کی موت کی وجہ....."

ہمہ پل فالیشہ پر نظر رکھے ہوئے تھی..افراج نے اپنی خاص مددگار کو وہ جادوئی پھل لانے چاند نگر کے باہر درخشاں پری کے دشت میں بھیجا تھا۔۔جہاں وہ طلسماتی پھل باآسانی دستیاب تھے مگر انہیں پانے میں کچھ وقت درکار تھا..اس کے جانے کے بعد ہی انہوں نے فالیشہ کے دنیا میں مستقبل کو جاننا ضروری سمجھا تھا،اور انہوں نے جو دیکھا اس سے فالیشہ کی جان بھی جا سکتی تھی، جس میں وہ کسی انسان کی حفاظت کرتی خود اپنی جان دے بیٹھی تھیں۔۔انھیں جلد از جلد فالیشہ کو بچانا تھا اور یہ کام انہوں نے فالیشہ کو اپنی کچھ طاقت دے کر کیا تھا،...فالیشہ سو رہی تھی،جب اچانک اس کی آنکھ کھلی،اس کے قدم کھڑکی کی جانب بڑھ رہے تھے، مگر اسے ہوش ہی کہاں تھا پھر جو

بھی ھوا اسے یاد نہیں، وہ نیند سے بیدار ہوئی جس وقت المیر نے جھٹکے سے اسے اپنی اور کھینچا.. اور تب ہی وہ المیر کے اس کے لئے جذبات سے واقف ہوئی،.. مگر خاموش رہی،.. اس کا خاموش رہنا ہی بہتر تھا...

دن یوں ہی گزر رہے تھے۔ فالیشہ المیر کے ساتھ رہ کر انسانوں کی طرح رہنا سہنا، بات کرنا، اٹھنا، بیٹھنا سب کچھ سیکھ گ ئی ی تھی اور یہ سب المیر کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

المیر اور فالیشہ بہت اچھے دوست بن گ ئے تھے اور المیر بھی اب فالیشہ کی کچھ کچھ باتیں ماننے لگا تھا لیکن جب ماضی کی کچھ تلخیاں یاد آجاتیں تو وہ پھر سے وہی پرانا لاپرواہ سا بگڑا ہوا المیر بن جاتا تھا اور فالیشہ اکثر پریشان ہو جاتی..

دروازے کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی لیکن المیر نے فالیشہ کو دروازہ کھولنے سے منع کر رکھا تھا۔ فالیشہ ابھی اسی شش و پنج میں تھی کہ دروازہ کھلا۔ اور ایک عمر رسیدہ شخص ہاتھ میں سوٹ کیس لیے اندر داخل ہوئے فالیشہ کو جھٹ سے سمجھ آگ ئی کہ یہ کون ہو سکتے ہیں.؟

"اسلام و علیکم"۔۔۔

جازب اس معصوم سی پری کو دیکھنے میں اتنے محو تھے کہ جواب بھی نا دے پائے۔ فالیشہ

نے ایک بار پھر سلام کیا تو ہوش میں آئے۔

"وعلیکم السلام، بیٹا آپ کون ہو؟.."

"میں فالیشہ ہوں، آپ المیر کے والد ہیں نا؟"۔۔

"جی بیٹا میں المیر کا پاپا ہوں، آپ کو المیر نے بتایا میرے متعلق؟"۔۔۔

"جی.."

"آپ کون ہو اور یہاں کب سے رہ رہی ہو؟..."

فالیشہ کچھ کہتی اس سے پہلے المیر دروازہ کھلا ہونے پر گھبراتا ہوا بھاگتا ہوا اندر کی طرف لپکا تھا اور اب آنکھیں اپنے باپ جازب رندھاوا کو دیکھ رہا تھا، المیر ساکت کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا جازب نے اپنے اور المیر کے بیچ کا فاصلہ طے کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اسے گلے لگا لیا فالیشہ کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اور اپنے جزبات کو قابو نہیں رکھ پا رہی تھی، المیر نے فالیشہ کی آنکھوں میں اترتی نمی کو دیکھا..

"میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں"...اور فوراً کچن میں چلی گئی..

المیر نے جھٹک کر انہیں خود سے الگ ہوا اور تلخی سے گویا ہوا۔"کیسے یاد آ گئی میری آپ کو؟ فون پر پہلے ہی بتا چکا۔ہوں نا مجھے آپ کے بزنس میں دلچسپی ہے اور نا ہی آپ کے محل میں۔ میں آپ کے ساتھ واپس نہیں جا رہا.."

فالیشہ ٹرالی گھسیٹتی اس میں چائے اور دوسرے لوزمات سجائے لا رہی تھی المیر کی اونچی آواز سنی تو وہیں اسکے قدم جامد ہو گئے وہ المیر کو اس طرح پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ کوئی ی بیٹا اپنے والد سے اس طرح کیسے بات کر سکتا ہے اور یہ سوال فالیشہ کی آنکھوں میں المیر نے بھی دیکھ لیا تھا اس لیے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا..

جازب رندھاوا کو ایک انجانے خوشی کے احساس نے آن گھیرا تھا فالیشہ کو دیکھ کر وہ رک گیا تھا ورنہ اس سے پہلے وہ کسی کا لحاظ نا کرتا تھا.

فالیشہ نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا۔

"بیٹا آپ کی فیملی میں کون کون ہے؟"۔

فالیشہ اب سمجھ گئی ی تھی اسے کیا کہنا ہے اس نے فوراً کہا "کوئی ی نہیں.."

"اوہ افسوس ہوا آپ اکیلی ہی رہتی ہو."

"جی فی الحال یہیں رہتی ہوں آگے کا معلوم نہیں.."

"اللہ بہتر کرے گا بیٹا اسے اپنا ہی گھر سمجھو المیر بہت اچھا انسان ہے بہت خیال رکھنے والا وہ تمہیں کبھی بے سہارا نہیں کرے گا"۔

فالیشہ نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

فالیشہ نے ان کے لیے المیر کا سامنے والا کمرہ صاف کر دیا اور اب اس کے قدم المیر کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ المیر صوفے پر سر اور کہنیاں ٹکائے سوچوں میں مگن تھا.

''آپ کو اپنے والد سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے میں جانتی ہوں، آپ ان سے بد ظن ہیں پر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان سے بات کرتے وقت تمیز کی حدیں پار کر جائیں آپ کو ان سے معافی مانگنی چاہیے۔ بعض مرتبہ ہم جو دیکھ رہے ہوتے ہیں محسوس کر رہے ہوتے ہیں حقیقت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے ہمیشہ ایک ہی طرح نہیں سوچنا چاہیے۔ اور میں نے دیکھی ہے آپ کے لیے ان کی آنکھوں میں محبت آپ کو کھو دینے کا خوف وہ۔ آپ کی ساری باتیں سر جھکا کر سن رہے تھے، کیونکہ وہ مجبور ہیں۔ انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ۔ انکی مجبوری تھی ہاں مانا انسان سے غلطی ہوتی ہے پر آپ کو اپنا ظرف اونچا کرنا ہوگا۔ المیر اگر ماں باپ اولاد کا بسا بسایا گھر بھی برباد کر دیں تب بھی اولاد کو حق نہیں کے ان سے بدتمیزی کرے''۔۔

فالیشہ کا ایک ایک لفظ اس کے دل پر چبھ رہا تھا افسوس تو اسے پہلے ہی ہو رہا تھا پر اب پچھتاوا بھی ہو رہا تھا اور فالیشہ کے الفاظ اب اس پچھتاوے کی شدت میں جلتی پر تیل کا کام کر رہے تھے۔ المیر نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی تمام چیزیں دھکیل کر زمین پر گرا دیں

اور میز پر پڑے گلدان کو سامنے دیوار پر دے مارا۔ جسکی آواز سے جاذب اور فالیشہ بھاگتے ہوئے اندر آئے۔۔ "مہربانی کرکے آپ لوگ مجھے اکیلا چھوڑ دیں"...المیر نے ضبط سے آنسوں اور غصے کو روکتے ہوئے کہا۔فالیشہ ایک نظر اس پر ڈالتی جاذب کے ساتھ باہر آگئی ی۔۔۔ رات کی سیاہی آسمان پر چھائی ی ہوئی ی تھی۔۔۔رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا فالیشہ اپنے بستر پر گہری نیند سو رہی تھی۔ تیز ہوا کے باعث کھڑکی کا پٹ کھل گیا پردے ہل رہے تھے۔۔ کمرے میں عجیب سے خوشبو نے بسیرا کر لیا تھا۔۔۔آج بھی ان تیز ہواؤ ں کی وجہ بنا تھا وہ اب فالیشہ کے قریب بیٹھے اس کے لمبے ریشمی بھورے بالوں میں ہولے ہولے ہاتھ پھیر رہا تھا۔ نیند میں مدہوش فالیشہ ہوا اس کی دنیا میں لوٹی اچانک اٹھ کر یہاں وہاں دیکھا پر اسے کوئی ی بھی نظر نا آیا۔اس نے بیڈ سے اتر کر کھڑکی کے پٹ بند کیے اور دوبارہ اپنے بستر پر آ بیٹھی، کوئی ی تو تھا یہاں پر کون اور یہ خوشبو۔۔۔۔وہ خوشبو دوبارہ اس کے ہواسوں پر چھا رہی تھی...

کون ھے؟

سامنے آؤ۔۔۔پمرا؟

فالیشہ کو جانے کیوں لگا یہ پمرا ہی ہو سکتی ہے، لیکن وہ دیکھ نہیں پا رھی تھی کون ہے۔

فالیشہ بیڈ سے اتر کر آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اچانک روشنیاں گل ہو چکیں تھیں۔ کھڑکی کا پٹ تیز ہوا کے باعث کھل چکا تھا۔اندھیرا پورے کمرے میں پھیلا ہوا تھا وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔اچانک میز پر گلدان سے اس کا ایک ہاتھ ٹکرایا.. جسے شاید اس نے کسی سہارے کی تلاش میں ہوا میں معلق کیا تھا۔گلدان ٹوٹنے کی آواز پر المیر بھاگتا ہوا ہاتھ میں ٹارچ جو اس نے شاید پہلے سے آن کر رکھی تھی اس کے کمرے میں آیا...

جیسے ہی اس نے کمرے میں قدم رکھے فورًا روشنیاں واپس آگئیں تھیں۔شاید جس کی وجہ سے سب ہوا تھا...وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ڈر اور خوف سے اس کی ٹانگیں کانپ رہیں تھیں المیر نے اس کو اپنے حصار میں لے لیا اور صوفے پر بٹھا کر پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

اس نے سوچا شاید گلدان ٹوٹنے پر اتنی پریشان ہو رہی ھے....

کوئی بات نہیں فالیشہ۔"ریلیکس کام ڈاؤن"

"یہاں کوئی تھا."؟اس نے گھبرائی آواز میں بولا...

کیا؟

فان الفاظ پر المیر کو حیرت کا جھٹکا لگا....

"کون تھا یہاں"؟

فوراً اُٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا...

باہر جھانکا لیکن کوئی نہ تھا۔

"کوئی نہیں ہے یہاں تمہیں وہم ہوا ہو گا..."

"ایسا نہیں ہو سکتا"۔فالیشہ کو ڈر تھا کہ شاید ایلا کی جاسوس جادو گرنیوں نے اس کا پتا چلا لیا ھے....

"کیا نہیں ہو سکتا؟"

"مجھے یہاں سے جانا ہو گا"۔فالیشہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔

اس کے منہ سے جانے کے الفاظ سن کر وہ بیقرار ہو گیا.

"لیکن کہاں جانا چاہتی ہو اور کیوں"؟

المیر کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا فالیشہ کو ہوا کیا ھے۔

"میں یہیں رہنا چاہتی ہوں مجھے کہیں نہیں جانا فالیشہ اب المیر کا بازو تھامے سرگوشی کے سے انداز میں کہہ رہی تھی"۔

"تمہیں یہاں سے جانے کے لئے کون کہہ رہا ھے فالیشہ تم چاہو تو ہمیشہ یہاں رہ سکتی ہو میرے ساتھ، میری بن کر.."

المیر نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اپنے دل کی بات کہی۔

فالیشہ نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں اٹھا کر دیکھا جہاں محبت کی صداقت صاف چھلک رہی تھی...

فالیشہ نے المیر کے کاندھے پر سر ٹکا کر آنکھیں موندھ لیں..المیر کو خوش کن احساس نے آن گھیرا..

کچھ دیر میں فالیشہ کی آنکھ لگ گئی تھی اور وہ وہیں صوفے پر بیٹھے بیٹھے المیر کے کندھے سے سر ٹکائے نا جانے کب نیند کی وادی میں کھو چکی تھی...

-

سنہری زلفیں اس کے گلابی چہرے پر بکھری ہوئی تھیں المیر نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کیا اور اب اسے اطمینان سے سوتا دیکھ رہا تھا...

اس کی دھڑکنیں شور مچا رہیں تھیں اس وقت نہ چاہتے ہوئے بھی وہ یہاں سے ہل نہ پا رہا تھا۔

اچانک اسے فالیشہ کی یہاں سے جانے والی بات یاد آ گئی۔

"نہیں میں تمہیں یہاں سے کہیں نہیں جانے دے سکتا تم ہی تو وہ انسان ہو جس نے مجھے جینے کا ڈھنگ سکھایا۔مجھے ایک نارمل زندگی کی طرف لوٹایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمہیں کبھی نہیں کھو سکتا فالیشہ کبھی نہیں۔

اس نے یہ سب خود سے کہا تھا..

المیر نے فالیشہ کو اپنے کسرتی مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا...

کھڑکی کو بند کر کے اطمینان کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

کچھ ہی دیر میں کندن کا کٹورا اپنی سنہری روشنی بکھیرتا طلوع ہو چکا تھا

...اس کے ساتھ ہی تمام چرند پرند صبح کی ٹھنڈی ہوا میں اپنی میٹھی آوازوں میں چہچہاتے, ٹھنڈی ہواؤں اور ہلکی سی تپش سے مسرور ہو رہے تھے۔

فالیشہ کی اچانک آنکھ کھلی تو خود کو بستر میں پا کر حیران ہو گئی اچانک رات کا تمام واقعہ اسے یاد آنے لگا تھا۔اسی کے ساتھ ہی جلدی سے بستر سے نکلی اور وضو کر کے فجر کی نماز ادا کرنے لگی۔

المیر کی آنکھ بھی جلدی کھل گئی۔رات وہ کافی دیر تک فالیشہ کے بارے میں سوچتا رہا تھا..

"اللہ پاک سے مانگو گے تو ہر چیز ملے گی چاہے وہ کتنی بھی قیمتی کیوں نا ہو۔پھر چاہے وہ رشتے ہوں, انسان ہوں یا کوئی نیک مقصد..."

ایک جھماکے کے ساتھ ہی فالیشہ کے یہ الفاظ اس کے ذہن میں

کوندے۔

المیر فوراً وضو کرکے جائے نماز پر آبیٹھا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد

فالیشہ کو مانگنے لگا..

کیونکہ اب وہ اسے کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا اور اسے یقین

تھا اللہ پاک اس کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔

کچھ دیر خلوصِ دل سے دعا مانگنے کے بعد باہر آگیا... جہاں جازب

رندھاوا چائے پینے کے ساتھ اخبار ہاتھ میں لیے بیٹھے تھے۔

" السلام علیکم ڈیڈ۔ "

کل کی ساری کڑواہٹ بھلائے المیر نے انہیں سلام کیا اور ان کے

پاس جا بیٹھا۔

فالیشہ المیر کے لئے جوس کا گلاس اٹھائے کچن سے نکل رہی تھی،

دونوں باپ بیٹے کو باتیں کرتے دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

جازب رندھاوا بھی دل ہی دل میں حیران

ہوے تھے......بظاہر نارمل رویہ اختیار کیے رکھا۔

" ڈیڈ! میں جانتا ہوں آپ مجھے اپنے ساتھ لے جانے آئے ہیں

مگر میں یہاں بہت خوش ہوں اور مجھے فالیشہ کو ابھی اس کے گھر پہنچانا ہے جب تک

یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا میں یہاں سے نہیں جا سکتا۔"

جازب اس کے نرم انداز پر پگھل گئے تھے یہی وقت تھا.

جب وہ اسے اپنی چاہت کا بتا سکتے تھے۔

" بیٹا میں بس اتنا چاہتا ہوں تم جہاں بھی رہو

خوش رہو۔ میرا سب کچھ تمہارا ہی تو ہے بیشک تم مجھ سے دور رہ رہے ہو مگر میرے

دل میں سب سے زیادہ محبت تمہارے لئے ہی ہے۔

اور یہ تمہاری محبت ہی تھی

جس نے مجھے دوسری شادی کرنے پر مجبور کیا مگر قسمت میں یہی لکھا تھا اور قسمت کے

لکھے کو کون ٹال سکتا ہے"۔

" جانتا

ہوں ڈیڈ۔ اور مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے."

المیر نے ان کے ہاتھ ہر اپنا ہاتھ جما کر رکھا۔

" المیر بیٹا تم نہیں جانتے یہ کہ کر تم نے

میرے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے.. میرا بیٹا جو مجھ سے دور ہو چکا تھا آج لگ رہا ھے وہ

واپس مل گیا ہے...

انہو

ں نے آنکھوں کی نمی کو انگھوٹھے سے صاف کرتے ہوئے کہا.

المیر آگے بڑھ کر ان کے گلے جا لگا...

فالیشہ سامنے بیٹھی یہ

منظر دیکھ رہی تھی...

" کتنا پیار کرتے تھے راجہ شمان اس سے۔فالیشہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئ۔

جازب رندھاوا نے کچھ دن اور رکنے کا فیصلہ کیا۔انہیں فالیشہ بہت پسند آئی تھی اور المیر کے بدلے ہوئے رویے کو دیکھ کر یہ بھی سمجھ گئے تھی،یہ فالیشہ کی وجہ سے ہی ہے۔

تین دن رکنے کے بعد آج انہوں نے جانے کا ارادہ باندھا تھا۔

" کچھ دن اور رک جاتے۔المیر نے ان

کے گلے لگتے ہوئے کہا،

دل تو میرا ابھی تھا,رک جاتا,لیکن

کیا کروں;;;

سارے بزنس کا بوجھ مجھ پہ ہی ہے"۔

"ہمم! بابا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں

جلد ہی آپ کا ہاتھ بٹانے لئے لوٹوں گا۔ایک بار فالیشہ کو اس کے گھر والوں سے ملوا

دوں"۔

"فالیشہ کا گھر وہ بھی ہو سکتا ہے میرے

بیٹے جہاں تم رہو"۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا مطلب بابا؟"اس نے نا سمجھی سے

پوچھا....

" مطلب یہ بیٹا کہ اگر فالیشہ ہماری بہو بن جائے تو ہمارا گھر یعنی کہ اس کا گھر"۔

المیر کے چہرے پر سُرخی آگئی اور لبوں پر تبسم نے گھیرا ڈال لیا۔

" میں جانتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اور بلاشبہ اس سے بہتر لڑکی کوئی مل ہی نہیں سکتی،،

جتنے دن میں یہاں رہا ہوں میرا اندازہ ہے

وہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے.....

اس کا دل نیک ہے اور بہت معصوم بچی

ہے۔اسے کبھی تنہا مت کرنا اگر کبھی اس کے گھر کا پتا چل بھی جائے تو پوری تصدیق

کرنا"۔

" جی بابا امید ہے جلد ہی کچھ پتا چل جائے

گا...."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"   ہاں وہ تم نے ٹیسٹ کروائے تھے

کوئی"؟

"   جی بابا میں عنا کے ہاسپٹل لے کر گیا تھا

فالیشہ کو"۔

"کوئی ٹیسٹ رپورٹ آئی ہے میں دیکھ نہیں سکا اندر ٹیبل پر ہے"۔انہوں نے المیر کے

علم میں لانا ضروری سمجھا....

"جی بابا ٹھیک ہے"۔

دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے اور جازب ایئر پورٹ کے لئے نکل گئے۔

المیر بھاگتا ہوا اندر آیا اور میز پر پڑی رپورٹس اٹھا کر دیکھنے لگا۔

فالیشہ کافی لئے چلی آئی۔"بابا کو کچھ دن رُک جانا چاہیے تھا"۔

المیر رپورٹس واپس رکھ کر فالیشہ کے چہرے پر اداسی دیکھنے لگا کتنی دکھی لگ رہی تھی

... جیسے کوئی خاص انسان دور چلا گیا۔اس کو نارمل کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا...

آؤ لان میں بیٹھ کر کافی پیتے ہیں وہ فالیشہ کو لئے لان میں چلا آیا۔

کیا تم اپنے گھر والوں کو مس کرتی ہو؟المیر نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا...

ہر بار کی طرح اس بار بھی اس نے خاموشی اختیار کرلی۔

"بتاؤ نہ آج تک تم نے کچھ نہیں بتایا...

کیا کوئی مسئلہ ہے جو تم نہیں بتانا چاہتی"؟

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میں بس اب یاد نہیں کرنا چاہتی....

جو لوگ میرے اپنے تھے انہیں ہی مجھ پر یقین نہیں تھا تو واپس جانے کا سوچوں بھی

کیسے"؟

فالیشہ نے کھوئے ہوئے انداز میں افسردگی سے کہا۔

"کس بات کا یقین ن؟"

المیر نے کافی کا کپ رکھتے ہوئے استفسار کیا...

آسمان جو پہلے سے بادلوں سے گھرا تھا... بادل کبھی بھی برسنے کو تیار تھے...

اچانک پورے زور و شور سے برسنے لگے..

المیر کافی کا کپ ہاتھ میں لئے شیڈ کے نیچے جا کھڑا ہوا.. جبکہ فالیشہ وہیں بیٹھی بھیگ رہی تھی..شاید اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی جو برستی بارش کے ساتھ روانی سے بہنے لگے تھے لیکن اس کے آنسو برستی بارش میں بھی المیر سے چھپے نہ رہے ..

وہ اسے دیکھ کر کھویا کھویا سا اس کے قریب چلا آیا جہاں وہ گھاس پر ننگے پاؤں آسمان کے نیچے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے بارش کی بوندوں کو سمیٹنے کی کوشش میں مگن تھی۔

کتنی معصومیت تھی اس میں

ہر ادا المیر کو اپنی طرف کھینچتی تھی....

المیر آہستہ آہستہ بارش

میں بھیگتا فالیشہ کے قریب جا پہنچا..

فالیشہ کی پوری طرح سے بھیگ چکی تھی .یلو شرٹ اور وائٹ ٹراوزر میں ڈوپٹہ شانوں پر پوری طرح پھیلا دلکش سراپا المیر کی دھڑکن بڑھا گیا تھا ،المیر نے ایک بھر

پور نظر اس کے وجود پر ڈالی..

بھیگے لمبے آبشار بال اس کی پشت پر بکھر چکے
تھے...اس قدر حسین بھی کوئی ہو سکتا ہے المیر نے دل ہی دل میں سوچا...

بھیگی
زلفیں، گلابی شفاف لب، اس کا بھیگا ٹھنڈا وجود المیر کے دل کو جسارت پر اکسا رہا تھا
...

المیر کو اس طرح خود کیطرف دیکھتے پایا تو فالیشہ نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی
طرف دیکھا..یعنی وہ رو رہی تھی..المیر بے خودی میں اس پر جھکتا اس کے آنسو دیکھ
کر اسے ایسے لگا جیسے کسی نے اس کے ابلتے ہوئے جذبات پر ٹھنڈا پانی انڈیل دیا
ہو ... فالیشہ اس کی نظروں سے خائف ہوتی وہاں سے نکل گئی..
آج اس نے اظہار کرنا تھا اپنی محبت کا، کہ وہ اس کے لئے کیا کچھ محسوس کرتا ہے۔
المیر کے قدم ابھی شیڈ سے باہر کی طرف اٹھے ہی تھے کہ اس کا فون بج اٹھا...
کوٹ کی جیب سے فوراً فون نکال کر دیکھا... جس پر

عنا کالنگ لکھا آرہا تھا...

المیر نے فوراً کال ریسیو کی اور فون کان سے لگایا

"ہیلو عینا"!"المیر تم نے رپورٹس چیک کر لیں؟"

"نہیں ابھی تو نہیں لیکن خیریت!!!!؟

. کیا کوئی مسئلہ ان رپورٹس میں"؟

عینا کچھ دیر خاموش رہ کر بولی...

" المیر اٹس ٹو مچ کمپلیکیٹیٹڈ (یہ بہت پیچیدہ معاملہ ہے)"

" کیا مطلب؟"

المیر نے ناسمجھی سے پوچھا،

" تم رپورٹس چیک کروا بھی!"""

" آہاں اچھا"!!!

وہ فوراً اہال کی جانب بڑھا جہاں میز پر رپورٹس موجود تھیں...اس دوران اس کا دل شدت سے سب ٹھیک ہونے کی دعا مانگ رہا تھا...اس نے رپورٹس کھول کر دیکھنا شروع کیں...

جن میں صاف لکھا تھا بلڈ گروپ ناٹ فاؤنڈ

کیا مطلب ہے ان رپورٹس کا؟المیر نے حیرانی سے پوچھا...

المیر فالیشہ کا خون ایک عام خون نہیں ہے...

انسانی خون والے عناصر نہیں اس کے خون میں۔

" کاپر، گولڈ، سلور..

جیسے ذرات موجود ہیں اس کے خون میں...مجھے خود سمجھ نہیں آرہا ایسا کیسے ممکن ہے...

اس لئے اس دن جب وہ آئی تھی تب مجھے عجیب سی لگ رہی تھی۔عام انسانوں جیسی نہیں ہے وہ..

المیر اس سے دور رہنا جانے وہ کہاں سے آئی ہے۔ہو سکے تو اسے دوبارہ یہاں لے کر آنا۔"

المیر وہیں صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا..

فون بند ہو چکا تھا...

المیر کے حواسوں پر جو بمب

گرا تھا اس کا ردِ عمل کیا ہونا چاہیے تھا....وہ سوچنے سے قاصر تھا....

اب وہ فالیشہ کی ہر ہر بات یاد کر رہا تھا،یعنی اسے تو عام انسانوں کی طرح رہنا سہنا بھی

نہیں آتا تھا..ایک لڑکی کی بنیادی ضرورت کی اشیا تک سے بھی آگاہ نہیں تھی وہ..

ہاں لیکن وہ ایک لڑکی تو ضرور ہے مگر عام نہیں..

دو تین دن سے فالیشہ کو المیر کا رویہ عجیب سا لگ رہا تھا..

فالیشہ کو محسوس ہوا کہ وہ اس کے ہر عمل کو نوٹ کر رہا ہے...

بر حال اس نے فالیشہ سے کچھ پوچھا نہ اسے کچھ اندازہ ہوا....

فالیشہ جو بھی ہے اس کو نقصان نہیں پہنچا رہی تھی..نا ہی اس کو دیکھ کر المیر کو کبھی کوئی شبہ ہوا۔

اب شاید وہ اسے کھونے سے ڈرنے لگا تھا..وہ جو اسے اپنا بنانے کے خواب دیکھ رہا تھا اب ناممکن سے لگ رہے تھے..اپنی اندر کی پریشانی کو خود ہی برداشت کر رہا تھا...

کچھ دن بعد وہ دونوں ندی کے کنارے گھومنے آئے وہ چاہ کر بھی اسے اپنے آپ سے دور نہ کر سکا مگر وہ آج اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر وہ کہاں سے آئی ہے!!!!

ندی کا پانی پہاڑ کی چوٹی سے بہتا آرہا تھا...ہر طرف دیوان کے درختوں نے ڈیرا ڈال

رکھا تھا.. بلاشبہ یہ جنگل کے بیچ ایک خوبصورت جگہ تھی.. فالیشہ کو یہ جگہ چاند نگر کا ہی کوئی حصہ محسوس ہو رہی تھی..

گرین فراک اور پنک ڈوپٹہ اوڑھے وہ ایک پری ہی لگ رہی تھی۔ندی کے پانی پر اپنا عکس دیکھ کر اچانک اسے اپنے پیارے پر یاد آنے لگے۔ساتھ ہی ایک افسردہ سی نظر المیر پر ڈالی۔بالکل شہزادوں سی آن بان رکھنے والا انسان جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا تھا اس کے دکھ سکھ کو محسوس کرتا تھا...

لیکن کیا وہ اس سے اپنی اصلیت چھپا کر ٹھیک کر رہی تھی؟

کیا اسے المیر کو اپنا راز بتا دینا چاہیے؟ وہ اسی سوچ میں گھری تھی....

المیر اس کی اور پشت کر کے کھڑا فون پر بات کر رہا تھا...

وہ اسے مصروف دیکھ کر پلٹ آئی..ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ اس کی نظر پہاڑ کی اوٹ سے آتی شاہی رتھ پر پڑی...."شاہی رتھ"....."کون ہو سکتا ہے اس میں؟"....رتھ ذرا قریب آئی تو پمر اور ٹیکتو اس کا پیارا دوست رتھ پر سوار اسی طرف آتے نظر آئے....

فالیشہ نے اپنی دونوں آنکھوں مسلیں۔بلاشبہ یہ سب حقیقت تھا.

پمر ا!!!؟

فالیشہ نے خوشی سے آواز لگائی جو ویران وادیوں سے ٹکرا کر ہر طرف گونج اٹھی

...

جوان وادیوں پہاڑوں اور وہاں موجود نفوسوں کے ساتھ ساتھ المیر کی سماعتوں سے بھی جا ٹکرائی اس نے مڑ کر فالیشہ کو دیکھا جو اس کی طرف پشت کیے آسمان پر نظریں جمائے دیکھ رہی تھی۔ پمر ا اپنے رتھ سے اتر کر اپنی شاہی پوشاک سمبھالتی اس تک آئی اور

فالیشہ کے گلے لگ گئی...

"پمر ا تم آ گئی؟"

"ہاں۔۔شہزادی مجھے تو آنا ہی تھا... "

فالیشہ نے المیر کی طرف دیکھا جو اُسی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا دیکھتے دیکھتے اس نے فالیشہ کی طرف قدم بڑھائے..

''کیا میں واپس جا رہی ہوں؟'' فالیشہ کی آنکھوں میں اچانک المیر سے دور جانے کا درد امڈ آیا...

''نہیں شہزادی''....''ابھی تو یہ ممکن نہیں...

مگر ایک راستہ ہے جس پر عمل کریں گی تو دوبارہ اپنی طاقتیں پانے میں کامیاب ہو جائیں گی....اور اپنی بے گناہی بھی ثابت کر سکیں گی... "

."اور وہ راستہ کیا ہو گا پمرا؟...وہ راستہ یہ طلسمی پھل دکھائیں گے....ان میں سے ایک پھل کا انتخاب کرنا ہو گا... "

پمرا نے 7 پھلوں کی جادوئی لال تھیلی فالیشہ کو تھمائی..

المیر ٹھٹھک کر رک گیا...

یعنی وہاں کوئی تھا لیکن کون؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج رات سونے سے قبل پاک صاف ہو کر ایک پھل چن کر کھانا ہو گا جب آپ کی آنکھ لگے گی تو آپ خود کو شاہی محل میں پائیں گی...ہاں اگر آپ نے مشکل پھل چنا تو آپ بھٹک بھی سکتی ہیں..یہ سب آسان نہیں ہے آپ کو اپنی عقل اور ذہن کا اچھی طرح سے استعمال کرنا ہو گا..

مگر یاد رہے یہ بہت احتیاط سے کرنا ہو گا یہ آخری موقع ہے آپ کے پاس خود کو بے گناہ ثابت کرنے کا...

پمرا نے کچھ دیر المیر کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا پھر فالیشہ سے مخاطب ہوئی...

" یہ ایک نیک دل انسان ہے میرے خیال میں آپ اسے اعتماد میں لے سکتی ہیں"..

اور مسکرا کر فالیشہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر اپنی رتھ پر جا بیٹھی.. ٹیکتو فالیشہ نے اسے ھوا میں اڑتا دیکھ کر پکارا.. شہزادی آپ کی شان بلند ہو آپ کامیاب ہوں اپنے سفر میں، آپ کو مجھ سمیت سب بہت یاد کرتے ہیں...اس نے اپنے پر زور سے ہلائے خوبصورت پھول فالیشہ کے دامن میں بکھر گئے جن کی خوشبو فالیشہ کی پسندیدہ تھی... الوداع جلد ملیں گے...

یہ کہہ کر وہ رتھ پر سوار ہوا اور رتھ تیزی سے بادلوں میں غائب ہو گئی...

المیر جب فالیشہ کے قریب آیا تو اس نے اس تھیلی کو جلدی سے اپنے پلو کے نیچے چھپا لیا بلاشبہ وہ ایک جادوئی تھیلی تھی جو اب المیر کو نظر نہیں آ رہی تھی، لیکن ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ کسی سے تو باتیں کر رہی تھی...

وہ نارمل انداز میں اس سے پوچھنے لگا...

"یہاں آپ کو کوئی نظر آ رھا ہے؟"

"نہیں تو"..

"پھر تم کس سے باتیں کر رہی تھی."...

"میں خود سے باتیں کر رہی تھی."..

فالیشہ نے جھوٹ کا سہارا لیا...

سچ بھی تو نہیں بتا سکتی تھی..

پمرا کی کہی بات اس کی ذہن کی سکرین پر جگمگا گئی....(المیر ایک نیک دل انسان ہے اسکی مدد لی جا سکتی ہے۔)

اچھا کیا باتیں کر رہی تھی بتاؤ زرا؟

اس کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر آئی۔

کچھ نہیں میں بس گھر جانا چاہتی ہوں اب...

اس نے بات ختم کرنا چاہی...اور آگے بڑھ گئی۔۔۔

"ہم چلو" !

وہ جان گیا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے اور بتانا نہیں چاہتی.

پمرا چاند نگر پہنچتے ہی پری ماں کے پاس چلی آئی

"خوش آمدید"!!! پمرا نے سر جھکا کر پری ماں کی تعظیم کی۔

-

"ہمیں بتایا جائے فالیشہ کی کیا خبر ہے.؟پری ماں نے تحکمانہ انداز میں دریافت کیا...

"ملکہ عالیہ فالیشہ کو طلسمی تھیلی دینے کا کام کر آئی ہوں۔امید ہے وہ صحیح پھل کا انتخاب کریں گی..

وہ بالکل ٹھیک ہیں اور آج رات چاند نگر پہنچ جائے گی".

ساحرہ نے سر ہلایا،

راجہ شان کا کارواں محل کے باہر آ پہنچا تھا جو دو دن سے دور پار پرستان کے کام کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے

انہیں شاید فالیشہ کے آنے کی خبر مل چکی تھی اس لئے فوراً اپنی آرام گاہ کی طرف کا رُخ کیا.ان کے آتے ہی

پمرا اور دریچے پہ کھڑی باقی پری زاد کنیزوں نے تعظیم میں سر جھکایا.

ساحرہ نے تالی بجائی اور تمام کنیزیں اور پمرا آرام گاہ سے باہر چلی گئیں.

ملکہ ساحرہ کیا آپ نے اتنا بڑا فیصلہ لینے سے پہلے ایک بار یہ سوچا کہ اس سارے کھیل میں ہم اپنی بیٹی کو بھی کھو سکتے ہیں.؟"

راجہ شان نے ساحرہ کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا..

"ایک پری کے لئے انسان بن کے رہنا بھی موت کے برابر ہے شان"...

"کیسے کہ سکتے ہیں آپ کہ اپنی بیٹی کا خیال ہمیں نہیں؟ اگر خیال نہ ہوتا تو یہ فیصلہ ہماری جگہ آپ نے لیا ہوتا"...

ساحرہ نے گویا اپنی بات کی صفائی دینا چاہی۔

"ہمیں افراج سے خبر ہوئی تو ہم فوراً چلے آئے..

ہم اسی سلسلے میں پہاڑوں کے اس پار والے پرستان گئے تھے تاکہ اپنی بیٹی کو دوبارہ پری بنانے کا کوئی حل تلاش کر سکیں... شیش پری سے ملاقات نہیں ہو سکی ورنہ ضرور کوئی حل مل جاتا"..

راجہ شان نے سارا قصہ بیان کیا...

ساحرہ خاموشی سے سن رہیں تھیں..

راجہ شان تخت پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئے۔

"اسکا صرف یہی حل ہے کہ فالیشہ تمام حقیقت سے آگاہ کرے اور اپنی بے گناہی ثابت کرے اس لئے ہم نے اسے موقع دینا ضروری سمجھا اور ہمیں پورا یقین ہے وہ اس میں کامیاب بھی ہو جائے گی ...

ساحرہ نے پورے اعتماد سے کہا..

فالیشہ گھر لوٹی تو سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی المیر اسے ہی دیکھ رہا تھا..
اسے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی جس کے باعث وہ چوکنا ہو گئی.

وہ ایک دم گھومی تو المیر دروازے کی اُوٹ میں ہو گیا جس کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہ سکی
--
اس نے آگے بڑھ کر حفظِ ماتقدم کے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔
المیر کے شک پر یقین کی مہر لگ چکی تھی وہ واقعی ہی اس سے کچھ چھپا رہی تھی لیکن کیا؟
وہ کافی دیر تک دروازے کے باہر چکر کاٹ رہا جوں جوں وہ سوچتا جا رہا تھا اسکا دماغ مزید الجھتا جا رہا تھا۔
یقینی فالیشہ ایک معمولی انسان نہیں؟
تو اور کون ہے وہ؟ کہاں سے آئی ہے؟
وہ کسی بھی قیمت پر حقیقت جاننا چاہتا تھا..
فالیشہ اپنی شاہی پوشاک اٹھا کر واش روم میں گھس گئی...المیر کچن میں جا کر رات کے کھانے کا انتظام کرنے لگا. کچھ دیر بعد فالیشہ مہکی سے خوشبوؤں کی حصار میں رچی بسی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈائننگ پر آر کی.. المیر اسے دیکھ کر ورطہ حیرت میں بس دیکھے گیا.. یہ اس کا وہی لباس تھا جو اس نے پہلی بار جب جنگل میں ملی تھی تو پہنا ہوا تھا..المیر کے دل نے ایک دھڑکن مِس کی.. فالیشہ نے اس کے ہاتھ سے پلیٹس تھام کر سائیڈ پر رکھیں.اور دھیمے سے المیر کا ہاتھ تھام لیا..المیر کی دھڑکنیں شور مچا رہی تھی پہلی بار فالیشہ نے اس کو چھوا تھا..المیر کسی روبوٹ کی طرح اس کے ساتھ چلتا کرسی پر بیٹھ گیا.....المیر آپ ایک اچھے اور نیک انسان ہیں..اور ہم جانتے ہیں آپ ہمیں پسند کرتے ہیں، ہم بھی آپ کے ساتھ رہتے رہتے آپ کو پسند کرنے لگے تھے،آپ کے عادی ہو چکے ہیں ، مشکل تو ہے. مگر ہمیں اب جانا ہو گا.اور.ہو سکتا ہے ہم یہاں کبھی واپس نا آ سکیں.. لیکن اگر ہم کامیاب ہو گئے. تو ہم آپ سے ملنے ضرور آیا کریں گے..یہ آپ سے وعدہ ہے..المیر اس کے ایک ایک لفظ کو سمجھنے کی سعی کر رہا تھا آج وہ عام طریقے سے بات نہیں کر رہی تھی.."کہاں جا رہی ہو.اور واپس کیوں نہیں آؤ گی،.."!!!

پری ماں کے ساتھ پمرا اور راجہ شان بھی فالیشہ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے...

ایک کنیز نے آ کر افراج کے آنے کی خبر دی۔

پری ماں کے ساتھ پمرا اور راجہ شان بھی محل کے عقبی لان میں آ گئے..

افراج کا ایسے آنا خطرے کا الارم دے رہا تھا۔

پری ماں کے ساتھ پمرا اور راجہ شان بھی محل کے عقبی لان میں آ گئے..

افراج کا ایسے آنا خطرے کا الارم دے رہا تھا۔

افراج چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں لئے اس طرف چلا آ رہے تھے..

آداب....افراج نے سر جھکا کر راجہ شان اور پری ماں کو

تعظیم دی..."معافی چاہتا ہوں اس وقت آنے کی پر ایک خاص وجہ مجھے یہاں کھینچ

لائی ہے..

فالیشہ کے پرستان لوٹنے کی خبر کالی پری تک بھی پہنچ چکی ہے۔وہ پوری کوشش کرے

گی اپنے طلسمی موتی کو پانے کی..جو کہ فلحال چاند نگر کے لئے بہت ضروری ہے...

،ہمیں فالیشہ کو اس سفر پر اکیلے جانے سے روکنا ہو گا.. "

افراج نے راجہ شان کے پاس آ کر کہا...

"لیکن کیوں"؟پری ماں نے آگے بڑھ کر پوچھا...

"کیونکہ فالیشہ ایک کمزور انسان بن چکی ہے اور جادوئی طاقتوں کا مقابلہ کرنا اب

اس کے بس میں نہیں رہا پری ماں... "

"چمکیلی پہاڑی کے طاقت ور یونیکورن سمبا کی مدد لینی ہو گی..

تمام وادیوں، جھیلوں اور خارزاروں کو پار کرنے میں اب صرف وہی مدد کر سکتا ہے.
اور کالی پری کی نظر میں آئے بغیر وہ فالیشہ کو اس کی منزل تک پہنچا سکتا ہے...

*''''''''***

"********فالیشہ پلیز مت جاؤ مجھے چھوڑ کر.. میں تمہارے بغیر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا.. "
*ہمیں جانا ہوگا المیر، ہم ایک عام انسان نہیں ایک پری ہیں.. ہم سو ہماری تمام طاقتیں ،ہمارے پر، جادوئی چھڑی تک چھینی جا چکی ہے صرف ایک غلط الزام کی وجہ سے..
ہمیں سب غلط سمجھیں ہمیشہ ہم برداشت نہیں کر سکتے..."ہمارا سفر سات دن کا ہے اگر کامیاب ہوے تو ہمارا وجود ایک پری کے وجود میں ڈھل جائے گا ورنہ ایک انسان کی طرح دم گھٹ کر مر جائے گا.."
**********المیر کو شدید حیرت ہو رہی تھی مگر اسے یقین تھا.وہ سچ کہ رہی ہے.. مگر وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے اب..وہ فالیشہ کو کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا.وہی اس کے خوابوں کی شہزادی تھی جسے ہر پل،ہر لمحے اس کے ساتھ کی ضرورت تھی،قدرت تو جانے کب سے فیصلہ کر چکی تھی..المیر کی جان امانت تھی

اس کی جب بھی اسے وہ خواب آیا کرتے تھے وہ سوچتا تھا یہ محض خواب ہیں، مگر نہیں وہ سب حقیقت ہونے جارہے تھے، جنہیں آج تک وہ اپنے ذہن کا فشار سمجھتا رہا تھا وہی اس کی زندگی کی سب سے بڑی سچائی تھی..اسے کسی عام لڑکی سے محبت ہو بھی کیسے سکتی تھی..اس کی آنکھوں کے سامنے دو سال پہلے کا منظر گھوم گیا...

المیر اپنے دوستوں کے ہمراہ عالم جبہ سے باہر شمالی علاقہ جات گھومنے گیا تھا،اس وقت المیر کی صحبت کافی خراب تھی..سب لوگ آگ کے ارد گرد بیٹھے باتیں کررہے تھے ..

جب ایک بزرگ المیر کے قریب آئے...اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوئے.. "تمہاری زندگی صرف تمہاری نہیں ہے بیٹے،بہت جلد تمہاری زندگی بدل جائے گی، یہ عیش،یہ دنیا سب بھول جاؤ گے،کسی عام لڑکی سے نہیں بلکہ ایک شہزادی کے عشق میں مبتلا ہو کر اپنی جان گنواؤ گے..ایک دن ایسا آئے گا جب میری باتیں تمہیں یاد آئیں گی..فیصلہ تمہارا ہوگا..درویش بن کے اس کی یاد میں دردر بھٹکنا ہے یا اس کے مقصد کو پانے میں اس کی مدد کرکے ہمیشہ کا سکوں پانا ہے".. المیر نے ارد گرد بیٹھے دوستوں کو دیکھا جو اپنی ہی دنیا میں مگن تھے کسی نے کچھ نہیں سنا تھا..المیر نے کچھ کہنے کے لئے اس طرف دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا..جسے اس نے ہوش میں نا ہونے کی

وجہ سے جھٹک دیا تھا.. مگر آج اسے وہ سب یاد آیا تھا یعنی فالیشہ ہی وہ شہزادی ہے..

* ٹھیک ہے فالیشہ میں تمہارا انتظار کروں گا.. میں دعا کروں گا تم خود کو بے قصور ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاؤ..."

* * * * * * * * * فالیشہ بے اختیاری میں المیر کے گلے لگ گئی،

* المیر نے اپنے بازو اس کی کمر کے گرد باندھ لئے،اور دل میں خود سے عہد کیا وہ اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا اگر جان بھی جائے تو پرواہ نہیں..

* * * * * * * * یہ سب فالیشہ نے بھی سنا، محسوس کیا.. وہ اچانک المیر سے الگ ہوئی، "آپ نے کچھ کہا"..!!؟ "نہیں تو"

.

کچھ تو کہا ہے آپ نے،؟ ایک بار بھی پھر بے یقینی سے استفسار کیا تھا..

"جی میری شہزادی".. کھانا نہیں کھانا کیا؟ المیر نے فالیشہ کے لئے کرسی کھینچ کر خود اسے بیٹھایا...

کھانا ڈال کر اپنے ہاتھ سے کھلانے لگا.. فالیشہ نے بلا جھجھک کھالیا.. المیر کا اس قدر پیار اور اپنائیت دیکھ کر اس کا دل بھر آیا تھا ایک پل کو وہ چاند نگر کی تمام محبتیں فراموش کر

بیٹھی تھی... مگر اسے کمزور نہیں پڑنا تھا اسے ہمت سے کام لینا تھا یہ دنیا اس کی منزل نہیں تھی...

شام کی سائے ڈھل چکے تھے.. فالیشہ نے خود کو پوری طرح اس سفر کے لئے تیار کر لیا تھا.. تو دوسری طرف المیر بھی جان چکا تھا اسے کیا کرنا ہے.... طلسمی تھیلی کھولے اس نے تمام پھلوں پر نظر دوڑائی... اسے ہمیشہ سے لال سیب پسند تھے.. اور جب بھی زشمآ اس کے لئے پھل لاتی تو وہ صرف سیب ہی چنا کرتی تھی.. "کیا آج بھی ان کا انتخاب کر لینا چاہیے.؟" اس نے خود سے سوال کیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فالیشہ نے ہر طرف سے احتیاطی تدبیروں کے بعد اس طلسمی تھیلی میں سے خوبصورت سے سیب کا انتخاب کیا...

جسے اس نے اپنی کامیابی کی دعاؤں کے ساتھ نوالہ بنایا...

اس سیب کی زرا سی مقدار اس کے اندر جاتے ہی فالیشہ اپنے کسوٹیوں سے بھرے سفر کی جانب چل پڑی۔

وہ چند جھٹکوں جو کہ چند ساعتوں کی مار بنے تھے کہ بعد اب وہ پری ماں کے سامنے چاند نگر کے بیچوں بیچ بنے اپنے محل کے عقبی لان میں کھڑی تھی..

سب کے چہرے اسے دیکھ کر خوشی سے دمک اٹھے..

فالیشہ کو سبھی چناؤ پر مبارکباد دی گئی...

خود اسے بھی یہ سب ایک خواب سا لگ رہا تھا...

خواب ہی تو تھا اس خیال کے آتے ہی موتیوں جیسے آنسو اس کی آنکھوں ٹوٹ کر گلابی رخساروں پر بکھرنے لگے...

پری ماں اسے گلے لگانے کو آگے بڑھیں لیکن راجا شمان نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا...

"فالیشہ ہمیں ہر ایک بات سچ سچ بتاؤ اس کے بعد ہی ہم فیصلہ کریں گے تمہیں آگے کیا کرنا ہے۔؟"

کچھ یاد آنے پر المیر نے فالیشہ کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے...

کمرے کے ساتھ لگی بڑی سی تصویر کے پیچھے سے چابی نکالی اور اس کے کمرے میں گھس گیا.

فالیشہ آرام سے آنکھیں موندے بستر پر لیٹی تھی..

المیر نے جانچتی نظروں سے یہاں وہاں دیکھا اس کے قریب ایک سرخ رنگ کا سیب

نظر آرہا تھا، جس کے ایک طرف کاٹنے کا نشان یہ بتارہا تھا کہ فالیشہ شاید اسے کھاچکی ہے۔

المیر نے اس کی کلائی تھام کر چیک کیا.... جو اس کے ٹھیک ہونے کی نشاندہی کر رہی تھی..

المیر اس سیب کو اٹھا کر اس کا معائنہ کرنے لگا. اس پھل سے نہایت میٹھی سی مہک آ رہی تھی۔ یعنی یہی پھل کھا کر وہ فالیشہ کے ساتھ محو سفر ہو سکتا ہے.. کمرے کا دروازہ اچھی طرح بند کرنے کے بعد ایک بار پھر وہ سیب ہاتھ میں تھامے دیکھنے لگا...

وہ خود کو اسے کھانے سے روک نہیں پایا تھا..

..

اپنے سامنے پڑے تھال میں ایک ہرا گلِ لالہ کا پھول رکھ دیا...."اگر تم سچ کہو گی تو یہ پھول اپنی اصل حالت میں واپس آجائے گا اور تمہارا ازدِراہ بھی بنے گا جو تمہیں ہر برے جادو سے بچائے گا..

جب تک پھول تمہارے ساتھ رہے گا تم پر تحفظ بنا رہے گا"

فالیشہ نے اپنے آنسو پونچھے..

اب وقت آگیا تھا کہ اسے سب سچ بتانا تھا ایک ایک بات کا جواب دینا تھا اور اپنی سچائی اپنوں کے سامنے بیان کرنی تھی....

فالیشہ شروع سے ہر بات بتانے لگی۔۔ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے جھلملانے رہا تھا۔۔
کتنی خوش تھی وہ اپنے خوبصورت پروں، جادوئی چھڑی کے مزید طاقتور ہونے کے بعد۔۔۔
ارشان اور باصل کی مدد کرنے کے بعد جب وہ خوشی خوشی واپس لوٹ رہی تھی تو اس کی خبر کالی پری تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔وہ جان چکی تھی، فالیشہ سے اسے اب چوکنا رہنے کی ضرورت تھی۔۔۔
فالیشہ کو ارشان کی مدد کرنے کے بعد بہت خوشی تھی کہ آج اس نے ایک ضرورت مند کی مدد کی ہے۔۔۔اس کے ساتھ ہی جب سے وہ لوٹی تھی اسے رہ رہ ارشان کا خیال آرہا تھا۔۔۔
جیسے کسی سحر میں جکڑی جاچکی تھی۔۔۔اندھیرا پھیل چکا تھا۔۔۔فالیشہ سب کی نظروں سے بچتی بچاتی اپنی آرام گاہ میں آکر اپنے شاہی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔

"کیا اسے پمرا کو بتانا چاہیے کہ آج اس نے کتنا اچھا کام کیا ہے؟؟"

اچانک سے اسے خیال آیا۔۔۔یہ سوچ کر ہی وہ اپنی آرام گاہ سے نکل کر پمرا کی آرام گاہ کی طرف بڑھ گئی۔۔

باہر کھڑی کنیزوں نے تعظیم سے سر جھکایا۔۔۔"شہزادی پمرا کسی کام سے محل سے باہر گئی ہیں۔۔کچھ وقت تک آجائیں گی"۔۔

ان کی خاص کنیز نے فالیشہ کو اطلاع دی۔۔فالیشہ افسردہ سی واپس لوٹ آئی۔۔

اپنی آرام گاہ میں آکر کھلی کھڑکی میں آکر کھڑی ہوئی۔۔۔تاروں سے سجے فلک پر چاند کا کٹورا پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔

فالیشہ کو ہمیشہ یہ منظر بہت سکون دیتا تھا۔۔ہمیشہ اس منظر کو دیکھ کر سوچ میں پڑ جاتی تھی۔۔وہ چاہتی تھی ایک بار اسے دور سے بھی دیکھا جائے۔۔۔کیا یہ منظر اتنا ہی حسین لگتا ہے۔۔اور وہ دوری شاید زمین سے ہی تصور کی جاسکتی تھی۔۔۔کچھ ہی پلوں میں فالیشہ اپنے بستر پر جالیٹی،ارشان کی مدد کرنے کے بعد اسے امید تھی کہ ارشان بھی اپنا قول نبھائے گا اور دوبارہ کبھی چاند نگر لوٹ کر نہی آئے گا۔۔۔ایک پل کو فالیشہ افسردہ سی ہو گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن اسی میں سب کی بہتری ہے یہ سوچ کر اپنے خیالوں کو جھٹکتی نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔۔

چاند نگر میں پریوں کا آج خاص اجلاس بلوایا گیا تھا.. جس مییں ایلا کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔۔۔

ساحرہ اور پمرا ایلا کو فالیشہ سے ملوانا چاہتی تھیں۔۔فالیشہ سفید پوشاک پہنے روشنیوں میں نہاتی جادوئی قالین پر چلتی دربار کی اور چلی آرہی تھی۔۔ایلا اسے پہلے سے دیکھ کر متاثر تو ہو چکی تھی. مگر آج اس کے نور کو دیکھ کر دل میں سے ایک چنگاری سی اٹھی تھی۔۔ایلا پرستان کی سب سے حسین اور طاقتور پری ہونے کے ناطے کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ کوئی اور پری اس کے مقابلے پر آجائے۔۔۔یہ اس کے لیے نا قابل برداشت سی بات تھی۔۔ مگر یہ کڑوا گھونٹ اس کے نصیب میں لکھا جا چکا تھا۔۔اگر وہ اس وقت طاقت کی چاہت اور نشے میں چور نہ ہوتی تو کم از کم چاند نگر کا تخت و تاج اس کے نصیب میں لکھا جا چکا ہوتا۔۔۔ہاں مگر فالیشہ کو بھی تخت و تاج نصیب نہی ہونے دے گی یہ قسم دل ہی دل میں اٹھ چکی تھی۔۔۔فالیشہ قیمتی موتیوں سے سجی فراک اور انہی قیمتی موتیوں سے بنے زیورات زیب تن کیے سہج سہج کر قدم اٹھاتی ایلا اور ساحرہ کے پاس آرکی۔۔۔

ایلا کو دیکھ اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی، اگر پری نے ذکر کر دیا کہ ہم پہلے سے مل چکے ہیں تو نہ جانے ہمیں کیا سزا بھگتنی پڑ جائے گی۔۔فالیشہ نہایت محطاط انداز میں ایلا سے ملی۔۔۔ایلا کو آج اپنا حُسن مانند پڑتا دکھائی دے رہا تھا۔۔اس کے لیے وہاں ٹھہرنا مشکل ہو رہا تھا. مگر اس دعوت میں شریک رہ کر اسے اپنا مقصد بھی تو پورا کرنا تھا۔۔۔فالیشہ ایلا کی موجودگی میں گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔یمرا فالیشہ کے چہرے پر چھائی بے سکونی محسوس کر چکی تھی۔۔۔مگر اس سے پہلے کہ وہ فالیشہ کی اور بڑھتی، راجاشُمان اور باقی پری زادان کے ہمراہ دربار میں داخل ہو گئے۔۔وہاں موجود تمام پریاں ان کی تعظیم میں جھک گئیں۔۔فالیشہ اور ایلا سمیت۔۔۔راجہ شمان تخت پر بیٹھے۔۔راجہ شمان نے سب کو اجتمائی دعا دینے کے بعد اس اجلاس کو بلانے کا مقصد پیش کیا۔۔۔آج چاند نگر کا ایک خاص دن ہے۔۔۔اس کے لیے پری ایلا کو نہایت ادب کے ساتھ یہاں لایا جائے۔۔اس کے ساتھ ہی خوبصورت پریوں کا ایک جھرمٹ ادب سے سر جھکائے ایلا کی طرف بڑھا۔۔۔ایلا گردن اٹھائے کالی شفاف آنکھوں میں تمکانیت لیے جھرمٹ کے بیچوں بیچ چلتی راجاشمان کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔۔

پری ایلا آپ نے اپنا فرض پوری زمہ داری سے پورا کیا ہے۔۔۔اپنا فرض پورا کرنے کی خاطر چاند نگر کی تمام آسائشات کو بھی چھوڑنے سے گریز نہی کیا۔۔اس کے لیے ہم

آپ کے تہ دل سے مشکور ہیں ساتھ ہی ساتھ آپ کو آپ کو عالیٰ عہدے پر فائز کرنا چاہتے ہیں۔۔آج کے بعد چاند نگر کا کوئی بھی فیصلہ آپ کے مشورے کے بغیر تعمیل نہی پائے گا۔۔آپ کی رائے ہمیشہ اولین ترجیحات میں شامل ہو

گی"۔۔۔"آہ"۔۔۔یہ سنتے ہی ایلا نے ایک سرد نگاہ راجہ شمان کے ہاتھ میں پکڑے اجازت نامے پر ڈالی۔۔۔اسے امید تھی راجہ شمان اسے پورے چاند نگر کی زمہ داری دے دیں گے۔۔ہر طرف اس کا قبضہ اور نام ہو گا مگر یہاں ملا بھی تو کیا رائے دینے کا اعزاز حاصل ہوا جس کی اسے ذرہ برابر بھی چاہ نہیں تھی۔۔

اسی پل فالیشہ نے بھی ایلا کی آنکھوں میں در آئی تلخی کو محسوس کیا۔۔۔مگر اس پل اسے اپنے راز فاش ہو جانے کا ڈر زیادہ پریشان کر رہا تھا۔۔۔اسی لیے راجا شمان کے جاتے ہی اپنی آرام گاہ کی اور چل دیں۔۔۔۔۔

عہدے پر فائز کرنا چاہتے ہیں۔۔آج کے بعد چاند نگر کا کوئی بھی فیصلہ آپ کے مشورے کے بغیر تعمیل نہی پائے گا۔۔آپ کی رائے ہمیشہ اولین ترجیحات میں شامل ہو گی۔۔۔آہ۔۔۔یہ سنتے ہی ایلا نے ایک سرد نگاہ راجہ شمان کے ہاتھ میں پکڑے اجازت نامے پر ڈالی۔۔۔اسے امید تھی راجہ شمان اسے پورے چاند نگر کی زمہ داری دے دیں گے۔۔ہر طرف اس کا قبضہ اور نام ہو گا مگر یہاں ملا بھی تو کیا رائے دینے کا

اعزاز حاصل ہوا جز کی اسے زرہ برابر بھی چاہ نہی تھی۔۔

اسی پل فالیشہ نے بھی ایلا کی آنکھوں میں در آئی تلخی کو محسوس کیا۔۔۔ مگر اس پل اسے اپنے راز فاش ہو جانے کا ڈر زیادہ پریشان کر رہا تھا۔۔۔اسی لیے راجہ شمان کے جاتے ہی اپنی آرام گاہ کی جانب چل دیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں فالیشہ کی خاص کنیز گلے نے ایلا کے آنے کی خبر دی

..فالیشہ چوکنا ہو گئی...اور ساتھ ہی انھیں اندر لانے کی اجازت دے دی..

ایلا اپنی پوشاک سمبھالتی اندر داخل ہوئی

فالیشہ اپنے تخت پر بیٹھ چکی تھی.. "شہزادی ہمیں امید تھی آپ اپنا کیا وعدہ بھول جائیں گی!!""...ایلا نے زو معنی انداز میں فالیشہ کو دیکھا..

" ک

ونسا وعدا ایلا؟.. "

" ہمارا کالا گلاب جو آپ ان

دونوں شہزادوں کی مدد لے لئے لے کر گئیں تھیں"

.

فالیشہ کا ماتھا ٹھنکا اسے یاد آیا "وہ گلاب"..؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں گیا"؟!!

کچھ یاد نہ آنے پر فالیشہ نے خاموشی سے سر جھکالیا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

المیر سیب کھا کر ایک

مشکل سفر پر روانہ ہو چکا تھا،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

المیر ایک خوبصورت بڑے سے گیٹ کے سامنے کھڑا تھا، جس کے دونوں
پٹ المیر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے والہانہ استقبال کے لئے وا ہوئے تھے

..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

د

ھڑکتے دل کے ساتھ اس نے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے.. آج سے پہلے اس نے خواب میں بھی یہ جگہ نہیں دیکھی تھی.. خوبصورت گیٹ سے داخل ہوتے ہی سامنے کا منظر اس کی آنکھیں چندھیا گیا تھا.. ہر طرف موتیوں جیسی چمک رکھنے والے رنگا رنگ پھول اور پودے لہلہا رہے تھے... ایک طرف خوبصورت جھیل جس کا پانی ہر پل رنگ بدل رہا تھا جس کے پاس سے گزرتے چند قطرے المیر کے چہرے کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے...

وہ بلاشبہ بے حد حسین تھی... لمبی گھنی زلفیں، بادام کے جیسی آنکھیں، ستواں ناک اور کٹاؤ دار ہونٹ ، مگر اس کا یہ حسن کتنا مدھم سا تھا، وہ جھرنے کے پاس نیلے

رنگ کی پوشاک پہنے بیٹھی، شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھ کر سوچ رہی تھی.... ساتھ ساتھ پانی میں اپنا مر مریں ہاتھ لہرا رہی تھی، اس کے ہاتھ کتنے شفاف تھے مگر سب عارضی تھا، افق پر اندھیرا چھاتے ہی اس کا یہ روپ روز کی طرح اس کا ساتھ چھوڑ جانے والا تھا.. کتنا ازیت دہ لمحہ ہوتا ہے وہ اس کے لئے، کئی سالوں، یا صدیوں سے وہ اس کش مکش میں گھری ہوئی ہے... کوئی نہیں ہے.. کوئی بھی نہیں جو اسے اس مصیبت سے نکال سکے، پل پل تڑپنے کے سوا اور کر بھی کیا سکتی ہے وہ اور یہی وجہ ہے جو اسے سفاک اور ظالم بنا رہی ہے، چند سالوں پہلے،، اسے کتنا مان تھا اپنے حسن میں پر، اور وہی غرور اس کے لئے بدنما داغ بن جائے گا کس نے سوچا تھا. ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"شہزادی مجھے وہ گلاب ہر قیمت پر چاہیے یہ آپ کی زمہ داری تھی کہ اس گلاب کو سمبھال کر رکھتیں،.... بر حال ہم کل پھر آئیں گے، آپ گلاب تلاش کریں اور اپنے پاس محفوظ کر کے رکھیے گا.. "

یہ کہہ کر ایلا اپنی پوشاک سمبھالتی وہاں سے نکل گئیں..

پمرا ایلا کو فالیشہ کی خواب گاہ سے محل کے بیرونی حصّے میں داخل ہوتیں نظر آئی یعنی وہ ضرور فالیشہ سے ہی ملنے آئی تھی..پمرا اس کے آنے کی وجہ جاننے کے لئے فالیشہ کی آرام گاہ میں آئیں مگر فالیشہ وہاں موجود نہیں تھی،فالیشہ کو نہ پاکر پمرا کو مختلف وسوسوں نے آن گھیرا..پریشانی اور تجسس جیسے آثار ان کے چہرے سے صاف چھلک رہے تھے..

مگر فالیشہ کو تو خود انہوں نے یہاں آتے دیکھا تھا پھر اچانک کہاں گئیں.

؟؟؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

*****

"ماہارانی شہزادہ ارشان اور باصل لوٹ آئے ہیں.. "

ازبیکا کا پانی میں گھومتا ہاتھ ایک پل ساکت ھوا تھا،آنسوؤں کا گولا حلق میں پھنس چکا تھا" ..

ارشان مجھے یقین ہے تم کامیاب ہو کر ہی لوٹے ہوگے،میری ہر پل کی بے سکونی آج ہمیشہ کے لئے قرار پالے گی،..

مجھے اس بددعا سے مکتی مل جائے گی"... وہ دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر خوشی سے جھوم جھوم کر خود کو بتا رہی تھی.... ساری کنیزیں اسے رقص کرتا دیکھ خوش ہو رہیں تھیں.....

*****

فالیشہ سترنگی جھیل کے قریب موجود تشجا کے قریب اس پھول کی تلاش کو آئی تھی .. مگر اتنی تلاش کے بعد بھی اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا...

"اگر وہ گلاب نہ مل سکا تو کیا ہو گا؟..."

فالیشہ اداسی سے اپنی خوبصورت پوشاک سمبھال کر وہیں بیٹھ گئی..اب تو یہ بات راجہ شان تک پہنچنے سے کوئی بھی روک نہیں سکتا،فالیشہ طرح طرح کے حدشات میں گھری ہوئی تھی....

**********"،

ارشان کے آتے ہی وہ پوشاک سمبھالتی اس کے گلے آ لگی تھی کتنے برسوں کے بعد وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

اپنی محبت کو دیکھ رہی تھی، اس سے مل رہی تھی۔...کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوئی تھی اس کے وجیہہ چہرے کو چھو کر گویا ہوئی "کیا تم چاند نگر کا وہ موتی لے آئے؟"

.ارشان نے اس کے آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک امید تھی جسے پورا کرنے میں وہ ناکام رہا تھا. "نہیں!!! مگر جلد ہی وہ موتی خود چل کر ہمارے پاس آئے گا..

ہمیں ایلا کے گھاٹی میں جا کر اندازہ ہوا کہ اس موتی کو چھونا عام بات نہیں ہے!!!.ایلا خود اس موتی کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈوں میں کوشاں ہے اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے نا جانے وہ کتنے انسانوں کی بلی چڑھا کر کالی گھاٹی کی ملکہ کو خوش کرنا چاہتی ہے جو بہت جلد اسے اتنی طاقت دے دے گی جس سے وہ اپنا مقصد پانے میں کامیاب ہو جائے گی مگر اس سے پہلے وہ موتی ہم پالیں گے یہ میرا وعدہ ہے آپ سے..اب مجھے جانا ہو گا بہت جلد لوٹوں گا"..

ازبیکا اسے جاتا دیکھ رہی تھی اس کے لبوں پر مسکان تھی..آج ارشان کی باتیں اسے بہت جلد اس اذیت سے نکلنے کی وعید سنا رہی تھی..

مگر یہ ساری باتیں وہ بھی سن چکا تھا، جو واقعی احسان مند تھا، اپنی غلطی پر اپنی بہن کا ساتھ دینے پر، نہیں وہ ایک معصوم پری کو اتنی بڑی سزا پاتے نہیں دیکھ سکتا تھا....

ایک بار فالیشہ چاند نگر کی حدود پار کر کے سرخ گھاٹی میں وہ موتی لے کر داخل ہو گئی تو

سب ختم ہو جائے گا اس کی طاقت، چاند نگر کے باسی کمزور پڑ جاتے اور کچھ سالوں بعد سب ختم ہو جاتا.. اسے کسی بھی طرح ارشان کو روکنا تھا...اب اسے اپنی بہن کی ضد بالکل فضول لگ رہی تھی..

******

اچانک ہواؤں میں ساز بجنے لگے، چھن سے وہ کالا گلاب اس کے سفید یاقوتی پوشاک میں کہیں سے آ گرا تھا، اس گلاب کو دیکھ اس کی آنکھوں میں الوہی سے چمک ٹمٹما رہی تھی...

فالیشہ نے گلاب کو دونوں ہاتھوں کے کٹورے میں بھرا اور پر مسرت انداز میں کھڑی ہو گئی..

مگر اگلے ہی لمحے ارشان کو وہاں دیکھ کر چونک گئی،

ارشان نظریں جمائے اس کی ایک ایک حرکات و سکنات دیکھ رہا تھا..

"آپ؟ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ آپ کو تو منع کیا تھا چاند نگر میں آنے سے ؟"!!!!!!

فالیشہ طیش میں گویا ہوئی، پتہ نہیں کیوں اسے ارشمان ایک نظر نہیں بھا رہا تھا..اس وقت وہ اس کے لئے بالکل اجنبی بن چکا تھا،!...

"میں یہاں کبھی واپس نہیں آنا چاہتا تھا شہزادی نہ ہی آپ سے کیا وعدہ توڑنا چاہتا تھا مگر یہ گلاب مجھے باصل نے دیا تو سوچا آپ کو لوٹا آؤں..شاید آپ کو پھر اس کی ضرورت پڑے، کسی کی مدد کرنے کے سلسلے میں...."

ارشمان نے اس کے لہجے کی کڑواہٹ محسوس کی تو فوراً اس کے سامنے آکر آنکھوں میں دیکھ کر گویا ہوا،

یہ سب سنتے ہی فالیشہ پرسکون ہو گئی تھی..جیسے پھر کسی سحر میں بندھ چکی ہو...

فالیشہ کو یہ گلاب ایلا کے پاس پہنچانا تھا.کیوں کہ کالا گلاب سب سے طاقتور گلاب ہے اور ایلا اسے کسی قیمت پر کھو نہیں سکتی تھی اسے جلد از جلد یہ گلاب اسے واپس کرنا تھا

....

"فالیشہ آپ نے ہماری مدد کر کے ہمیں آزاد کروا کے ایک نیکی کا کام کیا ہے..مگر مجھے

آپ سے ایک اور گزارس کرنی ہے..اور صرف آپ ہی ہیں جو میری مدد کر سکتی

ہیں.. "

"کیسی مدد؟"

ہماری سلطنت بدین کی سرخ گھاٹی کے باسی پل پل موت سے جھوجنج رہے ہیں

....صرف آپ ہی ہیں جو ہماری مدد کر سکتی ہیں...

ارشان فالیشہ کو اپنے لفظوں کے جال میں پھنسا چکا تھا....

مگر وہ موتی لانا اتنا آسان فعل نہیں تھا..

ایلاوہ موتی کسی بھی حال میں اسے نہیں دے پاتی...

"نہیں میں یہ کام ہرگز نہیں کر سکتی!!..."

"مگر یہ کام آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا، یہ سب حالات دیکھ کر میں ایک پل

خود کو نہیں روک سکا اور آپ سے مدد مانگنے چلا آیا"..

آپ ہماری سلطنت کے لئے اتنا تو کر ہی سکتی ہیں..!؟؟"!

ارشان فالیشہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اسے باور کروا گیا تھا...فالیشہ نے نا

چاہتے ہوئے بھی حامی بھر لی تھی...

"راجہ شمان آپ سے ملنے زہراوی پری آئیں ہیں.. "

ایک کنیز نے آکر اطلاع دی..

"انھیں اندر بھیجا جائے.. "

زہراوی راجہ شمان کی خاص پری تھیں ..

راجہ شمان کی تعظیم میں سر جھکا کر اندر داخل ہوئیں..

"کہئے کیسے آنا ہوا؟"

"مجھے آپ کو ایک خاص خبر پہنچانی تھی چاند نگر کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہونے والا ہے ایلا پر یقین کر کے بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والے ہیں..اور اس سازش میں وہ اکیلی نہیں ہے.... مگر کچھ بھی کرنے سے پہلے ایلا سے چند نگر کا موتی واپس پا لیا جائے اور

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے باندی بنا کر سارا معاملا علم میں لائیے..

.راجہ شمان یہ خبر سن کر اپنے تخت سے اٹھ کھڑے ہوئے..

"مجھے کالی گھاٹی کی ملکہ مناویا کو یہاں آنے سے روکنا ہوگا..ہو سکتا ہے میں ناکام ہو جاؤں مگر

آپ کو ایلا کے کالے عملوں کی خبر کرنا ضروری تھا یہ کہتے ساتھ ہی وہ اپنے پر جھٹکتی وہاں سے غائب ہو چکی تھیں....

راجہ شمان نے محل کی بلاوا گھنٹی بجانے کا حکم صادر کیا....

شاہی جنگجو کچھ ہی سمے میں قطاروں میں حاضر ہوئے، جن میں کچھ پریاں اور پری زاد بھی موجود تھے...

"ایلا کو فورا باندی بنایا جائے اور شہزادی فالیشہ کو وہ موتی لانے کے لئے کالی گھاٹی میں بھیجا جائے...."

پمرا نے تشویش سے یہاں وہاں دیکھا..کیوں کہ اس وقت فالیشہ محل میں کہیں موجود نہیں تھی..

گھبراہٹ میں انہوں نے پری ماں ساحرہ کو دیکھا جو ان کی گھبراہٹ سمجھنے کی سعی

کر رہیں تھی..راجہ شمان شدید غصے کے عالم میں تھے،یہ دن چاند نگر کا سب سے کٹھن دن ثابت ہونے والا تھا...

راجہ شمان کے جاتے ہی پہرا نے پورا محل چھان مارا مگر فالیشہ کہیں نہیں تھی،..

ساحرہ کو پہرا کا اڑتا رنگ دیکھ کر کسی بہت بڑی افتاد کا اندیشہ ہو گیا تھا.

جنگجو ایلا کو قید میں لینے آ رہے ہیں،یہ خبر اسے مل چکی تھی..اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی خود کو بچانے کی مگر اس کی سالوں کی محنت آج بیکار جانے والی تھی..خود اگر وہ پھنسے گی تو باقیوں کو بھی نہیں چھوڑے گی.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف کالے علم کی ملکہ کو زہراوی روکنے میں کوشاں تھیں..چاند نگر میں سب کسی نہ کسی کش مکش میں گھرے تھے...سب کو کالی پری کے وہاں باندی بنا کے لانے کا انتظار تھا،ساتھ ہی ساتھ سب فالیشہ کے حکم بجالانے کا اس طلسماتی یاقوت کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے جس کے بارے میں وہ آج تک صرف سنتے آئے تھے..

سب بڑی سی گول پھلواری میں جمع تھے جہاں اکثر چاند نگر کی بڑی بڑی تقریبات

منعقد کی جاتیں تھیں...

ارشان کے کہنے پر فالیشہ نے اس کی مدد کرنے کا سوچ کر وہ موتی چاند نگر سے باہر سلطنت بدین کی سرخ گھاٹی میں لے جانے کا فیصلہ کیا...

وہ چاند نگر کے حالات سے بے خبر من میں اس موتی کو پانے کا سوچتی کالی گھاٹی کی اور بڑھی...

اندر داخل ہوتے ہی اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی..

مگر آج وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا..

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے ایلا تو اپنی وحشت پھیلانے میں سب سے آگے تھی تو وہ خود ہی سب کیسے ہٹا سکتی ہے..؟؟"

فالیشہ آگے بڑھی وہ گلاب اس نے اپنی سفید پوشاک میں اڑس لیا تھا جو اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے ہاتھ میں تھاما تھا...

ہر طرف کالے رنگ کے پھول اور پودے لگے ہوئے تھے، آج پہلی بار وہ گھاٹی کو

پوری طرح دیکھ پا رہی تھی..

"فالیشہ""نورانی پری!!..."

اچانک اس کا نام پوری گھاٹی میں گونجنے لگا..

فالیشہ نے گھوم کر یہاں وہاں دیکھا مگر اس کی بصارت میں کوئی نا آسکا...

"پمر افالیشہ کو بھیج دیا وہ موتی لانے؟؟ کیا اسے خبر دی جا چکی ہے؟ چاند نگر کے حالات کی!! اس کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی اس موتی کو چھو نہیں سکتا.. جانتی ہو نا!؟"

"جج، جی! پری ماں مگر فالیشہ محل میں کہیں نہیں ہے...

اس کا پتا چلانے کے لئے میں شیش گولے کی مدد سے اس کو تلاش کرنے جا رہی تھی

!"..

پمرا نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا..

فالیشہ نے نظر گھمائی...ایک طرف سے روشنی نکلتی نظر آ رہی تھی، فالیشہ نے اپنی

چھڑی گھمائی سامنے حائل دیوار ڈھیر ہو چکی تھی اور اس کے پیچھے سے پھوٹنے والی تیز روشنی سے فالیشہ کی آنکھیں چندھیا گئیں...

اس نے سختی سے آنکھیں بند کیں اور پھر وا کیں اس بار وہ اس طلسمی یاقوت کو صاف دیکھ پارہی تھی... کتنا نایاب تھا یہ موتی؟ ، یہ صرف ایک موتی نہیں تھا بلکہ اس کے ایک ایک کر کے کئی ہزار چھوٹے چھوٹے یاقوت جڑے ہوئے تھے.. فالیشہ اسے ہاتھ میں تھامے چھو کر محسوس کر رہی تھی...

......

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایلا کو باندی بنا کر چاند نگر لے جایا جا چکا تھا..

راجہ ارشان نے اس کی تمام تر طاقتیں چھین کر اسے چاند نگر سے نکالنے کا حکم صادر کیا..

جسے سن کر وہ بجائے پشیمان ہونے کے شیطانی ہنسی ہنسنے لگی..

راجہ شان کے اٹھتے قدم وہیں ساکت ہوئے...

"مجھ سے میری طاقتیں چھین لیں، کوئی بات نہیں میں اپنی ملکہ سے پھر حاصل کر لوں

گی، مجھے چاند نگر سے نکالا جائے گا تو اس سے پناہ لے لوں گی مگر اپنی لالچی، اور غدار بیٹی فالیشہ کو کیا سزا دیں گے راجہ شمان؟؟؟؟

جس نے سلطنت بدین کے شہزادوں کو آپ کی اجازت کے بغیر رہا کروایا سب سے چھپ کر...اور اب وہ موتی لے کر یہاں نہیں بدین کی سرخ گھاٹی جا رہی ہے..
جہاں کی جادو گرنی ازبیکا نے پتال سے کالی طاقتیں حاصل کر کے چاند نگر پر حملہ کرنے کی سازش رچی تھی"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف پمر ا اور ساحرہ فالیشہ کو چاند نگر کی حدود سے نکل کر بدین کی اور جاتا دیکھ رہیں تھی..
"پمر ا ہماری فالیشہ کو کیا ہو گیا ہے اسے یہ موتی لے کر ہمارے پاس آنا چاہیے تھا؟...
انہوں نے شدید حیران ہوتے ہوئے کہا.....

دوسری طرف ازبیکا فالیشہ کو سرخ گھاٹی کی اور آتا دیکھ کر جشن کا اعلان کر چکی تھی
...

لال محل میں آج جشن کا سما تھا..ہر طرف سفید اور لال گلابوں سے سجاوٹ کی جارہی تھی...

ارشمان ازبیکا کی خوشی دیکھ کر بہت اچھا محسوس کررہا تھا..مگر دل ہی دل میں فالیشہ کا اور چاند نگر کا انجام اسے ملال میں گرفتار کررہا تھا...

بدین کی حد میں داخل ہوتے ہی شیش گولے میں فالیشہ کی پرچھائی دکھنا بند ہوگئی...

"راجہ شمان کو بتانا ہوگا پمرا"

ساحرہ یہ کہتے ہی پھلواری میں حاضر ہوئیں ان کے پیچھے پمرا بھی آگئیں...

راجہ شمان نے فالیشہ کو باندی بنا کر لانے کا حکم جاری کردیا تھا..

چاند نگر کے تمام باسی بس فالیشہ کے متعلق چہم گوئی کررہے تھے،تو دوسری طرف ایلا اپنی سازش میں کامیاب ہونے پر من ہی من خوش ہو رہی تھی..

فالیشہ لال محل کی اور گامزن تھی..

"ارشمان کو اسے لینے آنا چاہیے تھا"!!..اسے تھکن محسوس ہورہی تھی...

ہر طرف تاریک چھا چکی تھی....اچانک بڑے سے اڑن کھٹولے کو اپنے قریب اترتا دیکھ کر وہ پیچھے ہٹی...

"فالیشہ آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا، آپ کو پھنسایا جا رہا ہے، آپ کو جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہیے، ازبیکا کے بھیجے آدم زاد آپ کو قید میں لینے پہنچنے ہی والے ہوں گے.. ارشمان نے اپ کو بیوقوف بنایا ہے.. "

باصل نے اسے ساری حقیقت سے آشنا کیا..

"مگر اس نے ایسا کیوں کیا، ؟"

"کیا یہاں سب ٹھیک ہے ؟؟"

"شہزادی یہاں کی کوئی بھی پریشانی آپ کا مسلہ نہیں ہے...جو موتی آپ لائیں ہیں وہ چاند نگر کا قیمتی اور اہم سرمایا ہے اسے کھو دیا تو چاند نگر ختم ہو جائے گا..

شہزادی آپ ہر طرف سے خطرے میں گھر چکی ہیں جلدی بیٹھیں میں بتاتا ہوں آپ کو کیا کرنا ہے !!؟.. ایلا کی خاص جاسوس جادوگرنیاں بھی یہیں آ رہی ہیں، آپ کو بدین کی سلطنت سے نکلنے کے بعد اپنی مدد آپ کے تحت اپنا دفاع کرنا ہوگا اور اس موتی کو اپنی جان سے زیادہ سمبھال کر رکھنا ہوگا.. باصل اسے بدین سے باہر حفاظت سے پہنچا

کر غائب ہو چکا تھا...

فالیشہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ سب کو کیا بتائے گی..؟

کیا کوئی یقین کرے گا اس پر،؟سب اسے غلط سمجھ رہے ہوں گے...

فالیشہ درخت سے ٹیک لگائے رونے لگی..

"کیا ہوا بیٹا کیوں رو رہی ہو؟"

وہ ایک بہت ضعیف مگر خوبصورت پری تھی.. جو اس کے سامنے کھڑی سوال کر رہی تھیں...

فالیشہ فوراً سہم کر اٹھ گئی...."آ آ آپ کون ہیں؟؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کے ہاتھ میں پکڑی پھلوں کی ٹوکری پر نظر جمائے ہکلاتے ہوئے استفسار کیا..

"کیا تم یہ پھل کھانا چاہو گی"؟.اس نے ٹوکری سے ایک لال سیب فالیشہ کی طرف بڑھا کر پوچھا...

"ن_نا_ نہیں، ہمیں نہیں کھانا!!

"گھبراؤ مت"..مجھے اپنی ماں ہی سمجھو میں جانتی ہوں تم اس وقت بہت بڑی مصیبت میں ہو اور میں ہی تمہیں اس مصیبت سے نکال سکتی ہوں..اگر میرا مشورہ صحیح لگے تو

مان لینا ورنہ تمہاری مرضی ہے۔ . یہ کہہ کر وہ وہاں سے غائب ہو گئی..

اس نے جو بھی کہا تھا فالیشہ کا دل کہہ رہا تھا اس پر اعتبار کر لے اور عمل کرے..
اس نے ویسا ہی کیا تھا....

کچھ آگے بڑھتے ہی
کالی پری
. کی جادو گرنیوں نے اسے گھیرے میں لے لیا تھا..
فالیشہ نے سب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا..اور سب کو اپنے جادو سے ڈھیر کر دیا....چاند نگر
کی حد میں داخل ہوتے ہی اسے شاہی جنگجوؤں
نے باندی بنا لیا..

المیر ست رنگی جھیل کے قریب پہنچا تو جا بجا تتلیوں جیسی پریوں کو دیکھ کر فرطۂ حیرت
میں گھر گیا...
یہ سب کتنا نرالا تھا... مگر سب اسے دیکھ کر سہم چکی تھیں..

پری زادوں نے اسے گھیرے میں لے لیا تھا..

المیر تمام خطرات سے بے خبر انہیں آنکھیں جھپکائے بغیر بس یک ٹک دیکھے جا رہا تھا

...

"اسے شاہی محل لے جایا جائے.."

بولید نے جادو سے المیر کے دونوں ہاتھ باندھ دیے...

"یہ ایک انسانی روح ہے.."

مگر یہ یہاں کیسے آ گیا"..؟

روہی نے استفہامیہ انداز میں کہا..

"مم میں یہاں فالیشہ کی مدد کرنے آیا ہوں.. "

المیر نے تھوک نگل کر کڑے انداز میں کہا....

"شہزادی فالیشہ کو تو چاند نگر سے نکال دیا گیا تھا ہم سب کے سامنے..

سزا دی گئی تھی..انسان بنا کر دنیا میں بھیج دیا گیا تھا پھر تم یہاں کیوں آئے"؟

.المیر ان سب کی بولی سمجھ پا رہا تھا.وہ خود حیران تھا ایسا کیسے ہو رہا تھا؟..کچھ دیر بعد

بولید بھی حیران ھوا یقیناً وہ سچ کہہ رہا تھا... "روہی ہمیں اس سے اکیلے میں بات کرنی چاہیے.. کیا پتا یہ سچ کہہ رہا ہو.. یہ ہمیں سمجھ بھی پا رہا ہے بات بھی کر رہا ہے جواب بھی دے رہا ہے ایسا ایک عام انسان کے بس میں نہیں ہے "!!!

شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو، ہمیں سب کو خبر نہیں ہونے دینی چاہیے، کیا پتا ایلا کی کوئی جاسوس بھی یہاں موجود ہو... روہی نے اپنے خدشات کا اظہار کیا..

المیر ان پروں والی مخلوق کو سمجھنے میں اتنا کھو چکا تھا کہ وہ یہاں آنے کا مقصد اپنی فالیشہ کو بھی ایک پل کو بھول گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا نام ہے تمہارا؟" بولید نے المیر سے استفسار کیا..

روہی بھی اس کے جواب کی منتظر تھی..

المیر کو لگا وہ ان پر یقین کر سکتا ہے.. کیوں کہ وہ بھی فالیشہ کی طرح ہی معصوم، اور ہمدرد لگ رہے تھے..

"المیر نام ہے میرا"، المیر نے انھیں ساری بات بتائی!

کس طرح فالیشہ اس سے ملی،اس کے بعد جو جو بھی ہوا سب کچھ..اور کس طرح وہ یہاں پہنچا..

بولید اور روہی سمجھ گئے تھے المیر دل سے فالیشہ سے مخلص ہے اسی لئے اتنا بڑا قدم اٹھایا..

جس میں اس کی جان بھی جا سکتی ہے..المیر کا دل اب فالیشہ کو دیکھنے کے لئے بے تاب ہو رہا تھا...وہ جلد از جلد فالیشہ کے پاس جانا چاہتا تھا...

.

"میرا نام بولید ہے..! میں تمہاری فالیشہ کے پاس جانے میں مدد کروں گا مگر میرے خیال سے تمہیں شاہی محل میں نہیں جانا چاہیے...کیوں کہ سب تمہیں روکنے کی کوشش کریں گے اور ہو سکتا ہے تمہیں قید کر دیا جائے...

شاہی محل میں جانا کسی خطرے سے کم نہیں ہے...

آگے تم سوچ لو تمہیں کیا کرنا ہے....

میں شاہی محل جانا چاہوں گا مجھے ہر حال میں فالیشہ کے ساتھ جانا ہے...

.المیر کو فالیشہ کے چاند نگر سے نکالنے کی وجہ روہی اور بولید بتا چکے تھے کہ کیسے فالیشہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو باندی بنا کر لایا گیا. اور بنا صفائی کا موقع دیے... اسے دنیا میں بھیج دیا گیا. وہ دن کسی کو بھولا نہیں تھا...

مگر سب انجان تھے، سب ابھی تک اسے غدار سمجھ رہے تھے..

فالیشہ کے ان ضعیف پری کے مشورے پر عمل کرنے کی بات سن کر راجہ شمان کا دل وسوسوں میں گھر گیا تھا..

انہوں نے ایلا کی سازش کو کامیاب کر دیا تھا.. اور اپنی لاڈلی شہزادی کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی کر دی تھی.... ان کے ساتھ ساتھ ساحرہ اور یمرا کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھیں..

ساحرہ نے آگے بڑھ کر آنسو ضبط کر کے سینے سے لگایا..

تو فالیشہ اپنے آنسو پر مزید بندھ نہ باندھ سکی..

اور وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی...

"فالیشہ تمہیں سحر ہونے سے پہلے اپنے سفر پر نکلنا ہو گا..

دوبارہ اپنی طاقتیں پانے کے لئے تمہیں ظالما کے امتحان کو پار کرنا ہو گا.. مگر وہ بلا کی ذہین ہے....

کسی طرح بھی تمہیں اس امتحان کو پار کرنا ہے اور وہ سیاہ موتی لے کر چاند نگر واپس آنا

ہے....

ہم اس سیاہ موتی سے پہلے چاند نگر کے یاقوتی موتی کو، آپ سب کی امانت کو آپ کے

حوالے کرنا چاہتے ہیں"...." باباجان.. ہمیں اجازت دی جائے وہاں جانے کی...

چاند نگر کی حدود سے باہر جہاں سلطنت بدین کی حد ختم ہوتی ہے...وہیں ہم نے وہ

موتی چھپادیا تھا..پری صبا کے کہنے پر..اس کے بعد اگر میں ناکام ہو گئی واپس نہ آسکی تو

مجھے اپنی زندگی کھونے کا ملال ہرگز نہیں رہے گا... "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فالیشہ آپ کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ بدین کی سلطنت کی حد تک جائیں اور

لوٹ بھی آئیں۔اگر آپ اس طرف گئیں تو یقیناً وہاں سب کو خبر ہو جائے گی آپ کے

آنے کی..پہلے آپ ایک پری تھیں ساری طاقتیں تھیں جو آپ کو طاقتور بناتی تھیں مگر

اب آپ صرف ایک کمزور انسان ہیں...

یاد رکھیے گا آپ کو کچھ ہوا، تو چوٹ اصلی جسم کو بھی لگے گی..

اور یہ نہ ہو موتی پانے تک آپ کے جسم کی تمام طاقت ختم ہو چکی ہو...

آپ کو پل پل اپنی حفاظت کرنی ہو گی..ہر قسم کے گھاؤ سے بچانا ہو گا..

ہم میں سے کوئی آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا اس موتی کو صرف آپ چھو سکتی ہیں...
چاند نگر کے باسی اسے نہیں چھو سکتے....
آپ کے پاس اتنا وقت نہیں ہو گا بہتر ہے زروی سے سیاہ موتی حاصل کرنے پر پوری توجہ دیں... "

"راجہ شان ٹھیک کہہ رہے ہیں فالیشہ پہلے تمہیں اپنی طاقتیں حاصل کرنی چاہئیں اس کے بعد تم اس موتی کو آسانی سے واپس لا سکو گی..."

ساحرہ کے سمجھانے پر بھی فالیشہ کا دل نہیں مان رہا تھا...
باصل بتا چکا تھا، اس موتی کے نہ ہونے سے چاند نگر کو بھی خطرہ لاحق تھا...اور اگر وہ ناکام ہو گئی تو اس کی غلطی کی سزا سب کو بھگتنی پڑتی وہ ایسا کیسے ہونے دے سکتی تھی..

.

ٹیکٹو ایک سینگ والے سمبا کو لے کر حاضر ہوا تھا...
فالیشہ آج سے پہلے اسے چاند نگر کے پردے کے پیچھے دیکھ چکی تھی آج وہ اس کے سامنے تھا اور اس کا زادِ راہ بننے والا تھا..

"فالیشہ آپ کو یہ آپ کی منزل پر پہنچانے میں مدد کرے گا!.."

فالیشہ نے ساتھ کھڑے ٹیکٹو کے بال بگاڑ دیے جس پر وہ ہمیشہ کی طرح جھنجھلا گیا..اس کار دعمل دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی...

فالیشہ سوچ چکی تھی اسے کیا کرنا ہے کہاں جانا ہے.. !!
اور پمرا اپنی شہزادی کی رگ رگ سے واقف تھیں...جوں ہی دونوں کی نظریں ٹکرائیں دونوں ایک دوسرے کی دل کی آواز سمجھ گئیں تھیں...
پمرا کی مطمئن نگاہ نے فالیشہ کو سکوت بخشی تھی.. جس سے فالیشہ کا حوصلہ مزید بلند ہوا تھا.....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولید اور روہی نے المیر کو دونوں طرف سے تھام کر اپنے ساتھ ہوا کے دوش پر شاہی محل کا رخ کیا تھا..
المیر کو ان کی معیت میں ھوا کے ساتھ اڑنا بہت بھلا لگ رہا تھا،
وہ پر مسرت انداز میں ہر طرف نظر گھما رہا تھا..چاند نگر جیسی خوبصورت جگہ آج سے پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی...

"فالیشہ کا گھر چاند نگر!!!!"

المیر زیر لب بڑبڑایا..

"کیا"؟

روہی اس کے الفاظ سن کر دوبارہ سننے کے لئے استفہامیہ انداز میں گویا ہوئی...

"وہ دیکھو سامنے چاند نگر کا شاہی محل!"

بولید نے دونوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی...

"شہزادے المیر سوچ لو کیا کہنے والے ہو سب کے سامنے کس طرح، انھیں یقین دہانی کرواؤ گے اپنی محبت کی... !"

"جو سچ ہے وہی کہوں گا. میری جان بھی فالیشہ پر قربان، اگر کوئی ایسی مشکل آن پڑی تو پیچھے نہیں ہٹوں گا..."

المیر کے سچے جذبوں کی گواہی دونوں کے دل دے رہے تھے اسی لئے انہوں نے اس کا ساتھ دیا تھا...

.راجہ شمان سمیت فالیشہ اور باقی لوگ روہی اور بولید کے ساتھ المیر کو دیکھ کر چونک گئے..

المیر شاہی محل کے لان میں اترتے ہی فالیشہ کے قریب آیا...

"فالیشہ تم ٹھیک ہو نا؟"المیر آپ یہاں کیوں اور کیسے آ گئے"؟؟؟ فالیشہ نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر ڈالا تھا...

"کیسے سوچ لیا تم نے!!؟؟میں تمہیں اکیلے کسی مشکل کا سامنا کرنے کے لئے چھوڑ دوں گا..

میں نے بھی وعدہ کیا تھا خود سے تمہیں تمہارے گھر سلامت پہنچاؤں گا..

کسی طرح کی کوئی مشکل اگر آئی تو تم سے پہلے اسے میرا سامنا کرنا ہو گا.."

" مگر آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا!!فالیشہ کی آواز میں اس کے لئے دکھ صاف محسوس ہو رہا تھا...

..

" تم انکار نہیں کر سکتی ،جو میں نے تمہاری آنکھوں میں اپنے لئے محسوس کیا ہے وہ

جھوٹ یا غلط فہمی نہیں ہو سکتی میں جانتا ہوں، تم جانتی تھی میں تمہیں اکیلی نہیں آنے دوں گا اور تم مجھے کسی مشکل میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی !!اسی لئے اس سفر پر اکیلی چل پڑی،"!!.. المیر فالیشہ کر کندھے پر ہاتھ جمائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بلا خوف و خطر اپنے سچے جذبے بیان کر رہا تھا..جب کہ فالیشہ کے ساتھ ساتھ سب حیران و پریشان تھے.....

پمرا نے فالیشہ کو خود اجازت دی تھی کہ وہ المیر پر بھروسہ کر سکتی ہے مگر فالیشہ سچ میں المیر کو ہر طرح کی مشکل سے بچانا چاہتی تھی .... اس سفر میں اکیلی ہی چلنا چاہتی تھی، المیر کو اپنی وجہ سے کسی تکلیف قسم کی کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی....

چاند نگر میں قدم رکھنے کی اجازت کسی انسان کو نہیں ہے فالیشہ اسے کہو واپس لوٹ جائے...

ساحرہ راجہ شمان کے حکم صادر کرنے پر چونکیں" ... واپس لوٹ جانا ، نہیں یہ

کیسے ممکن تھا..؟ جو ایک بار یہاں آگیا تھا وہ واپس کیسے لوٹ سکتا تھا..

صرف وہ سیاہ موتی ہی تھا جسے پانے کے بعد فالیشہ کو اپنے جسم میں دوبارہ جاگنا تھا صرف اسی صورت میں وہ واپس آسکتی مگر اس کے لئے صرف سات دن تھے اس کے پاس .. جس میں اسے وہ سیاہ موتی پانا تھا..اور پھر اس دنیا میں لوٹنا تھا.. مگر اب اس کے ساتھ ساتھ المیر کے لئے بھی وہ موتی ملنا نہایت ضروری ہو گیا تھا..
ورنہ فالیشہ کے ساتھ ساتھ وہ بھی پاتال میں پھنس جائے گا اگر وہ موتی پانے میں کامیاب ہوے دونوں تو ہی دنیا میں جا پائیں گے...

کتنی بڑی مصیبت میں پھنسا لیا بیٹا تم نے خود کو!!"

"یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، ہمیں انہیں ساتھ جانے کی اجازت دے دینی چاہیے."
ساحرہ کے کہنے پر راجہ شان نے اجازت دے دی تھی...
فالیشہ سب سے مل کر المیر کی طرف دیکھتی اس کے پاس آئی جو صرف اسے ہی دیکھ رہا تھا . پمرا، ساحرہ اور راجہ شان نے بھی المیر کو سلامت رہنے کی دعا دی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

المیر کے اندر ایک جوش اور ولولہ اُمڈ رہا تھا... فالیشہ یہ گل لالہ اپنے پاس رکھو، جب بھی کوئی خطرہ ہو گا تو یہ رنگ بدلے گا...... فالیشہ نے وہ پھول نرمی سے تھام لیا... بولید سمبا کو ساتھ لئے شاہی محل سے نکل گیا المیر اس کے ساتھ چل پڑا....

فالیشہ نے محل پر اور سب پر ایک نظر ڈالے اپنے سفر کا آغاز کیا... روہی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی...

" ہمیں کس طرف جانا ہے؟" بولید نے فالیشہ کی اور گھوم کر سوال کیا..

" سلطنت بدین کے راستے پر .. " فالیشہ نے پر عزم آواز میں کہا...

" مگر شہزادی آپ کے پاس اتنا وقت نہیں ہے روہی نے یاد دہانی کروانی چاہی..

" ہم جانتے ہیں، روہی لیکن وہ یاقوتی موتی چاند نگر میں واپس لانا ہمارے پری بننے سے زیادہ ضروری ہے ... " المیر کو فی الحال کسی بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی..

" میں سمجھا نہیں کیا چل رہا ہے"؟

آسمان سے اُتر کر جہاں کو ہے دیکھنا

نیچے سے پُورے آسماں کو ہے دیکھنا

شوق کے سفر پر مجبوری سے ہیں چلے

لا پتہ منزل کی راہ میں ہر طوفان کو ہے دیکھنا...

)مہک شاہ(

یہ دُنیا اس کے لئے بالکل انجان تھی....

ہر چیز کتنی نئی تھی اُس کے لئے، حالانکہ وہ کئی بار اس کو اونچائیوں سے دیکھ چکی تھی اور یہاں آنے کی خواہش کیا کرتی تھی مگر آج خوشی تو کہیں بھی نہیں تھی بلکہ دل اتنا ہی ویران تھا. عجیب کیفیات تھیں اس کی..اُسے ایک دشت میں اُتارا گیا تھا...جہاں کے پیڑ پودے بھی خاموشی سے اس سے لاتعلق کھڑے تھے..جبکہ وہاں ایسا نہیں تھا ..ہر پیڑ، پودہ کتنا دل کش تھا.."اور وہ مخلوق ہاں انسان"

"نہ جانے انسان کہاں تھے"...وہ خود سے گویا ہوئی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دن کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا....سُنسان....دشتِ ویراں میں یہاں وہاں انجان راہی کی طرح بھٹک رہی تھی...نہ کوئی منزل تھی...نہ ٹھکانہ...آہ! سُہانی زندگی کے سُہانے دِن ختم ہوئے...سب سے زیادہ دُکھ اُسے اپنے مخملی ست رنگی پروں اور جادوئی ی چھڑی کے کھونے کا ہو رہا تھا...کتنی خُوش تھی وہ ایک مکمل پری بننے کے بعد....یہ کیا مذاق ہوا تھا ایک غلطی اور اس کے بعد وہ جال جی میں کب پھنسی خود اسے بھی علم نہ ہو سکا، اُسکے ساتھ کیسا حادثہ ھوا تھا...ہاں اُسے خُواہش تھی دُنیا میں آنے کی....انسانوں سے ملنے کی..اُن سے شرارتیں کرنے کی مگر کچھ خُواہشیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُنکی تمنا فلک سے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیتی ہیں....پر کون سمجھے....کیا کیا نہیں سوچا کرتی تھی وہ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ لیکن یہ کیا اُس کی سہیلیاں بھی اسے جان نہ سکیں آخر کیوں نہیں روکا اُنہوں نے کیوں میرے حق میں نہ بولا کسی نے۔۔....

"کیوں راجہ شُمان نے اُسے کتنی کٹھنائیوں میں دھکیل دیا تھا"۔۔۔"کیا بغیر جادو کے میں یہاں رہ سکوں گی"؟"ہائے میرے پر! رہ رہ کر وہ اپنے پروں کے کھو جانے کے دُکھ میں آن گھرِتی تھی ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی سُنہری عرصہ میں اُسکے پر اُسکے ساتھی بنے تھے....

سامنے اُسے ریگزار سی جھیل نظر آئی۔۔۔فالیشہ اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتی بھاگتی ہوئی جھیل تک آئی..

جھیل کے شفاف پانی میں ڈھلتی چاندنی سا چہرے کا عکس دیکھا۔۔۔جو کسی شاخ سے کٹے پھول کی طرح بالکل ماند پڑ چکا تھا۔۔ابھی کل تک کتنا آفریں گمان تھا اُسے

۔۔۔....

اب تو بے رنگ ہو گیا سب کچھ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سات رنگوں کا شہر تھا مجھ میں

"ہائے سہانے خواب"۔۔۔"وہ زندگی جو اُس نے چاہی تھی...."

وہ ارشمان سے کیا وعدہ بھی پورا نہ کر سکی..،

لیکن اُس کے مقدر میں کچھ اور لکھا جا چُکا تھا اور آج ایک انسان کے رُوپ میں ڈھلنے

کے بعد اُس کے پروں کے ساتھ ساتھ اُسکا نور بھی ساتھ چھوڑ گیا تھا....

فالیشہ نے جھک کر ہاتھوں کا کٹورا بنایا اور جھیل کے شفاف پانی کو اُس میں بھرا ۔۔۔انسان کے روپ میں آنے کے بعد اُسے بھوک اور پیاس کا احساس بھی شدت سے ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اُسے تھکاوٹ کے باعث نیند نے آگھیرا۔۔۔انسانی روپ میں آنے کے بعد مُختلف حالتوں سے انجان تھی اب اُسے یہاں شوق سے کھانا تھا نہ شوق سے سونا بلکہ یہاں تو ہر شے فطری تھی خواہ وہ لوازمات ہوں یا نیند سا بے خبر احساس۔۔۔ ۔۔دشتِ ویراں میں ایک ایسے بھٹکے راہی کی طرح تھی کہ جسے نہ اپنی منزل کا پتہ تھا نہ کسی ٹھِکانے پہ پُہنچنے کی کوئی اُمید....نہ امیدی نہ امیدی اور رر بس.....

کچھ دیر بعد فالیشہ جاگی تو اندھیرے کی کالی چادر چاروں اور پھیل چکی تھی، مُختلف جانوروں کی آوازیں کہیں پاس سے ہی آ رہی تھیں۔۔۔۔ جھینگروں کی آواز ۔۔۔۔کہیں بلیوں کے رونے کی آواز اور کہیں سے انسانی آوازیں اُسکی سماعتوں سے

ٹکرا رہی تھیں....

انسانی آوازیں؟؟؟وہ یکدم چوکنا ہوئی۔۔۔یعنی!انسان...

انسان کہیں آس پاس ہی تھے اور فالیشہ کو جلد از جلد اُن تک پہنچنا تھا...

وہ فوراً اُٹھی اور یکسوئی سے اُن آوازوں کو محسوس کرنے لگی۔۔۔ایک محتاط چال چلتے ہوئے اُن آوازوں تک جا پُہنچی۔۔۔افسوس!ہمرا کی باتیں بھُول گئیں۔۔۔انسان کہاں کے اچھے تھے؟ظالم انسان۔۔۔بے رحم۔۔۔جو اچھے تھے تو کونسا سبھی اچھے تھے؟اور ہمدردی کی امید رکھنا صحیح تھا یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی...اور ہمرا کی باتیں جو اس وقت مسلسل فاصلہ تہ کرتی بھول چکی تھی..

پر یاد بھی تھی تو اُن نصیحتوں کو کیا کرتی..

کہیں قریب ہی کچھ آوارہ اور اوباش دوستوں کا ٹولہ جمع تھا۔۔۔اُن میں سے ایک نے

عجیب سی بے سُری سی اور بہکی ہوئی آواز میں کہا:-"چلو یار چلتے ہیں بُہت پی چکے آج کے لیے اتنی ہی کافی ہے"

ہاتھ میں صُراحی دار بوتل لیے لڑھکتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔فالیشہ درخت کی اوٹ میں کھڑی تک رہی تھی۔۔۔

انسان بننے کے بعد یہ غور و فکر فطری تھا۔۔۔ شش و پنج میں مبتلا بس یہی سوچ رہی تھی کہ اُن تک جائے یا نہیں۔۔۔ جبھی دوسرا بول اُٹھا:-"تُم لوگ جانا چاہو تو چلے جاؤ میں کچھ دیر بعد خُود ہی چلا جاؤں گا کچھ دیر اس جنگل میں ڈھلتی شام۔۔۔درختوں کی خاموشی اور پتوں کی سرسراہٹ سننا چاہتا ہوں، میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں یہی تو ایک میرے تنہائی کے ساتھی ہیں جو میرے ساتھ وقت بتا کر اکتا نہیں جاتے اور نہ کبھی مجھے تنہا چھوڑ کر جاتے ہیں"

اس کی آواز پر فالیشہ کو جھٹکا لگا تھا۔

یہ آواز؟ یہ آواز تو وہ کئی بار سُن چکی تھی۔۔۔جب کبھی اُسے خواب آتا تو یہی آواز اُسے پُکارا کرتی تھی۔۔۔کیسے بھُول سکتی تھی وہ یہ آواز۔۔۔نہیں وہ نہیں بھول سکتی تھی ۔۔ہاں! وہ نہیں جھٹک سکتی تھی اس آواز کو......

*********************""""""

مخملی بستر پر سوئی ہوئی اس پری زاد کے چاروں اور روشنیوں کا سیلاب اُمڈ آیا تھا ۔۔۔ کھُلی کھڑکی کے اُس پار سے اندر آتی دلکش ہوائیں اُسکے خُوبصورت اور پُر نور چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔۔ایک طرف لٹکتا ساز جھلملا اُٹھا تھا جس کی آواز سے فالیشہ بیدار ہوئی اور اُٹھ بیٹھی۔۔۔

آج پھر ایک عجیب سا خواب دیکھا تھا اُس نے ایک وجیہ شکل وشُباہت کا انسان جو شکل سے شہزادہ لگتا تھا.

فالیشہ کو پکار رہا تھا.

آخر کون تھا وہ؟ کیوں اُسے یہ خواب اکثر آیا کرتا تھا؟ کبھی وہ خواب دیکھتی کہ وہ انسانوں کے ساتھ بالکل اُنہیں کی طرح رہ رہی ہے۔۔نہ جانے کیا مطلب تھا ان خوابوں کا....

آج پمرا کو وہ یہ خواب ضرور سُنائے گی۔ارادتاً وہ اپنے مخملی بستر سے ایک شان و تمکنت سے اُتری اور سُرخاب سے بنے جوتے جو کہ دمکتے ہوئے نگینوں سے مزیّن تھے ۔۔۔ان کو پیروں میں اڑس کر باہر کو بھاگی تھی...."پمرا"۔۔۔"پمرا.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذہے نصیب شہزادی! محل کے کونے سے نکلتے ہوئے پمرا نے اُسے خوش آمدید کہا...

پمرا نے ہی فالیشہ کی پرورش کی تھی اس طرح پمرا اُسکی ماں جیسی ہی تھی مگر فالیشہ اُسے اپنی ہم جولی سمجھتی تھی،ہر وہ بات جو اپنی پری ماں ساحرہ کو نہیں کہ سکتی تھی پمرا سے ہی کہتی تھی..

"پمرا آج پھر ہمیں انسان نظر آئے" فالیشہ چمکتی آنکھوں سے گویا ہوئی۔

"اُف! کتنی بار کہا ہے کہ مت جایا کریں اُنکی دُنیا میں انسان بُہت ظالم ہوتے ہیں فالیشہ معصوم پریوں کو اپنی قید میں پھنسا لیتے ہیں" پمرا نے اُسے سمجھاتے ہوئے ٹوکا..

"ہاں پمرا! مگر ہم کبھی نہیں اُترے اُنکی دُنیا میں مگر اُنکی دُنیا کی خوشبو ہمارے دل کو بُہت بھاتی ہے ایک عجیب سی کشش کا احساس ہوتا ہے" فالیشہ نے اپنی معصوم انداز سے پمرا کو قائل کرنے کی کوشش کی..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Reviews

"فالیشہ دُنیا کی کشش اور فضاؤں کی مہک محض ایک دھوکہ ہے، ہمیں تو ڈر ہے کہ آپ کبھی انسان کے جال میں نہ پھنس جانا، اور خیال رکھنا پرستان کی سرحد کو پار کرنے کی غلطی مت کرنا.

چاند نگر کی پریاں سب سے زیادہ حسین اور پُر کشش ہیں نہ جانے کتنے ہی جادو گروں، دوسرے پرستانوں کے شہزادوں، آدم خوروں اور انسان عاملوں نے جال بچھائے اور بد قسمتی تھی کچھ پریاں اُنکے جال میں پھنس گئیں..

اگر راجہ شُمان چاند نگر کے گرد جادوئی حدود باندھ کر ان کے عمل پہ پانی نہ پھیرتے تو اور نہ جانے کتنی پریاں اُنکے وش میں ہوتیں" فالیشہ خُوب محویت سے سامنے بیٹھی سُن رہی تھی...

پمرا نے اُسکی حسین اور گھنی زُلفوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک بار پھر سلسلہِ کلام جوڑا" فالیشہ میں نہیں چاہتی کہ آپ انسانی جال میں پھنسیں کئی بار پریوں کی قوتِ مُدافعت زائل ہو جاتی اور خود کو بچانے کی سکت باقی نہیں بچتی" اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ چاند نگر کی حد پار کر جاتیں ہیں۔۔اور انسانی دنیا چاند نگر کی حد سے کوسوں دور ہے میری شہزادی"۔!

"اوہ! پمرا جیسا آپ کہ رہی ہو ویسا ہی ہو گا ہم نہیں جائیں گی انسانی دُنیا میں" فالیشہ نے سمجھنے والے انداز میں یقین دہانی کروائی۔

....

"اُمید ہے آپ اپنے کہے پر پورا اُتریں گی میری سب سے حسین پری" پمرا نے اُسکی

پیشانی پہ نرمی سے بوسہ دیا فالیشہ نے خُوش دلی سے اُسکے ہاتھ تھام لیے.....

شام کے پہر وہ گھومنے آئی ہوئی تھی اپنی سہیلی یوشا کے ہمراہ وہ کچھ عرصہ پہلے ہی مکمل پری بنی تھی اور فالیشہ کو بھی اپنے مکمل پری بننے کا انتظار تھا.....

جتنی شدت سے اُسے انتظار تھا اپنے جادوئی اور خوبصورت پروں کو پانے کا اُتنی شدت سے ہی اُسے شوق تھا پوری دُنیا کو گھوم کے دیکھنے کا....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں لیکن نہ اُترنے کا وعدہ....وہ وعدہ جو وہ کرچکی تھی کس طرح سے ممکن تھا؟ یا شاید ناممکن.....
مگر ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہوتا وہ یہ سب سوچ رہی تھی...

اس سرسبز باغ میں طرح طرح کے خوبصورت اور نرالے پھول لگے تھے ہر طرف رنگ برنگے پھول اپنے بھینی بھینی خوشبو بکھیر رہے تھے....

"ادھر آؤ فالیشہ "یوشما کے پُکارنے پر وہ اپنے سُنہری خیالات کو جھٹکتے اور اپنا خوبصورت فراک سنبھالتی ہوا کے دوش پر اُڑتی یوشما کے پاس آن رُکی....

ایک اونچے اور دیو قامت درخت پر چند ہی منٹ میں ایک عجیب سا منظر دیکھنے کو ملا ...

سترنگی جھیل کے بہتے پانی کے قطرے وقفے وقفے سے فالیشہ کے پُر نور اور ماہ وش چہرے پر پڑ رہے تھے.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یوشما کی ہتھیلی پر ایک خوبصورت سیاہ رنگ کا پھول جگمگا رہا تھا.

"ہمیں دکھاؤ کیا ہے یہ؟"فالیشہ نے ہوا میں آگے بڑھتے ہوئے یوشما کی ہتھیلی سے وہ پھول اُٹھا لیا..

"ہمارا تجربہ کہتا ہے کہ جھیل کا پانی مسلسل اِس پتے پر پڑنے سے یہ عجیب پھول میں

ڈھل گیا ہے سنا ہے ستر نگی جھیل میں کئی طرح کے جادو پائے جاتے ہیں" یوشا نے سمجھداری سے وضاحت پیش کی۔

فالیشہ نے اُس پھول کو پرکھتے ہوئے کہا" نہیں ایسا نہیں ہے جیسا تُم سمجھ رہی ہو یہاں یقیناً کوئی باہر سے آیا ہے، تبھی اس پتے نے رنگ بدل کر اشارہ دیا ہے جب بھی کوئی باہر سے آتا ہے تو چاند نگر کی ہر شے رنگ بدلنے لگتی ہے کسی پری کو آس پاس پا کر"

یوشا نے بغور نگاہیں ادھر اُدھر دوڑائیں....

ایک تیز مہک اُن کے حواسوں سے ٹکرائی شاید وہ بھی فالیشہ کے الفاظ اور چاند نگر کا یہ راز جان چکی تھی..

دونوں نے نظریں ملائیں اور تیزی سے ہوا کے دوش پہ یہاں وہاں اُڑیں لیکن لمحہ بھر میں کوئی ان پر اپنی وہاں موجودگی کا راز عیاں کر کے اُڑن چھو ہوا تھا نہ جانے کس راہ سے ایک لمحے کے ہزارویں حصّے میں وہ یہ جا وہ جا..

غنیہ بادلوں ک اوٹ سے نکلتی اُڑتی ہوئی اُن تک آئی..

فالیشہ نے مُٹھی بند کر کے پیچھے کی اور لپیٹ لی....

اس کو یہ راز، راز ہی رکھنا تھا جب تک خود پتہ نہ لگا لیتی...
غنیہ نے ساحرہ کے کہنے پر فالیشہ پر نظر رکھنے کے لئے اس سے دوستی کی تھی... فالیشہ ساحرہ سے زیادہ پمرا کو اہمیت دیتی تھی.. مگر وہ ایک ماں تھیں انھیں فالیشہ کی فکر تھی اسی لئے غنیہ کو ہمیشہ اس کے آس پاس رہنے کی تلقین کر رکھی تھی..اور ایسا تب ہی ممکن تھا جب وہ اس کی اچھی دوست بن جاتی مگر فالیشہ کو وہ زیادہ پسند نہ تھی کیوں کہ وہ اس کے ہر معاملے میں بلاوجہ دخل اندازی کرتی تھی..
اب غنیہ شک کی پہلی سیڑھی پہ کھڑی تھی "کیا چھُپا رہی ہو تُم دونوں؟"

یوشا نظریں جھکائیں ستر نگی جھیل کی اور اُڑنے لگی....یوشا کو غنیہ سے زیادہ خوبصورت پر عطا ہوے تھے اس لئے غنیہ یوشا سے دور رہنے لگی تھی تا کہ احساس

کمتری میں مبتلا نہ ہو جائے..

... وہ چاند نگر کی سب سے سنگدل اور بے حس پری تھی.....

اور یوشما اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھی....ان کی ایک دو بار اس بات پر نوک جھونک بھی ہو چکی تھی....

جواب دہی کا کام فالیشہ کے سر آن پڑا فالیشہ نے مُٹھی غنیہ کے اور بڑھا دی ہوا میں مُٹھی کُھلی تو یہ عجیب چمکتا پھول تِشجا (سترنگی جھیل کا ساتھی درخت جو نہ جانے کیا راز چھپائے بیٹھا تھا) کے اُسی پتے میں بدل گیا غنیہ نے پتے کو اپنے ہاتھ میں لیا....

"تو یہ تھا تشجا کا معمولی پتہ اس کو چھُپا رہی کیا راز تھا اس میں چھپانے لائق کوئی راز تھا کیا جو یہ تُم کو بتائے گا جبکہ یہ خُود اس جھیل کی قید میں ہے"

فضا میں غنیہ کا قہقہہ بُلند ہوا.

.

فالیشہ ششدر رہ گئی یہ کہاں سے آیا؟ کیسے بدل گیا یہ محض دل میں سوچ کر رہ گئی بظاہر وہ مُسکرا دی..

یوشا انجان تھی کہ ایسا کچھ ہوا ہوگا.....

سُرخ پھولوں کو چھو کر گزرتی ہوا کے سر سراہٹ کیساتھ وہ تینوں وہاں سے اُڑ گئیں اور پیچھے سترنگی جھیل کا قیدی :تِشجا تنہا کھڑا مُسکرا رہا تھا....

****
****

(

فالیشہ درخت کی اوٹ سے المیر کو تک رہی تھی.

یہ آواز تو وہ کئی بار سُن چکی تھی اور پہچانتی بھی تھی مگر اب وہ یہ دُھندلا چہرہ دیکھنا چاہتی

تھی...دیکھنا چاہتی تھی کہ کون ہے اس آواز کے پیچھے..بلاشبہ کوئی تو تعلق ہے اس کا ..جو بھی ہوا شاید ہونا ہی تھا...فالیشہ ایک عام انسان کی طرح سوچ رہی تھی اب ...ہاں لیکن اس کا وجود ایک پری زاد کا تھا...

المیر جب بھی اُداس ہوتا یا اُسکا دل ویران ہوتا تو وہ یہاں آ جایا کرتا تھا ہمیشہ سے اسے ایک سکوں ملتا تھا یہاں آ کر..اس کی تنہائی میں اس کا ساتھ یہ دشت ہوا کرتا تھا ایسا نہیں تھا اس کے دوست نہیں تھے اس کی شخصیت اتنی دلکش تھی کہ ہر کوئی اس سے بہت جلد گھل مل جاتا تھا مگر المیر کی تنہائی جوں کی توں رہتی..اور اب قُدرت ہی تھی جو شاید اُسکی تکمیل کے لیے اُسے فالیشہ سے ملوانا چاہتی تھی...فالیشہ نے مختلف درختوں سے ہوتے ہوئے اس تک جانا چاہا.. یک دم اس کے قدم زنجیر ہو گئے ... اس کے مقابل خطرناک قسم کا ناگ پھن پھیلائے اس کی راہ تک رہا تھا.. فالیشہ اپنی پوشاک سمبھالتی اس عجیب و غریب شے کو دیکھ رہی تھی.. اور یہ کیا زہریلا ناگ پھن پھیلآئے اس تک چلا آ رہا تھا.. "کیا تھا یہ؟".. فالیشہ بے خبر کھڑی اس کو بل کھاتے چلتا دیکھ رہی تھی.. فالیشہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی ...

وہ اس عجیب و غریب زہریلے سانپ کے نام تک سے نا آشنا تھی..وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی...اور ہاتھ بڑھالیا.. نہ جانے کیا سوچ کر دیکھنا چاہا وہ اسے چھونا چاہتی تھی.اسے وہ ایک دلچسپ چیز لگی .....

ایک ہاتھ اس نے آگے بڑھایا..سانپ پھنکارتا ہوا اس کی جانب دیکھ رہا تھا شاید حملہ کرنے کی فراق میں تھا...فالیشہ دم بخود سی اسے دیکھ رہی تھی..

اس کو پتا بھی نہ چل سکا جب مقابل سے ایک کسرتی مضبوط ہاتھ نے اس شے کو گٹھی سے دبوچ کر دور ہوا میں لہرا ڈالا...

فالیشہ اس حرکت پر سکتے کی کیفیت سے نکل کر اپنے روبرو کھڑے انسان کو حیران کن انکھیوں سے دیکھ رہی تھی...

وہ جس تک پہنچنے کی راہ میں حائل ہوا تھا اُسے اس اجنبی کچھ پہچانے سے انسان نے اس راہ سے ہٹا دیا تھا..فالیشہ المیر کی ظاہری شخصیت دیکھ کر اپنی جگہ سے ہل نہ پائی..ورنہ شاید وہ ابھی تک وہاں سے بھاگ جاتی....

المیر غور سے اس پری زاد کا چہرہ تک رہا تھا خُمار بھری بہکی نظروں کے کینوس پر اُتار رہا تھا.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر سے پاؤں تک ایک نظر اُس پہ دوڑا کر دم بخود رہ گیا اُس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں جو جگنو کی طرح چمک رہی تھیں وہ اُن کی چمک کی تاب نہیں لا پا رہا تھا۔ وہ ایک عام سی پوشاک میں بھی شہزادی لگ رہی تھی.. جیسے کسی بڑی سلطنت کی شہزادی اپنا حلیہ تبدیل کر کے اپنی کنیزوں کے ہمراہ سیر کو نکلتی ہے...

عجیب سی کشش تھی یا پھر اس کی خوشبو عام انسانوں سے مُختلف لگی تھی....

ایک حسین و جمیل لڑکی رات کے اس پہر سُنسان وویران جنگل میں کیا کر رہی تھی؟

ہاں یہ خواب در خواب ہے۔۔۔ یا گُماں در گُماں....

اُس نے تسلی کرنے کے لیے ہاتھوں کی پُشت سے اپنی آنکھیں مسلیں کہ شاید یہ اس کا وہم ہو پر نہیں وہ ابھی بھی اُسکے سامنے کھڑی تھی ایک قدم کے فاصلے پر ہاتھ بے خُودی میں بڑھا تھا..

فالیشہ کے سُرخ سیب جیسے رخساروں کو چھونے کی فکر میں تھاہلکاساچھوجانے پر فالیشہ ایک جھٹکے کے ساتھ چند قدم پیچھے ہٹی جیسے وہ اس منظر کے حصار سے نکلنا چاہتی تھی

...

اُسکے یوں ہٹنے سے المیر چونکا۔۔۔یعنی یہ حقیقت ہے یااُسکے کسی خواب نے حقیقت کا روپ دھار لیاہے۔

ذراہوش وحواس سنبھلے توالمیر اُس پری زاد کے قریب جاناچاہتا تھاکیونکہ وہ بے یقین تھااوریقین چاہتا تھااُسکی آواز سُنناچاہتا تھااُسے جانناچاہتا تھا....

اوروہ وجہ جانناچاہتا تھاکہ آخرکیاوجہ تھی کہ ایک دوشیزہ کورات کے اس پہر اس ویران دشت میں آناپڑا؟

فالیشہ اُسکے یوں حیرت سے ٹکٹکی باندھے دیکھنے پر پام کے درخت کی اوٹ میں ہوگئ المیر نے چند لمحوں میں یہ فاصلہ طے کرلیااوراُس کے مُقابل آکھڑاہوا...اگلے لمحے اس

نے اس کی نازک کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھ کے شکنجے میں جکڑ لیا کہ کہیں وہ پھر سے دور نہ چلی جائے...

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا..اور وہ اس دشت میں تنہا چلی آئی...

"کون ہو تُم؟کیا کر رہی ہو یہاں؟رات کے اس پہر سنسان جنگل میں کیا کام؟"

المیر کو اس کی فکر ہو رہی تھی نہ جانے کیوں وہ اتنا فکر مند تھا اس کے لئے..

فالیشہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولے اس آواز کی یقین دہانی کر رہی تھی ساتھ ساتھ اپنی کلائی اس کی مضبوط گرفت سے آزاد کرانے کی سعی کر رہی تھی..وہ چہرہ جو اکثر دُھندلا نظر آتا تھا آج بالکل واضح اور قریب سے دیکھ رہی تھی کھڑی تو وہ اس کے سامنے ہی تھی مگر کھوئی تھی....ہاں کسی اور ہی جہان میں کھوئی ہوئی تھی۔

المیر نے وہ سوال پھر سے دُہرایا۔

"اے لڑکی!کون ہو تُم؟"اب کی بار اُس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ خوف کے مارے فالیشہ کی پلکیں لرزنے لگیں فالیشہ نے دور ہٹنا چاہا مگر المیر نے دونوں ہاتھ پام کے درخت پہ ٹکا دیے اور فالیشہ کو اپنے حصار میں لے لیا...

"مُنہ میں زبان نہیں ہے؟ گونگی ہو؟ بولنا نہیں آتا کیا؟"المیر اُسکی آواز سننے کو بے چین سوال پہ سوال کیے جا رہا تھا...وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا..وہ الجھ رہا تھا ...اس کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا..

.

"کون تھی وہ؟ کیا حقیقت بتا دیتی؟"فالیشہ چپ چاپ شش و پنج میں مبتلا اُسکو تکے جا رہی تھی المیر نے ہاتھوں کی اُنگلیوں کو مٹھی میں بند کیا اور پورے زور سے درخت پہ دے مارا فالیشہ اب اور بھی سہم گئی اور سر اُٹھا کر المیر کی چمکیلی بھوری آنکھوں میں دیکھا۔

ایک ہی پل میں نہ جانے اس کی نظر میں ایسا کیا تھا کہ المیر کے دل کو کیا ہوا تھا اس کا دل پورے زور سے دھڑکا تھا اس کا وجود ایک دم نرم پڑ گیا ابھی جتنا غصہ آیا تھا اُسکے دیکھنے سے وہ اُڑن چھو ہو گیا۔

اب کی بار المیر اطمینان سے بولا "سُنو! مجھے بتاؤ کہاں سے آئی ہو؟ کیا میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں؟ کیا راستہ بھٹک گئی ہو؟" وہ نشے میں تھا مگر اپنے حواسوں کو قابو کیے ہوئے۔

"نہ۔۔نہیں" اتنی سُریلی اور میٹھی آواز وہ بس اتنا سا جواب دے پائی۔

بس اتنا سا جواب؟ المیر نے سوچا چلو بول تو سکتی ہے پر بول کیوں نہیں رہی؟ "نام کیا ہے تُمہارا؟" المیر نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فالیشہ" ، "فالیشہ! یہ کیسا نام ہے؟" المیر زیرِلب بڑبڑایا۔

"پمرا کہتی ہے فالیشہ کا مطلب ہے، خوشی" فالیشہ نے بات ادھوری چھوڑی اب اُسکی آنکھوں کے جگنو نمی سے تر ہو رہے تھے۔ • فالیشہ ایک معصوم پری تھی اسے احساس تک نہ ہوا وہ کیا بول گئی ہے..

وہ چاند نگر کی شہزادی
خوشبو کی باتیں کرتی تھی
رنگوں کو پہنا کرتی تھی
خوابوں سے کھیلا کرتی تھی
پھولوں میں مہکا کرتی تھی
اک رات، جو راتوں جیسی تھی
چاہت کی باتوں جیسی تھی
اس رات خیالوں کی چادر
میں تنہا اوڑھے بیٹھا تھا
کچھ زخم پرانی یادوں کے
میں چاند سے جوڑے بیٹھا تھا
تب دل نے تھوڑی سی ضد کی
چل چاند نگر پر چلتے ہیں
میں دل کی بات یہ رکھنے کو
جب چاند نگر پر پہنچا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اک دنیا تھی آباد وہاں

کچھ آنسو نوحے سپنے تھے

کچھ یار پرانے اپنے تھے

کچھ آہیں تھیں دیوانوں کی

خواہش کا جال بھی پھیلا تھا

کچھ باتیں تھی فرزانوں کی

جو میں نے ہجر میں کھوئی تھیں

وہ نیندیں تنہا بیٹھی تھیں

لکھے تھے جو بھی چاہت میں

وہ باب آوارہ پھرتے تھے

کچھ خواب آوارہ پھرتے تھے

جانے میں کب، کس عالم میں

خوابوں کے پیچھے بھاگا تو

وہ چاند نگر کی شہزادی

اس چاند نگر پر اتری

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانے کتنا وقت لگا

اور جانے کیا کچھ بیت گیا

بس اتنا یاد ہے مجھ کو

جب ساری دنیا سوتی ہے

میں چاند نگر پر جاتا ہوں

وہ چاند نگر پر ہوتی ہے

وہ چاند نگر پر ہوتی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

****

****

****

پمرا تخت پہ بیٹھی جادوئی پھل کھا رہی تھی۔

"زہے نصیب شہزادی" پمرا نے مُسکراتے ہوئے فالیشہ کا استقبال کیا جو اُسکی طرف ہی آ رہی تھی۔

"پمرا! ہم آپ کو کچھ بتانے آئے ہیں...

پمرا دلچسپی سے فالیشہ کی جانب متوجہ ہوئیں..

"کہیے شہزادی.. "

آج ہمارے ساتھ بہت عجیب سا واقعہ پیش آیا ہے" فالیشہ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور وہ کیا؟ "پمرا نے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

فالیشہ پھر سے بولی "پمرا! آپ نے ہمیں سے بتایا تھا کہ چاند نگر میں جب کوئی باہر والا آتا ہے تو اس کے آنے سے چند خاص پیڑ پودے اور باقی جادوئی پھل پھول اپنا رنگ بدلتے ہیں مگر آج پہلی بار ہم خُود دیکھ کر آئے ہیں ایسا اور آج ہمیں واقعی ایسا

محسوس بھی ہوا جیسے کوئی ہمارے آس پاس موجود ہے "پمرا چونکی "ایسا صرف سٹر نگی جھیل کے آس پاس ہی ہوتا ہے، عجیب سی مہک حواسوں سے ٹکراتی ہے "فالیشہ حیرت سے اُسکی طرف گھوم کر پلٹی "یقیناً آپ واقف ہیں اس سے "پمرا مزید چھُپا نہ سکی اور گویا ہوئی "جی شہزادی بہت بار سنا ہے کہ وہاں کچھ عجیب بُہت عجیب یا غلط کچھ بُہت غلط ہے اور اس راز سے راجہ شان واقف ہیں ان کے علاوہ کوئی اس راز کی کھوج نہ لگا سکا ..اور مجھے اس کے متعلق جو معلومات ہے وہ آپ کو بتانا ضروری نہیں ہے...

بہتر ہے

کہ آپ وہاں جانے سے گریز کریں ورنہ آپکی مدد خود ہم بھی نہیں کر سکیں گے "ڈر اور خوف کے تاثرات اُسکے چہرے پہ واضح تھے۔

"یعنی کچھ تو ہے جس سے میرے علاوہ سب واقف ہیں، اگر آپ نہیں بتائیں گی تو میں خُود جاؤں گی وجہ تلاش کرنے "فالیشہ پھر سے متجسس ہو کر گویا ہوئی "کہاں جانے کی باتیں ہو رہی ہیں؟"پری ماں ساحرہ کی آواز پہ فالیشہ کو جھٹ سے ایک خیال آیا۔

"خُوش آمدید پری ماں "فالیشہ مُسکراتے ہوئے اُنکے پہلو میں جا کھڑی ہوئی۔

ساحرہ کی کنیزوں نے تخت تک ان کی پیروی کی...

ساحرہ کے براجمان ہوتے ہی فالیشہ قریب آکر بیٹھ گئی پری ماں کی مُنتظر نگاہیں ابھی بھی فالیشہ کا طواف کر رہی تھیں...

"پری ماں ہمیں کچھ جاننا ہے آپ سے اب تو آپ سمجھتی ہیں نہ کہ ہم بڑی ہو گئی ہیں.. اب ہمیں بھی ہر بات پتا ہونی چاہیے جو چاند نگر کے باقی باسیوں کو پتہ ہے"..."ہاں میری شہزادی بلکل پتا ہونی چاہیے"..ساحرہ نے فالیشہ کی پیشانی پر بوسہ لیا..آج وہ جان بوجھ کر ساحرہ کے لئے میٹھے الفاظ کا تانہ بانا بن رہی تھی. اسے ان سے اسی جواب کی آس تھی..

"کیا ست رنگی جھیل کا کوئی راز ہے پری ماں"؟؟

پری ماں فالیشہ کے اس سوال پر چونکی...."آج یہ سوال کیوں یاد آیا شہزادی"؟

پری ماں نے سوالیہ نظروں سے سامنے شش و پنج میں مبتلا پمرا کو تیکھی نگاہوں سے دیکھا پھر فالیشہ کی جانب متوجہ ہوئی یں....

فالیشہ نے کنیزوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا، دونوں فالیشہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گ ئی یں....

فالیشہ نے جھیل کے قریب پیش آیا سارا واقعہ پری ماں کے گوش گزار کیا....اسے لگا اب اس سے اور چھپایا نہیں جائے گا اور ہو سکتا ہے غنیہ پہلے ہی انھیں آگاہ کر چکی ہو .. مگر ان کا ردعمل اس کی امید کے بر خلاف تھا..

"آج کے بعد تم وہاں نہیں جاؤ گی فالیشہ!!"

"لیکن پری ماں!..."

"سن رہی ہیں آپ،

کیا کہا ہم نے..."؟

فالیشہ ان کے انداز پر حواس باختہ ہو گئی...

پھر کچھ کہنے کو قدم بڑھائے...پری ماں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا حکم صادر کیا....

فالیشہ اپنی پوشاک سنبھالے وہاں سے پلٹی اور اپنی آرام گاہ میں آگ ئی.......

اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی رنگ برنگ خوبصورت پرندوں کو ہوا کے دوش پر اڑتا دیکھنے لگی.ان کی مدھر سی آواز میں کھوئی ہوئی مختلف سوچوں میں گھری ہوئی تھی ..

پری ماں اور پمرا کے رویے نے اسکے تجسّس کو اور بھی ھوا دے دی تھی....

اب تو میں معلوم کر کے ہی رہونگی آخر کیا راز ہے ست رنگی جھیل کا....؟ کیوں سب وہاں جانے سے روک ٹوک کرتے ہیں..اس نے بالکونی سے اٹھتے خوبصورت پھولوں والی جادوئی بیل سے ایک پتا توڑا اور پھونک مار کر ہوا میں لہرا دیا...

*********"*******"""""""""*""""""*"""""""""""""""""""""""""""**

****

"پمرا"........!"پمرا کون ہے؟.."

فالیشہ کے رونے میں روانی آئی ی....."اچھا چپ کرو....مجھے بتاؤ یہاں کیسے آئی ی؟ کہاں رہتی ہو؟ پمرا کہاں ہے؟ تمہاری مام ہیں وہ؟؟"

فالیشہ نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے اور آسمان کی طرف دیکھا......

المیر نے اسکی نگاہوں کا پیچھا کیا.. جیسے وہ کچھ سمجھا تھا...."اوہ مجھے افسوس ھوا....!! مطلب کہ تم اکیلی ہو اس دنیا میں؟, کوئی اور نہیں ہے کیا تمہارے گھر میں......:"

فالیشہ نا سمجھی سے سر اٹھا کر تکنے لگی..

" میرے ساتھ چلو گی؟ میرے گھر؟"

فالیشہ سوچ میں پڑ گ ئ ی اسے اس اجنبی پر بھروسہ کرنا چاہیئے یا نہیں...؟

ایک تو یہ انجان ہے اور انسان تو بے رحم ہوتے ہیں.... پمرا کی باتیں اسکے کانوں میں گونج اٹھیں...

فالیشہ کے جواب نہ آنے پر المیر نے صراحی دار بوتل اٹھائی ی اور منہ تک لے کر گھونٹ در گھونٹ بھرنے لگا...اسکی سمجھ سے باہر تھی وہ...

اگر میرے ساتھ جانا چاہتی ہو تو میرے پیچھے آجاؤ

اسے وہیں روتا چھوڑ کر بوتل کو منہ سے لگائے درختوں کے پار چلا گیا.... فالیشہ وہیں کھڑے اسے جاتا دیکھتی رہی......افسوس صد افسوس آج کی رات اسکی دنیا میں آخری رات نہ تھی....

وہ لڑکی بھی جو چاند نگر کی رانی تھی

وہ جس کی الہڑ آنکھوں میں حیرانی تھی

وہ ناسمجھ سی پاگل دیوانی تھی

وہ لڑکی جو چاند نگر کی رانی تھی..

از خود

چاند نگر پر گھنگھور گھٹائیں ہر وقت چھائی رہتی تھیں...چاند نگر کوہستان سے دور بہت دور تھا جہاں شاید دنیا ختم ہوتی ہے......چاند کے بہت قریب واقع اس پریوں کے دیس چاند نگر کا موسم بھی ہر ہمہ وقت دلکش ودل آویز تھا....یہاں کا ہر رنگ نرالا تھا...کوئی کندن جیسا چمکتا کٹورا اس پرستان پر صبح طلوع ہو کر روشنی بکھیر تا جاتا تھا....صبح کا مطلب اس کندن نما کٹورے کا چاند نگر کے فلک پر نمودار ہونا تھا....جیسے جیسے یہ دور ہوتا جاتا گھنگھور گھٹائیں چھا جاتیں اور کبھی آسمان خوبصورت کمان سی دھنک سے سج جاتا.....چمکیلا کٹورا جا چکا تھا یعنی پورا پرستان بیدار ھو چکا تھا.....ہر سو ذکرِ الٰہی کا آغاز ہو چکا ہے...عبادت ہر جن اور پری پر فرض تھی

...

فالیشہ بھی ذکر خداوندی سے فارغ ہو کر محل سے باہر نکلی اور

اور کسی خوش حال پرندے کی طرح ہواؤں میں ہلکورے بھرنے لگی.... آج کا دن

اس کے لیے سب سے بڑا تھا.... آج وہ پورے اکیس سال کی ہوگئی تھی.... اور

اکیسویں جنم دن پر ہر پری کو ایک خاص تحفہ دیا جاتا ہے.... پرستان کے قانون کے

مطابق ہر اصول کی پاسداری اس پر لاگو ہو جاتی ھے... اور پھر اسے پری ہونے کی

سند (سرٹیفکیٹ) مل جاتی ہے اور ایسی پری کو خاص قسم کے پر عطا کیے جاتے ہیں.....

کچھ دیر یہاں وہاں ہوا کی موجوں کا ساتھ دینے کے بعد فالیشہ محل کے اندرونی ہال کی

طرف بڑھ گئی...

پمرا نے اسے شاہی دروازے سے اچک لیا.. "ایسے نہیں.... ایسے اندر

نہیں جا سکتیں آپ شہزادی".... اور ایک خوبصورت سا جوڑا اور چند چیزیں اسے

تھمائیں.... "ان پھولوں کی پتیوں اور آب شباب سے غسل کریں اور یہ جوڑا پہن کر

آئیں..... پھر ہی آگے بڑھیے گا.... پاک جگہ پر ایسے نہیں جا سکتے...."

فالیشہ پمرا کی باتوں کو سمجھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی.....

کچھ دیر بعد وہ نکھری نکھری سی خوشبوؤں میں اچی بسی پمرا کے پاس آن پہنچی تھی..

پھر انے اسکی بلائیں لیں... شہزادی آج کچھ زیادہ جلدی میں لگ رہی ہیں.... پری ماں جو سب دیکھ رہی تھیں، وہ بھی زیر لب مسکائیں...

فالیشہ نے سر خم کیا اور آداب کرتی اندر آئی ی... "زہے نصیب"... ہر طرف سے آوازیں گونج اٹھیں... آج پرستان کے خاص لوگ شاہی محل کے بڑے سے ہال میں تشریف فرما تھے....

فالیشہ ان کے درمیان سے چلتی ہوئی بڑی سے تخت پر جا بیٹھی ساحرہ اس سے فاصلے پر دو قدم اونچے تخت پر براجمان ہو گئیں.....

پھر اایک خوبصورت چمکتے گولے کے قریب جا کھڑی ہوئیں اور وہاں موجود تمام پریوں کو خوش آمدید کہا..

آپ سب کے شہزادی فالیشہ کی خوشی میں شریک ہونے کا طہ دل سے شکریہ..

آپ سب اب یہاں تشریف لائیں اور ایک ایک اپنی اچھی خوبی یا کوئی خوبصورت دعا فالیشہ کو دیں.. آپ سب کی نوازش ہو گی..

تمام پریاں وہاں موجود چمکتے لال رنگ کے گولے کے قریب آتی گئیں اور اس کے لیے سب نے مختلف دعائیں خوبصورت اوراق پر لکھتی گئیں فالیشہ کو تعظیم پیش کر

کے اپنی مخصوص نشست پر جا کر بیٹھ جاتیں..

”شائی رہ نے طلسمی قلم سے ایک ورق پر خاص دعا رقم کی اور اسے سب سے زیادہ طاقتور جادو ملنے کی دعا دی شائرہ سے بھی طاقتور جادو...“

”پری ماں نے اسے خوبصورت اور طلسماتی پر ملنے کی دعا دی“.... کیوں کہ وہ جانتی تھیں ان کی حسین پری کو خوبصورت پروں کی کتنی آرزو ہے....

سب سے بڑھ کر دعا راجہ شان نے اسے ”ہر مشکل سے مشکل بلا کا سامنا کرنے اور ہر بلا سے بچنے اور پرستان کی حفاظت کرنے کی دعا دی....“

ساری دعائیں اوراق پر لکھ کر چمکیلے لال گولے میں ڈال کر فالیشہ کے ہاتھ میں تھما دیں پھر اسے بیلا اور یمر ادونوں اطراف سے تھام کر مستطیلی محراب میں چھوڑ آئیں... کچھ ہی دیر میں فالیشہ پوری طرح سے روشنیوں میں گھر چکی تھی...اچانک کٹہرے سے اتنی تیز روشنی نکلی کہ سب کی آنکھیں چندھیا گئیں، کچھ دیر کے لیے فالیشہ سب کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی، ہر طرف آنکھوں کو چندھیا دینے والے روشنیوں کے ہالے تھے....

فالیشہ ہوش وحواس سے بیگانہ ورطہءِ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی....

جونہی روشنیاں کچھ کم ہوئیں فالیشہ سرتاپا بدلی ہوئی کٹہرے سے باہر ہوا میں تتلیوں کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی...، خوبصورت مخملیں پر اسکے ہمراہ رنگوں سے مزّین پوشاک اور لال یاقوت اور مرجان جڑا تاج فالیشہ کے حسن کو دو آتشہ کر دیا..........فالیشہ ایک نئے روپ میں ڈھل چکی تھی...بیشک یہ روپ پرستان کی تمام پریوں سے نیارا تھا.....

پری ماں اس کے قریب آئیں، ''مبارک ہو فالیشہ! یہ نیا روپ، ن ئی ی طاقتیں تمھارے لیے سنہرے دن لائی یں..''

راجہ شان، شائرہ اور وہاں وجود ہر پری زاد نے فالیشہ کو مبارک باد دی.....

آج سے پہلے کسی پری کو اس قدر بے مثال روپ اور طلسم سے نہیں نوازا گیا تھا...ساتھ ساتھ راجہ شان نے اعلان کیا...''ہمارے بعد پرستان کی رانی شہزادی فالیشہ ہی ہو نگی....''

اس اعلان کے ہوتے ہی چاند نگر کی پریوں نے فالیشہ کو گھیر لیا اور پرستانی گیت گانے شروع کر دیے.... تتلیوں کی محفل سج چکی تھی ہر طرف سازندے، گیتوں کی سرُیلی آوازیں اور مستزاد یہ کہ فالیشہ کا خوشی سے دمکتا مکھڑا، جیسے تاروں بھرے گگن کے

بیچوں بیچ "ماہ کامل" محفل کی رونق بڑھا رہے تھے۔۔۔!

البیلے سہانے دن شروع ہو چکے تھے۔فالیشہ ہر طرف سے اٹھنے والی صداؤں میں کہیں کھو گئی تھی....ہر طرف مدھم کی گونج تھی....

****

:-

(

سوکھے پتوں پر چلتے چلتے خاص قسم کا شور سنتے ہی المیر ٹھٹھک گیا..پاس سے جنگلی کتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں...یعنی کچھ بس کچھ لمحوں بعد وہ یہیں ہونگے....المیر کو جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا....بوتل پھینک کر وہ اپنی پسندیدہ سواری یعنی پراڈو کی جانب بڑھ رہا تھا....

چند لمحوں میں اپنی گاڑی تک پہنچ چکا تھا۔اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہ جنگل سے دور محفوظ مقام کی جانب بڑھنے لگا۔فالیشہ کو اس دشت میں تن تنہا چھوڑ کر......بے خبر ...اپنی منزل کی جانب گامزن تھا....

جنگلی کتّے شاید اسی پری زاد کے شکار کو ہی آئے تھے......وہ پورے جھنڈ کے ساتھ

فالیشہ کی مہک کا پیچھا کرتے اس جگہ اس تک آن پہنچے.....فالیشہ جو بھوک اور تھکن کی شدّت کی وجہ سے بے سدھ تھی،قریب سے آتی آوازوں کو سن کر انہیں سمجھنے کی کوشش کرنے لگی.... جھنڈ میں سے کسی ایک کی نظر اس پر پڑ چکی تھی....فالیشہ اپنی جگہ پر سن سی ان کا شکار بننے کے لیے تیار کھڑی تھی.....

فالیشہ !ہاں وہ لڑکی،اسے تو میں وہیں چھوڑ آیا،مجھے اسے بچانا چاہیے.....اسے اپنے ساتھ لانا چاہیے تھا....

المیر ٹھٹکا..

اس نے گاڑی جلدی سے جنگل کے راستے پر ڈالی اور گاڑی تیزی سے چلاتا جنگل کی طرف بڑھنے لگا...

اب فالیشہ چاروں طرف سے جنگلی کتّوں کے گھیرے میں تھی...جاتی بھی تو کہاں جاتی،وہ تو یہ تک نہیں جانتی تھی یہ ذہین اور چمکیلی آنکھوں والی مخلوق ھے کیا۔۔۔اس نے سن رکھا تھا دنیا میں ایسے جاندار بھی ہیں جو انسانوں کے بھی دشمن ہوتے ہیں،انسانوں کا شکار کرتے ہیں.

پری بننے کے بعد فالیشہ ایک نئے رنگ میں ڈھل چکی تھی اور وہ اب ہر فیصلے میں آزاد

تھی. سہانی زندگی کے سہانے لمحوں پر نازاں تھی....

پمرا کے ساتھ آج وہ پرستان کی سب سے بڑی لائی بریری میں آئی ی تھی.....

بڑے بڑے پردوں کے پیچھے ہر کتاب کے مطابق ماحول سجا ہوا تھا...

''فالیشہ کیا جاننا چاہو گی سب سے پہلے''یک دم فالیشہ کے منہ سے جو جواب نکلا پمرا بھی اپنے تاثرات پر قابو نہ رکھ سکی.....''میں انسانوں کے بارے میں،اُس دنیا کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں''..

پمرا لاجواب سی اسے تکے جا رہی تھی.

''شہزادی آپ پھر اس دنیا اور اس کے لوگوں کو لے بیٹھیں.''

''میں جاننا چاہتی ہوں پمرا،کیا مجھے اتنا بھی حق نہیں کہ جو چاہوں جان سکوں''؟

پمرا کے سخت تاثرات دھیمی مسکراہٹ میں ڈھلے.

''پورا حق ہے شہزادی''...اور وہ بڑے پردے کو ہٹاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گ ئی ی...

جہاں انسانی دنیا کا نقشہ کھینچا گیا تھا...انسانوں کے رہن سہن,انسان،جانور،پودے، گھر ہر شے کی منظر کشی کی گ ئی ی تھی..

ان میں سے ایک پر انگلی رکھ کر فالیشہ نے پوچھا،''کیا یہ بھی انسان کہلاتے ہیں

پمرا""؟؟

" ہاہاہا... نہیں شہزادی انسان صرف وہی ہیں جنکے دو ہاتھ اور دو ٹانگیں ہوں، جیسے آپ کے پر نہ ہوں تو آپ انسان جیسی ہی لگیں گی...

چار ٹانگوں والے جانور کہلاتے ہیں، کچھ جانور انسانوں کو نفع پہنچاتے ہیں اور کچھ انکا نقصان کرتے ہیں، کچھ جانور انسانوں کو نوچ کھاتے ہیں اور شکار کرتے ہیں..."

فالیشہ کسی چھوٹے بچے کی طرح انکی باتیں غور سے سن رہی تھی..

" ان جانداروں سے بچنے کے لیے انسان کیا کرتے ہیں؟"

" وہ آگ کا استعمال کرتے ہیں.."

" آگ؟ لیکن آگ تو صرف جنات میں ہیں یا ہم پریوں میں نور بن کر گردش کرتی ہے نہ"؟

" ہاں بجا فرمایا شہزادی آپ نے لیکن ہزاروں سال پہلے ایک انسان نے دو پتھروں کو رگڑ کر چنگاری بنائی ی تھی اور پھر اس چنگاری کو سوکھے پتوں پر پھیلا کر آگ جلائی ی.."

" کیا آگ سے ہر جانور ڈر جاتا ہے"؟..

" ہاں بلکل ہر جانور آگ سے ڈرتا ہے.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تبھی ہر جانور ہم سے بھی ڈرتا ہے... "

لیکن افسوس اب وہ ایک عام انسان تھی...اسے اپنا بچاؤ

خود ہی کرنا تھا.....

ان چار ٹانگوں والے خوفناک جانداروں کو دیکھتے ہی فالیشہ نے

قریب پڑے پتھروں کو ہاتھوں میں تھاما اور زور زور سے ایک دوسرے سے ٹکرایا اور

لگاتار سوکھے پتوں کے درمیان رگڑتی رہی....اسکی اس حرکت پر دشت کو بھی ماضی

یاد آیا.

فالیشہ کی کوشش رائیگاں نہیں گئی تھی سوکھے

پتوں نے چنگاری پکڑ لی تھی۔۔۔

جنگلی کتوں کے جھنڈ کے سردار نے دونوں پیر تاک

لگانے کو آگے بڑھائے کہ دیکھتے ہی دیکھتے فالیشہ کے سامنے آگ کا ایک الاؤ جل اٹھا

تھا..شکاری کتوں کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ فالیشہ کی طرف بڑھنے کی بجائے پیچھے

کی طرف ہٹنے لگے۔فالیشہ درخت کی اوٹ میں جا چھپی...

آگ کی تپش کی وجہ سے اسکے حواس جانے

لگے، جنگلی کتے کچھ ہی دیر میں وہاں سے فرار ہو چکے تھے..

المیر آگ کا اٹھتا الاؤ دیکھ کر اس طرف بڑھا

جہاں فالیشہ نیم بیہوش پڑی تھی، اس نے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔

فالیشہ کو پرستان کی حفاظت کے لیے اور

پرستان کو ہر بلا سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک خاص جادو انعام کیا گیا تھا۔اسکی یہ ذمہ داری بن چکی تھی کہ اب وہ خود پرستان کی سرحد کو جا کر دیکھتی، پہلے وہاں کے دربان اسے وہاں جانے سے روکا کرتے تھے اور آج وہاں پلکیں بچھائے اس کا انتظار کرتے تھے۔۔اور اسی سے اجازت لیا کرتے تھے..فالیشہ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی چاند نگر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی کوئی باہر جا سکتا تھا..اسے خود بھی باہر جانے کی اجازت نہیں تھی...

فالیشہ نے پرستان کی حفاظت کے بعد آج

اپنی بھی حفاظت کی تھی خود کو جنگلی جانوروں سے بچا کر...

المیر پورے راستے فالیشہ کے بارے میں سو

چتا رہا کہ اس نے یہ آگ جلائی ی کیسے، وہاں تو کوئی ی ماچس بھی نہیں تھی..

وہ اس کی معصوم سی صورت کو بار بار تک رہا تھا.. عجیب سی کشش تھی اس میں..آج

تک بہت سی لڑکیاں اس نے دیکھی تھی مگر وہ سب سے الگ تھی. یہی سب سوچتے سوچتے اسکا فلیٹ آگیا جہاں وہ اپنے چند ایک دوستوں کے ہمراہ رہتا تھا..... یہ فلیٹ المیر کا ہی تھا اسکے دوست اکثر
یہاں آکر ٹھہرتے تھے۔۔۔
سب کے برے شوق تھے سگریٹ اور شراب نوشی ان کے لیے عام سی بات تھی....
المیر کے احساسات بھی جواب دینے لگے تھے...
وہ چار و ناچار فالیشہ کو ساتھ تو لے آیا تھا، لیکن مدد؟؟؟؟ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکی مدد کیسے کرے گا.... وقتی طور پر تو وہ اسے پناہ دے رہا تھا پر خدا جانے کب تک.......!!!!!!!

فالیشہ کو اپنے بیڈ پر لیٹا کر خود لاؤنج میں صوفے پر آن گرا تھا....
اس بات سے بے خبر کہ کوئی مسلسل اس پر نظر رکھے ھوئے ھے.... صوفے پر لیٹتے ہی المیر کے حواس جاتے رہے۔ میٹھی نیند نے اسے پوری طرح آن گھیرا تھا، رات کی سیاہی چھٹنے میں کچھ وقت تھا۔۔۔۔
افق پر پو پھٹنے کو تھی۔ تھوڑی ھی دیر میں نیلگوں آسماں سپیدی کی چادر اوڑھے دن

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی بہتے جھرنے کی طرح اپنی چمک نچھاور کر رہا تھا....

فالیشہ کسلمندی سے اپنی آنکھیں ملتے ملتے اٹھی،اٹھتے وقت ذہن کی اسکرین صفا چٹ تھی، یہ چاند نگر نہیں دنیا تھی.... غم، غم اور غم.... لیکن وہ وہاں کیسے آ گ ئی ی؟؟؟؟؟

اب اسے کیا کرنا تھا وہ اپنے خوبصورت جوتے دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی ی....بیڈ سے اترتے اس نے جوتے پہنے اور کمرے کا جائزہ لینے لگی..

بیڈ پر خوبصورت نیلے پھولوں والی چادر بچھی تھی۔فرش پر نیلا کارپٹ بچھایا گیا تھا۔کھڑکیوں کے آگے گرے پرنٹ پردے لٹک رہے تھے چھت پر بے حد نفیس سا فانوس لٹک رہا تھا جس میں رنگ رنگ شعاعیں پھوٹ کر کمرے کے اندرونی ماحول کو مزید خوابناک بنا رہی تھیں۔ایک طرف چھوٹا سا ڈریسنگ ٹیبل پڑا تھا جس پر المیر کے استعمال ک چیزیں سجی ہوئی ی تھیں.....فالیشہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی ی اور خود کو دیکھنے لگی اسکے خوبصورت سنہرے چمکیلے بال کہیں کہیں سے شریر لٹوں کی مانند اس کے چہرے کے اطراف پر پڑے ہوئے تھے۔سلیقے سے فرنچ چوٹی میں بندھے ہوئے تھے جو اس کی کنیز گلے نے بنائی تھی، اب قدرے بے ترتیب اور بکھرے بکھرے سے لگ رہے تھے....

چہرے پر سے آوارہ لٹوں کو ہٹاتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں سے بال سنوارے اور وہاں سے ہٹ گ ئی ی....

پھر واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گ ئی ی،اب وہ کیا کرے......

اسے ایک بار پھر پمرا کی باتیں یاد آنے لگیں....کتنا روکتی تھی پمرا اسے لیکن اسے کیا معلوم تھا اسکی نیکی کی سزا اتنی بڑی ہے...

پری بننے کے بعد فالیشہ روز چاند نگر کی سرحد پر جاتی تھی اس کے ساتھ محافظ بھی ہوتے تھے پمرا کے روکنے کے بعد اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے آج سرحد پار کرلی تھی ❤️........

اسے چاند نگر کے باہر نکل کر بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا آج سے پہلے وہ کبھی چاند نگر سے باہر نہیں نکلی تھی.. عموماً کوئی بھی پری چاند نگر سے صرف اسی صورت میں باہر جاتی تھی،جب اسے اپنا من پسند جن مل جاتا..اور راجہ شان اور ساحرہ کی اجازت سے انھیں ایک بندھن میں باندھنے کے بعد چاند نگر سے جانے کی اجازت دی جاتی ہے ..لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا تھا...

فالیشہ اپنی خوبصورت پوشاک سمبھالے اونچے نیچے راستے پر چل رہی تھی..چاند نگر کی نسبت یہاں کی آب و ہوا بہت مختلف تھی.. باہر دشت کا سا منظر تھا۔۔۔ مگر پہلی بار یہ سب دیکھنا اچھا لگ رہا تھا..وہ اپنی ہی دھن میں ہر چیز کو چھو کر دیکھ رہی تھی۔۔ ہر چیز ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی۔۔ بہر حال وہ کافی خوش تھی۔۔ مگر اب اسے واپس جانا چاہیے تھا۔۔ وہ جانے کے لیے پلٹی ہی تھی کہ اچانک سے اسے ایک عجیب سی آواز سنائی دینے لگی، غور کرنے پر معلوم ہوا یہ آواز ایک درخت سے آ رہی تھی...''پر ایسا کیسے ہو سکتا تھا''؟؟؟؟وہ چونک اٹھی۔۔۔

"مبارک ہو شہزادی،ایک مکمل پری بننے پر تمہیں مبارک ہو میں جانتا تھا تم آؤ گی".....

فالیشہ ہوا کی لہروں کے ساتھ اڑتی ہوئی درخت کے قریب آ کر رکی یہ درخت بلکل تشجا(ایک جادوئی درخت) کی طرح دکھتا تھا اور اگر یہ درخت جادوئی تھا تو اسے چاند نگر میں ہونا چاہیے تھا..

.فالیشہ کو لگا اس سے یہ درخت ابھی یہی التجا کرے گا..

''اے جادوئی درخت! کہو کیا مدد کر سکتی ہوں تمہاری؟؟''...''شہزادی مدد تو آپ

ہی کر سکتی ہیں مگر آپ کو صرف میری ہی نہیں میرے ساتھی کی بھی مدد کرنی ہو گی ، کیا آپ مدد کر سکیں گی ؟؟... میں آپ کا یہاں برسوں سے انتظار کر رہا ہوں، لیکن کیا معلوم میرے انتظار کا حاصل کیا ہو ؟..."

فالیشہ اسکے الفاظ پر چونکی... "برسوں سے کیا مراد ہے اے طلسمی درخت ؟؟؟"... لیکن اس سے پہلے کہ وہ فالیشہ کو جواب دیتا، دربان کی آواز پر فالیشہ کو لوٹنا پڑا... لیکن ہاں وہ دوبارہ یہاں آنے والی تھی، حقیقت جاننے کے لیے۔۔۔

ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا تھا المیر اب ہوش میں آ چکا تھا... فالیشہ کو بیڈ پر دیکھ کر چونک اٹھا.. "تم ؟؟؟؟؟..."

فالیشہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور گھبراہٹ سے اسے تکنے لگی... "کون ہو تم...؟ یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟؟"

یقیناً وہ سب بھول چکا تھا... لیکن اس میں بے چاری فالیشہ کا کیا قصور تھا؟.." وہ میں... میں"، فالیشہ کو بھی کہاں یاد تھا کہ وہ یہاں کیسے آئی ؟.... ہاں البتہ المیر کو دیکھ کر اسے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اسی کے ساتھ ہی یہاں تک پہنچی ہے...

"کیا میں ؟"

"کون ہو تم"؟المیر نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا...

فالیشہ کو بے ہوش ہونے سے پہلے کا سارا منظر یاد آیا۔

"وہ رات کو جنگل میں.. آپ کے ساتھ.... آپ مجھے یہاں لے کر آئے ہیں!!!"

فالیشہ نے اٹک اٹک کر بات مکمل کرنے کی سعی کی لیکن المیر شاید کچھ اور ہی سمجھا تھا، اتنی خوبصورت اور معصوم لڑکی، اس کے آگے وہ کچھ سوچ نہ سکا...

آگے بڑھ کر الماری کھولی اور اس میں سے کچھ پیسے نکال کر فالیشہ کے آگے بڑھا دیے.. "یہ پکڑو".. فالیشہ نے نا سمجھی کے عالم میں اسکی طرف دیکھا...المیر نے آگے بڑھ کر پیسے اس کے ہاتھ میں تھما دیے اور کہا "اب جاؤ یہاں سے..."

"ما...مم..."میں کہاں جاؤں"؟

"جہاں سے آئی ہو وہاں جاؤ"

درشتی سے جواب آیا تھا... مگر فالیشہ انجان بنی کھڑی تھی..اپنے ہاتھوں میں پکڑے کاغذ دیکھ رہی تھی...

اوہ کیا یہ کم ہیں؟؟.! المیر نے ایک ہی جھٹکے میں چند اور نوٹ نکالے اور اسے تھما دیے .. مگر فالیشہ خاموش کھڑی تھی..

المیر نے اسے خاموش دیکھا تو درشتی سے فالیشہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے فلیٹ سے باہر لے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیا...فالیشہ تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسکے پیچھے چلا آرہی تھی..اس نے دروازہ کھول کر جھٹکے سے باہر نکال دیا.''اب جاؤ یہاں سے..''

" کیساانسان تھاخودسہارادے کراب اسے بے گھر کررہاتھا؟،تن تنہااسے چھوڑدیا تھا..بے حس،بے رحم انسان....

بالکل صحیح کہاتھاپمرانے.."

المیر وہ پہلاانسان تھا۔۔جسے دیکھ کرفالیشہ کواپنائیت کااحساس ہواتھالیکن وہی ایسا کرے گایہ اُس نے سوچانہیں تھا.المیر دروازہ بند کرکہ جاچکاتھا..فالیشہ کے دوموتیوں جیسے آنسوٹوٹ کرگلابی گالوں پربکھر گئے تھے... وہ توجانتی بھی نہیں تھی کس وجہ سے یوں بےدر کردی گئی ہے؟...

لوٹنے کے بعد بھی فالیشہ اس جادوئی درخت کے بارے میں سوچ رہی تھی..''میں اس کی کیامدد کرسکتی ہوں؟اوروہ میراانتظار کیوں کررہاتھا؟اوراسکا ساتھی؟......کہیں وہ پھول کے بننے کا اشارہ بھی اس لیے تونہیں تھا؟؟،اگریہ پیڑ بول سکتاہے تویقیناًتشجا بھی بول سکتاہے''...آسمان پرتاریکی چھائی ہوئی تھی ہر طرف گہراتاریک نورہی نوربکھراہواتھا....تارے کہیں دورٹمٹمارہے تھے....فالیشہ اپنے مخملی بستر پرکروٹیں بدلتی بدلتی نیند کی وادی میں جاچکی تھی.

فالیشہ نے ہاتھ میں پکڑے نوٹوں کو دیکھا.... "لیکن یہ کیا ہے؟اور اس نے مجھے یہ کیوں تھما دیے؟"...افسوس اگر وہ جانتی ہوتی تو یہ پیسے اس کے منہ پر دے مارتی۔

فالیشہ نے پوچھنے کے لیے دروازہ کھٹکھٹایا پر دروازہ نہ کھلا.... شاید قسمت میں یہی تھا، صرف مایوسی ہی مایوسی....

فالیشہ اب وہاں کھڑی یہی سوچ رہی تھی کہ اب وہ کہاں جائے؟...اس نے قدم آگے بڑھا دیے،ایک بار پھر قسمت نے اسے بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا تھا.

اسے ہر طرف ایک نیا اور الگ منظر دیکھنے کو مل رہا تھا..

وہ لوگوں کو تجسس سے دیکھ رہی تھی..انسانوں کو تو دیکھ چکی تھی وہ مگر آج پہلی بار ان کے بیچ و بیچ کھڑی تھی..اس کی سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت تیزی سے کام کر رہی تھی مگر ابھی اسے بہت کچھ جاننا اور سمجھنا تھا ..اس نے سوچا تھا شاید المیرا اسے منزل کا ٹھکانا دے گا لیکن غلط فہمی کی بناء پر ایک بار پھر اسے دربدر ہونا پڑا تھا....دنیا میں پہلا دن اتنا مشکلوں بھرا تھا جس سے وہ انجان تھی...اب نا جانے کون سی مشکلات اس کی راہ تک رہی تھیں...

المیر فالیشہ کو نکالنے کے بعد پھر سے اپنے کمرے میں آکر سو چکا تھا۔۔رات کو پینے کی وجہ سے اس کے سر میں شدید درد تھا... نیند پوری کرنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھا...بیک وقت کئی خیالات اسکے دماغ میں آنے لگے اور سب سے پہلا خیال اس حسین لڑکی کا آیا تھا.... کیانام تھا اس لڑکی کا؟ لیکن وہ بیہوش؟ اور ہاں وہ آگ؟۔۔"اوہ نہیں"

پھر جلدی سے اٹھ کر واش روم چلا گیا....اسے فرق تو نہیں پڑھنا چاہیے تھا، پھر اس کے خیالات کیوں؟ کیا تھا اس میں؟ ہاں کچھ تو تھا اور یہ اسے معلوم کرنا تھا، جسے وہ گنوا چکا تھا اور یہ موقعہ خدا جانے اسے ملتا بھی یا نہیں....

جلدی تیار ہو کر باہر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ اسکا فون بج اٹھا....

نفرت، غصہ، بیزاری جانے کتنے احساس اس ایک ہی پل میں اسکے بدن مں سرائیت کر گئے تھے....

***   *********   ***

(

اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں ہیلو کہا....."بیٹا کیسے ہو؟"بہت پیار اور طمانیت سے پوچھا گیا تھا، کوئی معمر شخص تھا، جس کی آواز دبی دبی سی لگ رہی تھی....ابھی مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے..جب ہو گی میں خود فون کر لوں گا،اور یہ کہہ کر فون کاٹ دیا....

افسوس، دکھ اور اذیت بھری نظروں سے فون کی طرف دیکھا....

جب بھی المیر کو گھر سے کوئی فون آتا وہ ایسا ہی رویّہ اختیار کر لیا کرتا تھا...المیر سر جھٹکتے ہوئے باہر نکل گیا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔ تیزی سے گاڑی چلانے لگا اس بات سے بے خبر کے اسے جانا کہاں ہے، کیا وہ لڑکی اسے مل جائے گی؟ سوچ کر تو یہی نکلا تھا کہ وہ لڑکی زیادہ دور نہیں گئی ہو گی لیکن اب سہ پہر ہونے کو آئی تھی، اسے نیند پوری کرنے میں اتنا وقت لگا تھا کہ اتنے وقت میں اگر کوئی دور تک غائب ہونا چاہے تو ہو سکتا تھا....

پر اسکی آنکھوں میں صرف اس لڑکی کی تلاش تھی، "فالیشہ"..."ہاں یہی نام تھا اس کا"....المیر کے ذہن پر جھماکا سا ہوا تھا....

اب وہ ہر پوش علاقے میں اسے دیکھ چکا تھا فالیشہ اسے کہیں بھی نہ ملی....

المیر نے گاڑی سے نکل کر بونٹ پر ہاتھ مارا، اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے سگریٹ

اور لائیٹر نکالا اور سگریٹ سلگا کر کش پر کش لینے لگا....

تین چار سگریٹ پینے کے بعد سوچنے لگا کیا معلوم وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہو، فالیشہ.... ہو سکتا ہے یہ نام بھی جھوٹا ہو....؟

اس کے دل میں شک پیدا ہوا، آہ! افسوس صد افسوس.... جہاں شک پیدا ہو جائے وہاں سکون بسیرا نہیں کرتا.... المیر کو اب زیادہ بے چینی ہونے لگی تھی۔۔اسے جاننے کی، لیکن کہاں تلاش کرتا اسے..... اس نے کتنا غلط رویئہ اختیار کیا اس سے، مگر اسے برا کیوں لگ رہا تھا؟ وہ تو اکثر سب سے ایسے ہی پیش آتا تھا آج سے پہلے اس نے کبھی کسی لڑکی کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا تو آج کیوں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فالیشہ ان نوٹوں کو ہاتھ میں تھامے چلتی ہی جا رہی تھی... بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو چکی تھی، سورج کی تپش سے آنکھوں کے آگے اندھیرا آ رہا تھا، پاس ہی کہیں سے اشتہا انگیز خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی ی، فالیشہ کی بھوک میں اضافہ ہوا اس نے اپنے قدم اس طرف بڑھا دیے جہاں سے وہ خوشبو آ رہی تھی... وہ ایک ڈھابہ تھا جہاں ایک طرف سموسے تلے جا رہے تھے تو کہیں پوریاں اور طرح طرح کے پکوان دم پر چڑھے ہوئے تھے، ڈھابے والے نے اسکے ہاتھ میں دبے ہوئے نوٹ دیکھے تو اسکی

طرف بڑھا اور کرسی میز کی طرف لے آیا، فالیشہ بھی اسکے پیچھے پیچھے قدم اٹھاتی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی... "کیا کھانا پسند فرمائیں گی محترمہ؟ ہمارے یہاں کا کھانا پورے عالم جبہ میں مشہور ہے"... ڈھابے والے نے آرڈر لینے کے لیے شیخی بھگاری، فالیشہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہے، منہ سے نکلا تو بس ایک لفظ "کھانا"... بیرا عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا، فوراً با آواز بلند کاؤنٹر پر آرڈر بتایا۔۔۔ "میڈم کے لیے ہر آئٹم کی ایک ایک پلیٹ لے آؤ"، اسے اس بات سے کیا مطلب تھا وہ کھا پاتی یا نہیں بچ بھی جاتا تو اسے کیا فرق پڑتا اسکی نظر تو بس پیسوں پر تھی، ایک بیرا مختلف کھانوں سے سجا تھال اٹھائے نمودار ہوا اور میز پر کھانا چننے لگا، فالیشہ نے ندیدوں کی طرح کھانا شروع کیا۔ بیرا غور سے اسے دیکھنے لگا، ایک طرف لسّی کا گلاس اور پانی رکھتے ویٹر کے سامنے تقریباً جھپٹنے کے سے انداز میں فالیشہ نے فوراً گلاس منہ سے لگا لیا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گئی، بیرا کھڑا اسے تکتا رہ گیا۔۔۔ یہ کیا بلا تھی؟ وہ سمجھنے سے قاصر تھا، فالیشہ سارے سالن ہاتھ سے ہی کھانے لگی تھی، مرچ مسالہ تیز ہونے کی وجہ سے اسکے گلابی گال ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گئے تھے اور خوبصورت بڑی بڑی کنچلی الہڑ آنکھوں سے پانی نکلنے لگا تھا، روٹی اور پوڑی جوں کی توں پڑی تھی، سموسوں کو تو ہاتھ تک نہ لگایا تھا، بیرا اس لڑکی کے عجیب بدلتے رنگ اور الہڑ سے انداز کو دیکھ کر

فوراً اپنے مالک کے پاس آ پہنچا، اور ایک ایک بات اپنے مالک کے کان میں ڈالتا چلا گیا مالک نے غور سے سننے کے بعد کہا "ارے ہمیں کیا شاید کوئی پگلی ہے.. جاؤ یہ بِل جا کر دے آؤ"....بیرا مالک کی چال سمجھ گیا اور فالیشہ کے پاس بِل لے آیا، فالیشہ نے کاغذ کو غور سے دیکھا اسے عربی اور پرستانی زبان تو آتی تھی پر اردو سے اسکا دور دور تک کوئی ی واسطہ نا تھا، بیرے نے عرض کیا میڈم یہ بِل ہے، "کونسا بِل؟" "یہ جو آپ نے ابھی کھانا کھایا اس کا بِل....

"خوش آمدید"

ایسا ہی تو ہوتا تھا چاند نگر میں اپنی پسند کا کچھ بھی کھانے کے بعد ایک خوبصورت کاغذ پر "خوش آمدید" لکھ کر ایک لفافے میں ڈال کر وہاں کی خدمتگاروں دے دیا جاتا تھا۔۔ جسے وہ خوش دلی سے قبول کر لیا کرتی تھیں....."اوہ"....فالیشہ کو لگا لکھ کر دینا ہو گا۔۔ مگر وہ سمجھ نہیں پایا۔اور مالک کو بلانے دوڑا۔

"چھوٹو ادھر آ ان بی بی کو دیکھ ذرا" ایک چھوٹا بچہ گلے میں لال صافہ لٹکائے، فالیشہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے پاس آ کھڑا ہوا، بیرا مالک کے پاس آ پہنچا" مالک وہ لڑکی پیسے نہیں دے رہی" مالک تلملاتا ہوا اسکے پیچھے چلا آیا" بی بی کھانے کے پیسے دو اتنی کنجوسی کیوں کر رہی ہو؟ ہاتھ میں اتنے نوٹ پکڑے ہیں اور ہمارا حق مار رہی ہو"... فالیشہ نے ہاتھ میں جتنے بھی نوٹ پکڑے تھے سب اس کی طرف بڑھا دیے، ڈھابے والے نے للچاتی نظروں سے سے دیکھتے ہوئے سارے نوٹ تھام لیے اور جھوٹی مسکراہٹ دکھاتے ہوئے دوبارا ڈھابے پر آنے کا کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گیا، بیرا فوراً مالک کے پیچھے گیا" مالک مجھے لگتا ہے لڑکی اکیلی یہاں تک آئی ی ہے" مالک نے غصے سے اسکی طرف

دیکھا،" میرے خیال سے اسکے سارے پیسے نہیں لینے چاہیے تھے بِل تو معمولی سا بنا تھا اور یہ رقم تو بہت زیادہ ہے"...." بڑی ہمدردی ہو رہی ہے اس لڑکی کے ساتھ، جا دفعہ ہو اور جا کر اپنا کام کر" بیرا شرمندہ سا سر جھکائے وہاں سے چلا گیا....

فالیشہ نے پیٹ بھرنے اور پیاس بجھنے کے بعد شکر ادا کیا تھا اب وہ کہیں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی، صبح سے چلتے چلتے اسکے پیروں میں درد ہونے لگا تھا تھوڑا آگے جا کر اسے ایک بینچ نظر آیا، مالم جبّہ کا موسم بھی عجیب تھا دن کو سورج کی روشنی رہے تو متوازن رہتا تھا پر جیسے ہی دن ڈھلنے لگتا اور اندھیرا ہونے لگتا سردی بڑھ جاتی اور موسم

یخ بستہ ہونے لگتا....

المیرا اپنے دوستوں کے ساتھ لونگ ڈرائی یوپر نکلا تھا، فالیشہ کو اب وہ فراموش کر چکا تھا شاید اسے اسکی تلاش بیکار لگی تھی، مگر وہ تھی کہ بار بار اس کے ذہن کے کینوس پر دستک دے رہی تھی جیسے وہ اس کے کسی جادو کے زیر اثر تھا..
ناچاہتے ہوئے بھی وہ فالیشہ کے بارے میں سوچ رہا تھا.....

فالیشہ بینچ پہ سو رہی تھی ایک ہیولا تیزی سے اسکے قریب آ کھڑا ہوا تھا...شاید کوئی ہر پل اس پر نظر رکھ رہا تھا مگر وہ انجان تھی..ہاں مگر وہ اپنی رہی سہی طاقت کا استعمال کرتی تو دیکھ لیتی ..پریوں کی فطرت کا خاصا تھا آرام کرنا اور تفریح کرنا، وہ دنیا میں آ تو چکی تھی پر اپنی عادت نہیں بھول پائی تھی، فالیشہ بے خبری کی نیند سو رہی تھی...چند اوباش لڑکوں کا ٹولہ جو کہیں قریب سے اسی طرف آ رہا تھا، ان میں سے ایک کی نظر فالیشہ پر پڑی اس نے ہاتھ بڑھا کر فالیشہ کے کندھے پر ہلکی سی چپت لگائی فالیشہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی، "ماشاءاللہ...کیا حسن ہے" فالیشہ نے چونک کر اپنی گلابی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا، اس کی عجیب شیطانی نظریں خود پر محسوس کرتے فوراً اٹھ کر

دو قدم پیچھے ہٹی، پیچھے سے دو اور لڑکے آگے بڑھے، ''واہ کیا نگینہ ہے بلا کی حسین ہے یہ بلاِشبہ'' وہ تینوں نشے میں دھت تھے، ہوش و حواس سے بیگانہ... فالیشہ خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی، وہ کہیں دور نکل جانا چاہتی تھی، اسے ان تینوں کے چہرے سے وحشت ہو رہی تھی اس میں سے ایک نے آگے بڑھ کر فالیشہ کا پلو پکڑنا چاہا، فالیشہ فوراً ایک طرف ہو گ ئی ی جس وجہ سے وہ پیچھے لگے پیڑ سے جا ٹکرایا فالیشہ راستہ صاف دیکھ کر فوراً وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی ی، بھاگتے وقت اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا وہ بھاگتے بھاگتے بے حال ہو چکی تھی... اچانک سڑک پر پڑے کسی پتھر سے ٹکرا کر سڑک کے درمیان آ گری، اس نے کھڑے ہو کر ایک بار پھر بھاگنا چاہا پر درد کی شدّت سے اس کی دبی دبی سی چیخ نکلی اور وہ وہیں بیٹھتی چلی گ ئی ی، گرنے کی وجہ سے اس کر پیر سے خون رسنے لگا، فالیشہ پہلی مرتبہ اپنے جسم سے خون نکلتا دیکھ رہی تھی.... اچانک ایک گاڑی کو اپنی طرف آتے دیکھا، فالیشہ کے دماغ میں فوراً گھنٹی بجی، یقیناً وہ اس گاڑی سے ٹکرانے والی تھی اس کی آنکھیں مزید پھیلنے لگی...

*******,,, ***********,,,, *****

:-

المیر تیزی سے گاڑی چلاتا ہوا آ رہا تھا..اس کے ساتھ اس کے باقی دوست بھی موجود تھے..روز کی طرح آج بھی وہ آوارہ گردی کی غرض سے نکلا تھا...اچانک اس نے سامنے سڑک کے بیچوں بیچ ایک لڑکی کو بیٹھے دیکھا...اس نے فوراً بریک پر پاؤں رکھا،لڑکی اور گاڑی کے درمیان بس ایک قدم کا فاصلہ رہا تھا،یقیناً وہ بریک نا لگاتا تو بری طرح ایکسیڈنٹ ہو جاتا،المیر نے جلدی سے گاڑی سے اتر کر اس خوبصورت اور گھنی زلفوں والی لڑکی کو دیکھنا چاہا جو ابھی بھی چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے اس خطرناک حالت سے بچنا چاہ رہی تھی جو خطرہ بہر حال ٹل چکا تھا،المیر نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے مومی ہاتھوں کو تھام کر نیچے کیا جو نہی اس کے گلابی چہرے پر نظر پڑی فوراً چونک اٹھا،فالیشہ بھی حیرانی سے اس پر نظریں جمائے المیر کو تک رہی تھی"تم؟؟؟تم کہاں چلی گئی تھی؟؟؟...

فالیشہ بنا کچھ کہے اسے دیکھتی رہی....

"بولونا کہاں چلی گ ئی ی تھی ؟اور یہاں کیسے آئی ی؟

المیر کے دوست بھی باہر آ کر دیکھنے لگے،ان میں ایک فالیشہ کو دیکھ کر بولا"واہ ایسا حسین چہرہ تو پہلی بار دیکھا ہے"اسفر نے بھی ہاں میں ہاں ملائی ی،ان کی سر گوشیوں کی آوازیں مسلسل المیر کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی.....جب ہی وہ آوارہ لڑکے جو فالیشہ تک پہنچنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہے تھے،وہ بھی ان کے پاس آ چکے تھے...

ان میں سے ایک نے کہا اسے پہلے ہم نے دیکھا تھا یہ ہمارے ساتھ جائے گی،اسفر ان کی جسامت اور قد و کاٹھ دیکھ کر گھبرا گیا اور فوراً بول اٹھا"لے جاؤ بھ ئی اپنی بہن کو ہماری گاڑی کے سامنے آنے والی تھی،ہم تو بس دیکھ رہے تھے..المیر کو اسکی بات پر شدید غصہ آ گیا،ان میں سے ایک اسفر کی شہ پر آگے بڑھا....فالیشہ تک جاتا ہاتھ المیر نے جھٹکے سے پیچھے گرایا،"دفعہ ہو جاؤ تم سب یہاں سے"...."تم کیوں اس انجان لڑکی کے لیے ان غنڈوں کے منہ لگ رہے ہو"،اسفر نے المیر کے پاس آ کر ہولے سے سمجھایا"انجان نہیں ہے یہ،کسی نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی کوشش کی تو آنکھیں نکال دوں گا"....المیر اتنا اونچا بولا تھا کہ باقی تینوں نے بھی سنا،اور المیر کی آنکھوں

میں اترے خون کو دیکھ کر سہم گئے....اور وہاں سے بھگ کھڑے ہوے..

،اسفر بھی گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا،ہادی اور فیروز بھی سہم گ ئے...وہ تو نا جانے کیا کیا کہہ رہے تھے،ان کے چہروں سے ڈر اور حیرت ایک ساتھ جھلک رہی تھی وہ المیر کا یہ روپ پہلی بار دیکھ رہے تھے،فالیشہ جوں کی توں بیٹھی تھی...."اٹھو فالیشہ"....فالیشہ نے آنسوؤں سے لبریز نظروں سے اپنے بہتے خون کو دیکھا،المیر نے جوں ہی فالیشہ کی نظروں کے تعاقب میں اس کے پیر کی طرف دیکھا۔۔۔فوراً رومال نکال کر فالیشہ کا پیر اپنی طرف کھینچ کر اس کر پر رومال باندھا اور سہارا دے کر کھڑا کیا....."شکریہ" یہ پہلا لفظ جو فالیشہ نے اب تک بولا تھا،کتنی میٹھی آواز تھی اسکی المیر جیسے کسی اور ہی دنیا میں جا پہنچا....."اچھا یار ہم چلیں جائیں گے...تم اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑ آؤ"...اسفر کی آواز پر المیر جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا...."ہاں ٹھیک ہے"المیر گویا ہوا....

اسفر،ہادی اور فیروز وہاں سے نکل گ ئے....

المیر نے فالیشہ کی گاڑی تک جانے میں مدد کی....."کون تھے یہ لوگ؟ کیا تم انہیں جانتی تھی؟" المیر نے سیٹ بیلٹ باندھے فالیشہ پر سوال داغا، "نہیں ہم وہاں سو رہے تھے اور یہ لوگ ہمیں بیدار کر کہ تنگ کرنے لگے، ہم نے موقع پا کر وہاں سے بھاگنا مناسب سمجھا......المیر کو اس کے بولنے کا انداز نہایت عجیب لگا البتہ وہ المیر کو نہایت سلجھے ہوئے گھرانے سے لگ رہی تھی، اس طرح کے لفظ اسکی سمجھ سے باہر تھے، "بلکل ٹھیک کیا آپ نے"...اس نے محض اتنا بولنے پر اکتفا کیا....

چند پلوں بعد المیر پھر گویا ہوا...."تم کل جنگل میں کیا کر رہی تھیں؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمیں نہیں معلوم ہم وہاں کیسے پہنچے، ہمیں تو انسان....." فالیشہ نے بات ادھوری چھوڑی، المیر نے اس کی طرف دیکھا.....دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی ہوئی تھیں..

فالیشہ اس کے یوں دیکھنے پر گھبرا گئی.... پیچھے سے آتی ہارن کی آواز پر المیر ہوش کی دنیا میں واپس آیا....نا جانے کیا کشش تھی اس لڑکی میں جس کا حسین چہرہ دیکھنے میں وہ محو ہو جاتا تھا، اس میں کیا تھا ایسا جو اپنی ذات کو ہی بھول جاتا تھا.....المیر نے

ایک ہوٹل کے پاس گاڑی روکی....."آپ یہی بیٹھنا کہیں جانا مت، ٹھیک ہے...."

فالیشہ نے بچوں کی طرح دیکھتے ہوئے معصومیت سے سر ہلا دیا.....المیر کو اس کی اس ادا پر بہت پیار آیا.....کتنے رنگ تھے اس لڑکی کے.....پل میں تولا پل میں ماشہ۔۔۔المیر سر جھٹکتا ہوٹل کر اندر چلا گیا...

فالیشہ المیر کو جاتا دیکھ رہی تھی، کچھ وقفے بعد وہ ہاتھ میں ایک پیکٹ اٹھائے آتا دکھائی دیا.......گوری رنگت، کھڑی ناک، شفاف بھوری آنکھیں (جن آنکھوں میں وہ بھی کھوتے کھوتے بچ پائی تھی) اور ان سے جھلکتی بھرپور ذہانت، ماتھے پر بکھرے چمکیلے سیاہ بال، کسرتی بدن اور رہی سہی کثر اسکی جدید اور نفیس ڈریسنگ پورا کر رہی تھی....کتنی پر کشش شخصیت تھی اس کی، فالیشہ نے کچھ ہی پلوں میں اسے سر تا پیر جانچا تھا....چاند نگر کے شہزادوں سے بھی حسین..
المیر سامنے کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا، اور گاڑی اسٹارٹ کر دی.....فالیشہ نے اسے ابھی تک کچھ بھی نہیں بتایا تھا اور نا ہی دوبارہ اس نے سوال کیا تھا دل ہی دل میں فالیشہ نے شکر ادا کیا، اجنبی ہو کر بھی کتنا شناسا تھا وہ اسکے لیے شاید اس سب کے پیچھے بھی

کوئی ی قدرت پوشیدہ تھی....

****

فالیشہ بیدار ہوئی ی تو اس کے ساتھ گزرا پچھلے دن کا واقعہ اس کی یادداشت سے مٹا ہوا تھا....روز کی طرح ہی اس نے ایک نئے دن کا آغاز کیا.....کچھ دیر بعد وہ کتاب اٹھاتی جو خاص وہ دنیا اور وہاں رہنے والے انسانوں کو جاننے کے لیے اپنے ہمراہ لائی ی تھی.....اس کتاب کو لیے وہ محل کے بیرونی حصے میں واقع لان میں لے آئی ی تھی... جسکی ساری خوبصورتی کو اسکی وجہ سے چار چاند لگ گ ئے تھے....

ایک بڑے سے پھولوں سے سجے جھولے میں بیٹھ کر جھولا جھولنے لگی اور پھر کچھ ہی دیر میں ہاتھ میں پکڑی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہو گ ئی ی.......ایسی ہی تھی وہ لاپرواہ سی ہمیشہ اپنی ہی دنیا میں رہنے والی، ایک حسین پری زاد ....کتاب پڑھتے پڑھتے اس نے آنکھیں موند لیں اور سوچوں کا محور انسانوں کے گرد گھومنے لگا "کیا حقیقت ہے انسانوں کی، کیا واقعی وہ اچھے ہوتے ہیں.!!!....پیار، احسان، ہمدردی، محبتوں کے پیکر انسان".....

اسکے دل میں پھر انسانوں سے ملنے کی امنگ ابھری.....امنگ، امنگ، امنگ.....نا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے کیوں اسکی روح میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی....

انسانوں میں اسے اتنی دلچسپی کیوں ہوتی تھی اسے اب سمجھ آئی تھی...

المیر نے فالیشہ کے سامنے چٹکی بجائی اب وہ گاڑی سے باہر اس کی طرف ہاتھ بڑھائے کھڑا تھا.... فالیشہ فوراً چوکس ہوئی اور بنا المیر کا ہاتھ تھامے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی اسکے پیر میں ہلکا سا درد اٹھا تھا، وہ اپنے خیالوں میں کھوئی سب بھول گئی تھی پر اچانک سے اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا اور سب کچھ اس کے دماغ کی اسکرین پر گھومنے لگا، المیر نے پیکٹ اسے تھمایا اور اپنی جیب ٹٹولتے چابی نکالی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا، فالیشہ جوں کی توں کھڑی رہی......

المیر نے اندر جا کر لائٹ آن کی پورا فلیٹ ایک ساتھ روشنیوں سے جگمگا اٹھا، جوں ہی پیچھے مڑا تو فالیشہ کو نا پا کر دوبارہ باہر آیا... "آجاؤ اندر"... پیکٹ اسکے ہاتھ سے لے لیا، فالیشہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکی ہمراہی میں اندر داخل ہو گئی..... المیر نے اس کے لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر اسے صوفے پر بٹھایا اور خود فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس فالیشہ کے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل فالیشہ کے پاس بیٹھ گیا، فالیشہ

اس کی طرف دیکھنے لگی......وہ اس کے اس طرح گھٹنوں کے بل بیٹھنے کا مطلب اخذ نہیں کر پائی ی تھی..........المیر نے اسکا پیر اس خوبصورت جوتے سے آزاد کیا جو وہ چاند نگر سے پہن کر آئی تھی ،وہ اب سمجھی کہ وہ اسکی مدد کرنا چاہ رہا ہے.....اس نے فالیشہ کا زخم صاف کر کے اس پر دوا لگا دی...اس دوران فالیشہ بس اسے ہی دیکھتی رہی...المیر کو لگا وہ اسے روکے گی پر فالیشہ نے اسے کچھ نا کہا......المیر اٹھ کر ہاتھ دھونے چلا گیا، آتے وقت اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا....

******''''''''

''آپ کے کپڑوں پر خون کے داغ لگ گئے ہیں...آپ انہیں بدل کر یہ پہن لیں، فالیشہ نے پیکٹ کھول کر دیکھا...اس میں کچھ کپڑے تھے، ایک سیاہ رنگ کی فراک ہاتھ میں اٹھا کر پوچھا.....''یہ''؟....

''ہاں یہ میری بہن کا ہے وہ اکثر یہاں مجھ سے ملنے آتی ہے وہ اپنا بیگ یہاں بھول گئی ی تھی، سوچا آپ کو دے دوں، اسے اگر ضرورت ہوتی تو وہ ضرور منگوا لیتی''..........فالیشہ نے سر ہلانے پر اکتفا کیا، بیگ اٹھا کر کمرے میں آئی ی اور سارے کپڑے بیڈ پر بکھیر دیے، سیاہ فراک کے ساتھ گلابی پاجامہ اور دونوں کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امتزاج کا دوپٹہ اٹھائے واش روم چلی گ ئ ی.....واش روم میں جا کر اسے سمجھ نہیں آئ ی یہاں پانی کیسے آئے گا، ناتو یہاں کوئ ی جھیل تھی ناتو کوئ ی آبشار پھر وہ پانی کہاں سے لائے گی.....سامنے لگے نل پر اسکا ہاتھ لگا اسکا ہینڈل نیچے ہوا اور اوپر سے پانی کی بوندیں فالیشہ پر گرنے لگی اس کی مشکل آسان ہو گ ئ ی، یہاں کوئ ی تھا جو ہر وقت اس کی مدد کرنے کو ہر وقت اس کے ساتھ تھا....

کچھ دیر بعد فالیشہ نکھر ی نکھر ی سی مہکتی خوشبوئ یں اڑاتی باہر آئ ی، آبشار جیسے لمبے بال اس کی پشت پر بکھرے ہوئے تھے......پہلی بار اس نے انسانوں جیسا لباس اوڑھا تھا....المیر اسے آتے دیکھا اور کھو سا گیا..وہ فالیشہ کی گوری گلابی رنگت دیکھ کر محو ہو گیا تھا، ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کی طرف کھینچتا چلا جارہا تھا... فالیشہ اس کے یوں قریب آنے پر گھبرا گئی اور قدم پیچھے کی اور اٹھانے لگی.. مگر المیر مسلسل اسی کی طرف قدم بڑھا رہا تھا وہ اسے چھو کر یقین کرنا چاہتا تھا، یا شاید خواب کی سی کیفیت میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا..فالیشہ کو عجیب اضطراب نے گھیرا ہوا تھا.. یوں بغیر دیکھے پیچھے قدم اٹھانے سے اچانک پیچھے پڑے گلدان سے ٹکرا ئی..

جس کی آواز پر المیر ہوش کی دنیا میں لوٹا.....اوہ سوری.. فورا پیچھے مڑ گیا فالیشہ کے چہرے پر ڈر دیکھ کر اسے افسوس ہوا . کیا ہو جاتا ہے اسے دیکھ کر.. جیسے کوئی جادو ہو اس میں....فالیشہ ابھی بھی ڈری سہمی کھڑی تھی..المیر نے اسے دیکھا جو ابھی بھی وہیں کھڑی تھی..

اس نے پیکٹ کھول کر میز پر کھانا لگایا..فالیشہ کو یہ خوشبو اپنی طرف کھینچ رہی تھی.. مگر وہ جوں کی توں صوفے پر بیٹھی دیکھ رہی تھی..

کچھ دیر بعد المیر نے ٹیبل پر بیٹھ کر اسے دیکھا جو اب نارمل لگ رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آئیں کھانا لیں"....."کھانا؟"...."ہاں کھانا"....اسے اس خوشبو کی وجہ بھوک لگ رہی تھی، کیا اسے بار بار کھانا ہو گا....

فالیشہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی.....

فالیشہ اب اپنی سہیلیوں کے ساتھ رنگ برنگے پھولوں میں اٹھکھیلیاں کر رہی تھی......یوشا بول اٹھی...."چلو آج تازہ پھلوں کا رس پیتے ہیں"....تریرہ نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی، فالیشہ بھی آخر مان گئی اور ہوا کی لہروں کے ساتھ اڑتی

ہوئی ی میٹھے پھلوں کے باغ میں لگے ایک پیڑ کے پاس آرکی.....یہاں ہر طرح کے ہر رنگ کے پھل تھے...جن کا رس امرت کے جیسا تھا،فالیشہ نے کالے انگوروں کا ایک گچھا اٹھایا اور ست رنگی جھیل(جس نے چاروں طرف سے چاند نگر کو گھیر رکھا تھا) کے پاس آرکی،یوشا بھی اس کے پیچھے آکر رک گ ئی ی تریرہ کو شاید ابھی تک اپنا من پسند پھل نا ملا تھا......یوشا فالیشہ سے گویا ہوئی ی"غنیہ کو اس دن کی بات تو نہیں بتائی ی نا تم نے؟"فالیشہ کے پھل کھاتے ہاتھ وہیں جامد ہو گ ئے....اس کے ذہن کی اسکرین پر جھماکے سے تشجا اور چاند نگر سے سرحد پار والے پیڑ کی باتیں گونج گ ئی یں....

"یوشا ہم ایک بات تو بھول گ ئے"....فالیشہ نے ساری بات اسکے پیشِ نظر کی...یوشا سارا وقعہ سننے کے بعد بول اٹھی"اگر وہ پیڑ بول سکتا ہے تو یقیناً تشجا بھی بول سکتا ہو گا،میرے خیال سے ہمیں اس تک جانا ہو گا"....دونوں ہوا کے سنگ اڑتی تشجا کے روبرو آرکی.....یوشا گویا ہوئی"کیا تم بول سکتے ہو؟

اگر تم بول سکتے ہو تو ہم سے بات کرو"....لیکن کوئی ی جواب نا ملا......

خاموشی,خاموشی,خاموشی....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فالیشہ ناامید سی ہوشما کی طرف بڑھی ""ہمیں لگتا ہے یہ پیڑ نہیں بول سکتا ورنہ ہم سے بات ضرور کرتا"...یوشما نے اس کی بات پر سر ہلایا...."ہمیں لگتا ہے ہمیں سر حد پار اسی طلسمی درخت کے پاس جانا چاہیے، آخر میں کیسے مدد کر سکتی ہوں اسکی؟؟..."

""نہیں فالیشہ بار بار چاند نگر کی سرحد پار کرنا ٹھیک نہیں ہوگا، اگر پری ماں یا راجہ شاٰن کو معلوم ہو گیا تو اس کی سزا بہت کڑی ہوگی، تمہیں چاند نگر کی حدود پار نہیں کرنی چاہیے بیشک اب تم اتنی طاقت رکھتی ہو کسی بھی طاقت کا سامنا کر سکو پر مت بھولو تمہارے کندھوں پر پورے پرستان کی ذمہ داری آنے والی ہے"...."تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر یہ میرا فرض ہے اگر میں ان کی مدد کر سکتی ہوں تو ضرور کروں"..."ٹھیک ہے لیکن آپ کو احتیاط برتنی ہوگی، میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی"....فالیشہ نے اسے ساتھ لے جانے کی حامی بھر لی تھی...

کھانے کے دوران فالیشہ المیر کو الجھی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور اسکی دیکھا دیکھی لقمے بنا کر کھانے لگی...

المیر اس کی تمام حرکتیں غور سے دیکھ رہا تھا لیکن وہ بولا کچھ نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی اپنی بے خودی کی وجہ سے شرمندہ تھا اور دوسرا وہ اسے سمجھنا اور جاننا چاہتا تھا اور اس کی ایک ایک حرکت بغور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا....

فالیشہ المیر کی ایک ایک حرکت کی نقل کر رہی ھی، المیر نے اس کی تمام حرکتوں کو نوٹ کرتے پیزا کے ٹکڑے کو اُٹھا کر اس پر کیچپ ڈالنے لگا... فالیشہ نے بھی ایک ٹکڑا اٹھا کر اس پر کیچپ ڈالنا شروع کر دیا.... المیر نے چھری اور کانٹے سے ایک ٹکڑا نکالا اور کھانے لگا فالیشہ نے بالکل اسی طرح بالکل ٹھیک نقل کر لیا تھا.... المیر نے دل ہی دل میں اس کی ذہانت کو سراہا، خواہ وہ انسان بن چکی تھی پر اس میں ساری خصوصیات پریوں والی ہی تھیں..... وہ ہر بات بہت جلدی سیکھ جاتی تھی.. پریاں بہت ذہین ہوتی ہیں ہاں لیکن معصومیت ذہانت کی آڑ میں آجاتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی سمجھتا ہی نہیں!.

اتنے مشکل تو نہیں ہیں ہم!.

المیر اسے پوری طرح سمجھ نہیں پا رہا تھا، کچھ بتا بھی تو نہیں رہی تھی وہ....... اسے وہ گھر تو لے آیا تھا لیکن پھر بھی اسے معلوم کرنا تھا اسکے پاس کچھ بھی نہیں تھا، جب وہ اسے ملی اور جو پیسے اس نے اسے دیے تھے وہ کم نہیں تھے، وہ کہاں گئے.....

کھانے کی میز پر بیٹھے المیر کے دماغ میں یہ سوال ٹھٹھکا...."فالیشہ؟"....... فالیشہ

نے اس کی طرف دیکھا پر بولی کچھ نہیں....."جو پیسے میں نے آپ کو دیے تھے وہ کہاں گ ئے؟"

"پیسے؟"........المیر نے اپنے پر س سے نکال کر کچھ نوٹ دکھائے"اس طرح کے کچھ نوٹ دیے تھے وہ کہاں ہیں؟"......"میں نے وہ پیسے ایک انسان کو دے دیے تھے،انھوں نے میری مدد کی تھی"......المیر چونکا،"کیسی مدد؟"....."مجھے بھوک لگی تھی انھوں نے مجھے بہت سارا کھانا کھلا یا اور میٹھا سا جام بھی دیا تھا"......المیر کو حیرانی ہوئی ی اسے کھانوں کا نام اور شربت نما ڈرنک کا بھی نہیں معلوم تھا،وہ مزید حیرتوں میں گھرتا جارہا تھا،اسکی سوچیں گہری ہوتی جارہی تھیں..وہ جوں جوں فالیشہ کو جانتا جارہا تھا حیرتوں کے پہاڑ اس پر ٹوٹ رہے تھے........ایسا بھی ہو سکتا ہے یہ لڑکی اپنی یادداشت کھو بیٹھی ہو؟؟،ہاں یہ ہو سکتا ہے وہ سوچتے ہوئے کھانے کے برتن سمیٹنے لگا اور کیچن کی طرف بڑھ گیا.......

فالیشہ نے دل میں سوچا،"او.....تو یہ ان کاغذ کے ٹکڑوں کو پیسے کہتے ہیں اور یہ پیسے سب کے پاس ہوں تب ہی چیزیں ملتی ہیں.....فالیشہ کو ایک اور بات سمجھ آئی ی تھی.. لیکن اس وقت کوئی ی اسے پریشانی کے عالم میں دیکھ رہا تھا....شاید کسی راز کے افشاں ہونے کی فکر لاحق ہو چکی تھی......فالیشہ کے پیچھے سے وہ ہیولہ لمحے کے ایک

سیکنڈ میں غائب ہو گیا تھا..........

****

المیر نے فالیشہ کو اپنے کمرے میں جا کر سونے کے لیے کہا اور خود بالکونی میں کھڑا سگریٹ سلگھائے آسمان کو دیکھ کر سوچ رہا تھا، کہ اس سے اتنا پیار کرنے والے اس کے ماں باپ کچھ عرصے میں اس سے کتنا دور ہو گئے تھے اور یہی دکھ اسے ہمیشہ اکیلا رہنے پر اکساتا تھا، جب سے اس کے ماں باپ نے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کیا اور الگ الگ اپنی زندگی بسالی المیر ان سے اور دور ہوتا چلا گیا، یہی وجہ تھی۔۔اس نے پندرہ سال کی عمر میں پہلی بار سگریٹ پی اور یہ سب وہ توجہ حاصل کرنے کے لیے کرتا تھا پر اس کی سوتیلی ماں نے المیر کو ہاسٹل بھجوا دیا تھا اور اب المیر اپنی مرضی سے اس فلیٹ میں اکیلا رہ رہا تھا.........المیر کے والد جازب رندھاوا شہر کے سب سے امیر بزنس مین تھے، انھیں کسی چیز کی کمی نا تھی مگر وہ پھر بھی اپنے آپ کو ہر وقت کام میں مصروف رکھتے تھے........المیر کی ماں ایک بہت معصوم عورت تھی چھ سال تک انھوں نے المیر کو بہت پیار دیا پر ایک عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے پر شوہر کی لاتعلقی

نہیں، جب دوریاں بڑھ جائیں تو نتیجہ مستقل جدائی ہی نکلتا ہے...

المیر اپنی ماں کو چھپ چھپ کر روتے دیکھتا۔۔۔

جس وجہ سے اسے اپنے باپ سے نفرت ہونے لگی تھی.....اور پھر وہ وقت بھی آگیا، جب شازیہ (المیر کی ماں) نے اپنے ماں باپ کے کہنے پر اپنے خالہ زاد حدیب لغاری سے شادی کے لیے مان گئی۔۔ جو ایک زمانے میں اسے بہت پسند کرتا تھا اور آج تک اس کی راہ تک رہا تھا......

شازیہ المیر کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی اور عدالت کا فیصلہ بھی انہی کے حق میں ہوتا اگر جازب رندھاوا عین وقت پر قرۃالعین سے نکاح کر کے اسے ایک بھرپور ماں کے روپ میں پیش نا کرتے، شازیہ اس فیصلے سے بہت دکھی تھی پر کرتی بھی تو کیا.....المیر کو اپنی ماں پر بھی غصہ تھا کہ انھوں نے اس کے لیے کچھ نہیں کیا اگر وہ المیر سے پیار کرتی تھیں اس کے لیے لڑنے کا حوصلہ بھی ہونا چاہیے تھا.......

قرۃالعین شروع شروع میں تو المیر سے بہت پیار جتاتی تھی اسے ہر طرح سے خوش کرنے کی کوشش کرتی تھی پر المیر اسکے کسی بھی پینترے میں نا پھنستا، کچھ ہی عرصے بعد قرۃالعین بھی امید سے ہو گئی، جو توجہ وہ المیر کو دیتی تھی وہ بھی آہستہ آہستہ کم کر دی تھی، یہ حالات جازب رندھاوا سے بھی چھپے ہوئے نہیں تھے...بہر حال اب

قرۃ العین بھی ان کی ذمہ داری تھی.......اور پھر جازب بھی ہر بار صرف المیر کی ہی غلطی مانتے اور سزا دیتے جس وجہ سے المیر کو اپنی سوتیلی ماں اور باپ سے نفرت ہونے لگی اور اس نے انھوں سے انتقام لینے کے لیے خود کو بری صحبت میں ڈال دیا تھا.....جازب رندھاوا چاہتے تھے ان کا بیٹا انجینئر بنے پر المیر نے انکی خواہش کے خلاف جا کر آئی۔ٹی میں داخلہ لیا.....اب وہ امتحان دے کر فارغ ہو چکا تھا.....اس کی سوتیلی بہن علوین اکثر اس سے ملنے آجایا کرتی تھی اور المیر نے کبھی اس کے ساتھ برا برتاؤ نہیں کیا......اب اسے مسلسل کالز موصول ہو رہی تھیں...جس میں گھر واپسی پر اصرار کیا جا رہا تھا.....لیکن المیر اپنے آپ کو اس گھٹن زدہ ماحول سے دور رکھنے کے لیے واپس جانے کا سوچ بھی نہیں پا رہا تھا،اور اب اسے فالیشہ کو اس کی متوقع جگہ ہر حال میں پہنچانا تھا....وہ ظاہری طور پر جتنا بھی برا صحیح لیکن نا جانے کیوں اسے ایسا لگتا تھا کہ وہی ہے صرف جو فالیشہ کی مدد کر سکتا ہے...اور اس کے خواب جو وہ اکثر دیکھا کرتا تھا..

جن کی کوئی حقیقت تھی بھی یا نہیں مگر فالیشہ ہو بہو اس کے خوابوں کی شہزادی جیسی تھی..کیا فالیشہ ہی اس کے خواب کی تعبیر ہے..مگر وہ جگہ جہاں وہ اس شہزادی کے ہمراہ خود کو دیکھا کرتا تھا۔۔وہ کوئی عام جگہ نہیں تھی...اور فالیشہ.....

المیر سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے...

فالیشہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی، کیا ہمیں المیر کو اپنی سچائی ی بتا دینی چاہیے؟ کیا وہ ہماری بات پر یقین کر لے گا؟، یا شاید نہیں وہ ہماری بات پر یقین نہیں کر پائے گا؟، وہ جتنا بھی اچھا ہو ہے تو وہ انسان ہی.... فالیشہ یہ سب سوچتے سوچتے نا جانے نیند کی وادی میں چلی گ ئی ی تھی۔۔۔۔

المیر نے فالیشہ کے کمرے میں جھانکا..اسے بیڈ پر سونے کی عادت تھی.اس نے آج تک کبھی کمپرومائز نہیں کیا تھا مگر اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیوں اتنی ہمدردی محسوس کرتا تھا، کیا فالیشہ ہی اس کی خوابوں کی شہزادی تھی؟..اس نے سوتی ہوئی فالیشہ کے گلابی سیب جیسے رخساروں کو چھو کر یقین دہانی کی..وہ واقعی کوئی پری جیسی تھی اس کے خوابوں کی شہزادی جیسی..المیر کا ہاتھ اب بیڈ کے کنارے پر ٹکا تھا ..وہ اسے اتنا قریب سے دیکھ رہا تھا ہر طرف خاموشی ہونے کی وجہ سے اسے اپنی دھڑکنوں کا شور صاف سنائی دے رہا تھا...

فالیشہ کے اچانک کروٹ لینے پر المیر کا ہاتھ اس کے سر کے نیچے آ گیا تھا جسے اس نے تکیہ سمجھ کر دبا لیا..المیر اس اچانک افتاد پر ہوش میں آیا.. کیا بے خودی تھی یہ؟ اس

نے ہولے سے اپنا ہاتھ اس کے سر کے نیچے سے نکالا اس کے سر کے نیچے سرہانہ رکھا..اور کمرے سے باہر نکل آیا..

.

''آج اس کا دوسرا دن بھی دنیا میں تمام ہوا نا جانے کس طرح وہ وہ یہاں گزارا کر پائے گی''۔۔۔۔کسی نے ہولی آواز میں آہ بھری اور پھر منظر سے یہ جا وہ جا...

المیر لاؤنج میں پڑے صوفے پر بے خبر سو رہا تھا،مالم جبہ کا سہانا دن پورے آب و تاب سے طلوع ہوا تھا..خوبصورت پرندوں کی آوازیں کہیں دور وادی میں گونج رہی تھیں..ہر چرند پرند ذکرالہی میں مشغول تھا۔۔۔۔

فالیشہ بیڈ کے بیچ و بیچ سو رہی تھی..ایک طرف آٹومیٹک بلائی نڈرز خود بخود ہٹ گئے تھے... صبح کی ٹھنڈی ہوا اور گیلی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو(رات کو یقیناً مینا برسی تھی لیکن سوئے ہوئے نفوسوں کو خبر تک نہ ہونے پائی تھی مالم جبہ کا موسم بہت بے اعتبار تھا)اور پرندوں کی خوبصورت آوازیں کھڑکی کے راستے فالیشہ کے حواسوں سے ٹکرا رہی تھیں....

فالیشہ آنکھیں مسلتی کسلمندی سے اٹھ بیٹھی اور وقت کا تعین کرنے کے لیے کھڑکی

کے پاس چلی آئی ی.

جس پل اس نے باہر جھانکا تو مبہوت رہ گ ئی ی۔۔۔۔

باہر کالے گھنگھور بادلوں سے ڈھکا آسمان اور نیچے سر سبز چمکیلی وادی کو دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار نکلا "سبحان اللہ"....یہ دنیا جتنا سوچا تھا اس سے بھی زیادہ حسین تخلیق خداوندی ہے.....

المیر بھی نا جانے کب جاگا تھا اور اس کے الفاظ سن چکا تھا.....

"کیا دیکھ رہی ہو؟...."

فالیشہ نے کھڑکی سے ہٹ کر اسے دیکھ کر جواب دیا.....

ہم اس جگہ پہلی دفعہ آئی ے ہیں، یہ سب اتنا خوبصورت ہوگا سوچا نہیں تھا...."

"اچھا میں بھی تو دیکھوں کیا دیکھ رہی ہو....."

المیر نے کھڑکی سے باہر جھانکا بلاشبہ یہ ایک حسین اور دلکش منظر تھا.....وہ یہ سب پہلے بھی دیکھ چکا تھا پر نا جانے کیوں آج یہ منظر اسے اتنا حسین کیوں لگ رہا تھا، اس نے ایک جھلک فالیشہ کے گلابی چہرے پر ڈالی جہاں خوشی کی جھلک واضح تھی۔۔۔۔

"تم یہاں جانا چاہتی ہو؟...."

فالیشہ نے اپنے سر کو اثبات میں جنبش دی....

”ٹھیک ہے فریش ہو جاؤ تم پھر میں تمہیں لے چلتا ہوں“۔۔اور اس پر ایک نظر ڈالتا ہوا باہر نکل گیا.....

کچھ دیر بعد وہ لوٹا تو فالیشہ زمین پر ایک طرف بیٹھی عبادت الہی میں مصروف تھی، سیاہ رنگ کے دوپٹے کو اس نے اپنے گلابی چہرے کے گرد بہت خوبصورتی سے لپیٹا تھا.....

کتنی پاکیزگی اور نور جھلک رہا تھا اسکے چہرے پر ایک پل کو المیر محو سا ہو گیا.....

فالیشہ نے سلام پھیر کر ایک نظر اس پر ڈالی.....

”کیا۔آپ عبادت کر چکے ہیں؟....“

عبادت؟، المیر سمجھ گیا کہ وہ نماز کا پوچھ رہی ہے......

”نہیں میں نماز نہیں پڑھتا....“

”لیکن کیوں ہر جاندار جن و بشر پر عبادت فرض ہے پھر آپ کیوں نہیں کرتے عبادت؟.....“

”بس ایسے ہی“.....المیر نے دوٹوک جواب دیا...

"کیا آپ کا دل نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو اور وہ آپ کو اس دنیا اور آخرت میں اچھا انعام دے، آپ کو معلوم ہے؟ اگر اللہ کسی سے ناراض ہو تو اس سے رزق نہیں چھینتا، بلکہ سجدہ کرنے کی توفیق چھین لیتا ہے، آپ اللہ عزوجل سے معافی مانگیں اور ھدایت مانگیں تاکہ آپ بھی اس کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہو جائیں...."

فالیشہ کی باتیں سید ھاالمیر کے دل پر وار کر رہی تھیں وہ بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی، اس وقت وہ معصوم سی فالیشہ نہیں بلکہ بہت سلجھی ہوئی لڑکی لگ رہی تھی..المیر اس کے منہ سے یہ سب سن کر دنگ ہی تو رہ گیا تھا.... مگر ساتھ ساتھ اسے بہت دکھ ہو رہا تھا لیکن وہ کرتا بھی کیا اس کے ساتھ آج تک جو بھی ہوتا آیا تھا اس کو مشیت ایزدی سمجھ کے سر جھکا دیا تھا......

دل پر پتھر رکھ کو وہ صرف اتنا ہی کہنے کی ہمت کر سکا....."فالیشہ ہم اس موضوع پر بات نہیں کرتے... میرے خیال سے جب تک انسان کا دل نہ کرے وہ نماز نہیں پڑھ سکتا چاہے کوئی کتنا بھی سمجھا لے...."

فالیشہ نے تاسف سے سر ہلایا.....

”ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ، ہم اللہ سے آپ کو ہدایت ملنے اور تمام عبادات کرنے کی توفیق عطا کرنے کی دعا کریں گے اور ہمیں یقین ہے ہماری دعا جلد قبول ہو گی......“

المیر نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی اور اس کے دعا پر یقین کو دیکھ کر دل ہی دل میں داد دیتا باہر نکل گیا فالیشہ بھی اسکے قدموں کی پیروی کرتے اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئی.....

جنگلی پھولوں کی تیز مہک ہوا کو معطر کیے ہوئے تھی.. ٹھنڈی ٹھنڈی کھنک ہوا سے وادی میں لگے سرسبز و شاداب پودے لہلہا رہے تھے....

وادی کی طرف بڑھتے ہوئے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے فالیشہ کے چہرے کا طواف کر رہے تھے اور وادی کی خوبصورتی فالیشہ کو سرتاپیر سرشار کر رہی تھی......اسے ٹوٹ کر چاند نگر یاد آیا....وہ جب بھی دنیا کی خوبصورتی میں کھونے والی ہوتی تھی اسے چاند نگر یاد آ جاتا تھا....

پھر سر جھٹک کر المیر کے پاس آ گئی جو کہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے ایک طرف بینچ پر بیٹھ چکا تھا...اس کی نظریں مسلسل فالیشہ کے گرد گھری ہوئی تھیں......

”جہاں سے تم آئی ہو کیا وہاں کی کسی خوبصورت جگہ کا نام تم جانتی ہو؟.....“

فالیشہ نے ایک نظر اسکی ذہانت سے بھری چمکیلی بھوری آنکھوں میں دیکھا، کیا وہ واقعی فالیشہ کی مدد کرنا چاہ رہا تھا؟ لیکن کیا بتاؤں؟ فالیشہ نے سوچا، کیا اسے ساری حقیقت بیان کر دینی چاہیے؟.....

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

المیر نے اسے سوچوں میں گھری دیکھا تو اسکے پاس چلا آیا۔۔۔۔ ”فالیشہ جب تمہیں تمہارا نام یاد ہے، پمرا یاد ہے، تو کیسے ممکن ہے کہ تمہیں گھر اور شہر نہیں یاد؟ اگر تم مجھے بتاؤ گی تو میں تمہیں تمہاری منزل تک پہنچاؤں گا اور یہ میرا تم سے وعدہ ہے، چاہے مجھے کتنی بھی مشکلوں کا سامنا کیوں نا کرنا پڑے.....بتاؤ کیا تمہیں یاد نہیں تم کہاں رہتی ہو؟ اور اس جنگل میں کیسے پہنچی؟.....“

فالیشہ جو نا جانے کن سوچوں میں گھری ہوئی تھی پھٹ پڑی۔۔۔ ”کوئی نہیں ہے ہمارا نہ اس دنیا میں نہ کہیں.. کوئی اپنا.. "کوئی ساتھی" نہیں

ہے"۔۔۔آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹ کر فالیشہ کے گلابی چہرے پر بہنے لگیں،المیر سے اس کا روتا ہوا،درد اور قرب سے بھرا چہرہ دیکھا نا گیا اور اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار باندھ لیا۔۔فالیشہ کو جیسے سہارے ہی کی ضرورت تھی،المیر کے چوڑے مضبوط سینے میں منہ چھپائے،وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی....آج وہ اپناد کھ جو اتنے وقت سے سمیٹے ہوئے تھی۔۔آنسوؤں کے ساتھ بہنے دینا چاہتی تھی....

فالیشہ کے رونے سے کہیں اور بھی ہلچل مچی ہوئی تھی۔۔یہ بات پرستان چاند نگر پہنچنے میں دیر نہ لگی تھی...

فالیشہ کے رونے کی شدت کی وجہ سے پری ماں کا دل بھی ہولا اٹھا تھا.....

"پمرا ہمیں لگتا ہے آپ ٹھیک کہہ رہی تھیں فالیشہ کبھی بھی ایک دھوکے باز اور مطلبی پری نہیں ہو سکتی۔اس کے رونے کی شدت اس کے بے گناہ ہونے کا ثبوت ہے ہم سے بہت بڑی بھول ہو گئی ہے۔۔وہ ہر گز دھوکے باز نہیں ہو سکتی۔۔۔ہمیں اسے ایک موقع دینا ہی ہو گا اور کم از کم ساری حقیقت جاننی ہو گی....."

پمرا دکھ بھری آہ بھرتی پری ماں کے شانہ بشانہ چلتی گئی....

"میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا فالیشہ ایک معصوم اور رحمدل پری ہیں وہ کبھی کسی کا برا نہیں چاہ سکتی اور وہ کیوں چاہیں گی جبکہ وہ اس لفظ سے بھی انجان ہیں میں نے اس پر

پل پل نظر رکھی ہے۔۔۔ مگر کوئی اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔جب بھی اسے مدد کی ضرورت پڑی ایک انسان نے اس کا ساتھ دیا اور اس کا ساتھ ہی فی الحال فالیشہ کا سہارا ہے مگر اس نے بھی اسے تنہا کر دیا تو؟....“

”ہم مجبور تھے پمرا راجہ شان کے فیصلے کے آگے اور اس نے چاند نگر کے اصول توڑے ہیں..اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا...

ہم چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکے لیکن اب ہم اس بار بات ضرور کریں گے آج ہی محل میں تمام بڑھے ارکان مشاورت

کو بلاؤ۔اصول قانون کے پیرا ہن جن افراج الوہن کو بھی خاص دعوت دی جائے۔امید ہے وہ کوئی بہتر حل نکالنے میں کامیاب ہونگے اپنی مصروفیت کے باعث شاید وہ آنے سے منع کر دیں اس لئے انھیں فالیشہ کے خاص خدمت گزار بیکٹو کو بھیج کر بلاؤ..اس کا دعوت نامہ وہ کبھی رد نہیں کریں گے ...

،ہم راجہ شان سے بات کرتے ہیں.....“

پمرا اٹھ کھڑی ہوئی اور پری ماں راجہ شان کی

آرام گاہ کی طرف بڑھ گئیں... لیکن راجہ شان کو عجلت میں اپنے سفر پر روانہ ہونا پڑا۔اور پری ماں انھیں اس بارے مطلع نہ کر پائیں..

فالشہ رورو کراب اس طرح

خاموش تھی... جس طرح کسی شدید طوفان کے بعد بارش آنے کے سبب سب کچھ

دھل کر صاف ستھرا اور تروتازہ ہو جاتا ہے.

المیر اس کے چہرے کے بکھرے رنگوں میں محو

تھا...

ساتھ ہی ساتھ وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچا تھا کہ وہ شاید کسی شدید ڈپریشن کا شکار ہے

اس کے ساتھ کچھ برا ہوا ہے ہو سکتا ہے، میری طرح اپنوں کی ٹھوکر کھائی ہو اس

نے... مجھے فالیشہ کی مدد کرنا ہی ہو گی۔۔۔

فالیشہ کو ساتھ لئے یہ سب سوچتا واپس فلیٹ میں آ گیا۔۔۔۔

آتے ہی المیر نے ناشتہ میز پہ لگایا فالیشہ نے خاموشی سے المیر کی نقل کرتے ہوئے

سب کچھ کھایا...

وہ کافی کچھ سیکھ گئی تھی. ...

المیر نے ٹی۔وی ریموٹ سے ٹی وی آن کیا تو اس کی آواز سے اور سکرین پر

چلنے والے کارٹون دیکھ کر فالیشہ ایک دم المیر کے پیچھے جا چھپی..

"کیاہوافالیشہ ؟۔۔،"وو۔وہ وہاں"۔اس نے ایک نظراس کے پیچھے سے ہی ٹی۔وی پرڈال کراشارہ کیا۔۔

"ارے یہ تو میں نے آن کیاہے۔۔یہ دیکھو۔اس نے ہاتھ میں پکڑا ریموٹ ہوامیں لہرایااور پھر ٹی۔وی آن آف کر کے دکھایا۔۔

کیاتم نے یہ کبھی نہیں دیکھا؟،اسے فوراًیاد آیاچاند نگرمیں بھی ایسے ہی پردے کے پیچھے سب دکھایاجاتاتھاہاں لیکن ٹی۔وی توبہت اچھی چیز تھا۔۔اسے ایک سیکنڈلگا تھاسب سمجھنے میں۔اب وہ مزے سے صوفہ پر بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

"۔۔ تم یہاں بیٹھ کرانتظار کرومیں کچھ دیرمیں واپس آتاہوں اور کوئی بھی آئے تو دروازہ مت کھولنا"۔۔۔

المیر اسے ٹی وی میں مصروف دیکھ کر گویاہوا۔

فالیشہ نے اثبات میں سر ہلایااور ٹی وی دیکھنے لگی۔۔

مگر کچھ دیربعد ہی اسے چاند نگریاد آنے لگا تھا،پمرا،پری ماں،سب۔۔ٹی وی بند کرکے وہ کھلی کھڑکی سے اک بار پھرمالم جبہ کی حسین وادی کا نظارہ کرنے لگ گئی۔۔۔وہ

بھول چکی تھی اپنی سب سے بڑی خواہش... وہ ہمیشہ ہیکٹو سے کہا کرتی تھی کہ اسے چاند کو زمین سے دیکھنا ہے.. اور یہی اس کی سب سے بڑی خوشی ہو گی.. اسے دیکھنا تھا کہ کیا چاند دور سے بھی اتنا ہی حسین لگتا ہے یا نہیں مگر یہ کیا چاند شاید اس کی نظر سے دور ہی رہنا چاہتا تھا.. کیا وہ بھی مجھ سے روٹھا ہوا ہے، باقی سب کی طرح ...اس نے خود سے سوال کیا....مالم جبہ میں ہر وقت آسمان پر بادل چھائے رہنے کی وجہ سے چاند کم و بیش تر ہی جلوہ افروز ہوتا تھا...

اچانک دروازہ بجنے پہ وہ چونک سی گئی۔۔۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔ اس نے المیر کا سوچ کر بلا جھجک دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

مگر سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھ کر ٹھٹک گئی۔۔۔ یہ احد تھا المیر کا سب سے اچھا دوست۔۔۔۔اور المیر کے بگڑنے میں احد کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔۔۔۔۔

ہر غلط لت اسے احد سے ہی لگی تھی۔۔۔۔

دونوں ہر بات ہر چیز شیئر کرتے تھے۔۔۔ لیکن المیر نے اسے ابھی تک فالیشہ کے بارے میں نہیں بتایا تھا بلکہ کل سے مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔

اچھا تو یہ وجہ تھی، اس کی لاتعلقی کی۔۔۔۔ احد نے فالیشہ کے گرد چکر کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔ فالیشہ نے وہاں سے جانا چاہا۔۔۔ احد نے ہاتھ بڑھا کر اسے روکنا چاہا۔۔ مگر فالیشہ کے ہاتھ کی جگہ اس کے ڈوپٹے کا کنارہ اس کی گھڑی میں اٹک گیا۔۔۔۔ فالیشہ جو عجلت میں تھی۔۔۔ اس کا دوپٹہ گلے سے اتر کر احد کے ہاتھ میں آ چکا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فالیشہ کو یاد آیا المیر نے اسے دروازہ کھولنے سے منع کیا تھا....
ایک انجانے سے احساس نے اسے آن گھیرا تھا۔۔۔ مجبوری میں اس کی پلکیں آنسوؤں سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔ اب وہ کیا کرتی۔۔۔

احد لبوں پر شیطانی مسکراہٹ سجائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا... فالیشہ وہاں ڈری سہمی کھڑی منظر کو سمجھنے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔۔..

فالیشہ کے لئے خریداری کرتے ہوئے المیر کے دل میں عجیب وسوسے آرہے تھے..

اس نے جلد از جلد کچھ چیزیں خریدیں اور واپس آگیا..

دروازہ کھلا دیکھ کر تیزی سے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

اس کی آنکھوں نے جو دیکھا تھا...وہ سب سے ناقابل برداشت منظر تھا۔۔۔فالیشہ پر تو اس نے کبھی بری نظر نہیں ڈالی تھی تو پھر احد کی اتنی ہمت کیسے ہو گئی...اس کا سوچ کر ہی خون کھول اٹھا.

اس وقت غصے سے اس کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔۔بھوری آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احد کی اس کی طرف پشت تھی۔۔۔۔وہ نہ دیکھ سکا کہ المیر پیچھے کھڑا یہ سب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

اس نے فالیشہ کے قریب جا کر اسکی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ۔۔۔

المیر نے تیزی سے اسکے کالر پر گرفت مضبوط کر کے پیچھے کی اور دھکا دیا۔۔۔۔اور

ایک مکا پورے زور سے اس کے منہ پر رسید کیا.

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری ایسی حرکت کرنے کی؟اسے چھونے کی کوشش بھی کیسے کی۔۔۔؟ تمہیں میں دوبارہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا..

دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔

آئندہ یہاں نظر بھی آئے تو تمہارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔۔"

احد اپنی صفائی میں کچھ بولتا اس سے پہلے المیر نے اس کے ہاتھ سے دوپٹہ کھینچ کر اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے دروازے سے باہر دھکا دے کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔

المیر فالیشہ کے قریب آیا جو آنکھوں میں آنسو اور حیرانی لیے سب کچھ دیکھ اور سمجھنے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔۔

المیر نے دوپٹہ اس کے شانوں پہ پھیلا دیا اور اسے سہارا دیے صوفہ پر بٹھا دیا۔۔۔

"Calm down , everything will be AlRight...."

۔

(پر سکون ہو جاؤ۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا"۔)

۔

المیر نے پانی کا گلاس فالیشہ کو تھمایا ۔۔۔

دروازے کے پاس پڑے وہ بیگز اٹھائے جن میں فالیشہ کے لیے کپڑے اور باقی ضرورت کی اشیاء تھیں۔۔۔

وہ بیگز اس نے فالیشہ کو دے دیے۔۔۔

"

فالیشہ نے نا سمجھی کی حالت میں اسکی طرف دیکھا...

یہ کیا ہے...اس میں آپ کی ضرورت کی کچھ اشیا اور کپڑے موجود ہیں..جو آپ کے کام آئیں گے....یہ کہ المیرا اٹھ کر باہر چلا گیا.

فالیشہ اب نارمل محسوس کر رہی تھی... بیگز اٹھا کر وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد فالیشہ گرین اور پنک کلر کی فراک پہنے لمبے آبشار کے جیسے بالوں کی پونی بنائے باہر آگئی۔۔۔۔

المیرا اس کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

میک اپ سے بے نیاز چہرہ بھی کتنا خوبصورت اور روشن لگ رہا تھا۔۔۔۔

فالیشہ اس کے پاس چلی آئی۔۔۔

المیر کار کی چابی اٹھاتا باہر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

"کیا آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔؟

جی ہم دونوں جا رہے ہیں۔۔۔"اب ہم یہاں نہیں رہ سکتے...المیر ضروری سامان پیک کرنے لگا...فالیشہ نے بھی اس کی مدد کی..اپنی پوشاک اور جوتے بھی رکھ لیے تھے..کیوں کہ یہ اس کے پاس چاند نگر کی آخری نشانی تھی..اس کے ساتھ ہی اسے اپنے باقی شاہی لباس بھی یاد آ گئے تھے... چلیں!!!.المیر نے فالیشہ کے قریب آ کر پوچھا..وہ یہ پیکٹ دیکھ چکا تھا... جب اس نے پہلی بار دیکھا تھا تو یہی لباس پہنا ہوا تھا اس کا لباس بہت الگ تھا جیسے کسی ریاست کی شہزادی کا ہو..اس نے کیوں غور نہ کیا .. کچھ تو عجیب ہے... المیر نے سوچا اور باہر کی طرف بڑھ گیا..

فالیشہ نے اس کی پیروی کی۔۔۔ اور کار میں آ بیٹھی..

کار کا فرنٹ ڈور المیر نے اسکے لیے کھول رکھا تھا۔۔

"ہم کہاں جارہے ہیں؟"

فالیشہ نے استفسار کیا۔۔ میرے دوسرے گھر...اور اس سے پہلے..."ہاسپٹل"

"ہاسپٹل؟؟؟اس نے نہ سمجھی سے پوچھا...
"جی"
وہاں جا کر پتا چل جائے گا۔۔۔"

فالیشہ کو یہ سب سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

اس لیے خاموشی سے باہر بھاگتے منظر دیکھنے میں محو ہوگئی۔۔۔

اس کے لیے ہر شے نئ تھی...

دنیا گھومنے کی جو خواہش تھی وہ ان حالات میں تکمیل کو پہنچی تھی کہ وہ صحیح سے خوش بھی نہیں ہو پا رہی تھی اپنوں سے دور بالکل اکیلی۔۔۔۔

ایک ہمدرد انسان کے بھروسے ہی شاید وہ اس دنیا میں ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن وہ اس کی مدد کیوں کر رہا تھا۔۔۔۔

فالیشہ کے ذہن میں یہ سوال کوندا۔۔۔۔ ساتھ ہی اس نے رخ موڑ کر المیر کا جائزہ لیا۔۔۔۔

وہ ایک اچھا انسان تھا، اسی لیئے وہ اسے پناہ دیے ہوا تھا۔۔۔

ہر مشکل سے بچائے ہوئے تھا۔۔۔

لیکن اب۔۔۔آگے۔۔۔

آگے کیا ہونے والا تھا فالیشہ اس بات سے انجان تھی۔۔۔

اس کا دھیان ماضی کے سنہرے دنوں کی جانب لوٹ گیا تھا۔۔۔

فالیشہ سب سے نظر بچاتی اپنی پوشاک سنبھالے محل سے نکل چکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یشمہ قریب ہی اک پیڑ کے پاس کھڑی کافی دیر سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"کہاں تھی کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔"

فالیشہ نے پھرتی سے آگے بڑھ کے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔۔شاعرہ قریب سے ہی ہوا کی لہروں پر اڑتی محل کی طرف جا رہی تھیں۔۔۔

یشمہ نے شاعرہ کی طرف دیکھتے ہوئے پلکیں جھپکائیں۔۔۔

فالیشہ نے ہاتھ ہٹا لیا۔۔۔

"یہ تمہاری پری ماں کی سہیلی دو منٹ نہیں رہ سکتی پری ماں سے ملے بغیر۔۔۔۔ ہے نا؟؟؟؟"

فالیشہ بھی زیر لب مسکرا دی۔۔۔

آخر کو شاعرہ اور ساحرہ کی دوستی کا پورے پرستان کو علم تھا۔۔۔

"چلو اب دیر نہیں کرتے۔۔۔

سیاہی چھٹنے سے پہلے ہمیں واپس بھی آنا ہو گا۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں تیزی سے وہاں سے نکل گئیں۔۔۔۔

بڑے ایوان کے پاس پہنچ کر دونوں ٹھہر گئیں۔۔

دربانوں نے فالیشہ کو سلام پیش کیا۔۔۔

دونوں فیصلہ کرچکی تھیں کہ پہلے یشمہ ایوان پار کرے گی۔۔۔اسکے بعد فالیشہ بھی اسکے پیچھے آجائے گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دربانوں کو فالیشہ نے سوال وجواب میں مصروف کرر کھا تھا..

یشمہ موقع ملتے ہی ایوان پار کر گئی اور سرحد سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

"ہم ذرا سرحد کی جانچ کرلیں۔۔۔"

دربان کے مصروف ہوتے ہی فالیشہ سرحد کے پار غائب ہو گئی۔۔۔جہاں یشمہ پہلے سے ہی اسکی راہ تک رہی تھی۔۔۔

چلیئے۔۔

یشمہ فالیشہ کے ساتھ اڑتی اس طلسمی پیڑ کے پاس آن پہنچی تھی۔۔۔

اداس کھڑا یہ پیڑ منٹوں میں ہشاش بشاش دکھنے لگا تھا۔۔ جیسے نئ زندگی کی لہر دور گئی ہو..

"خوش آمدید شہزادی۔۔

بہت دیر کی فیصلہ کرنے میں۔۔۔؟

اب کیا سوچا ہے آپ نے۔۔۔؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یشمہ حیران کھڑی اس بولتے پیڑ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ (کیوں کہ ایک عرصہ سے راجہ شآن نے پیڑوں کو خاموشی کی سزا سنائی تھی جسے ختم ہونے میں ابھی وقت تھا تو پھر یہ پیڑ کیسے شاید یہ چاند نگر سے باہر تھا اس لئے.....)

"اب بتاؤ۔۔

تم یہاں اس حال میں کیسے آئے؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فالیشہ طلسمی پیڑ سے گویا ہوئی۔۔۔۔

"میرا نام باصل ہے۔۔۔

ہم سالوں پہلے چاند نگر کی سرحد کے پاس سے گزر رہے تھے۔۔۔

ایک خوبصورت چھوٹی پری کی پیروی میں جو دور سے یلمانی پری لگ رہی تھی،، ہم نجانے کب اس پرستان کی حدود میں داخل ہو گئے۔۔۔

اور بھٹکتے ہوئے اک جادوئی غفا میں پہنچے جس کے آگے ایک کالی وادی تھی۔۔۔

وہ تتلی جیسی چھوٹی پری،
ہمیں اس غفاہ کی طرف کھینچ لائی تھی۔۔۔ غفآ کے اندر ایک طرف لاتعداد انسانی کھوپڑیون اور ہڈیوں کا انبار لگا ہوا تھا..چند لمحوں میں وہاں ملگجی سی روشنی پھیل گئی..
اور ایک کھوپڑی میرے ساتھی کے گرد ہوا میں تیرنے لگی...

ہمیں محسوس ہوا کہ غفاہ کا منہ بند ہونے والا ہے ہم برق رفتاری سے فوراً وہاں سے نکل آئے۔۔

نجانے کیسے راجہ ارشان اور ہم وہاں سے نکلتے ہوئے الگ ہو گئے اور میں کسی طرح سرحد کو پار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔

کچھ ہی پلوں میں ہماری تمام تر طاقتیں ہمارے گرد جمع ہونے لگیں۔۔۔

ایسے کیسے ہوا اور کیوں؟"

فالیشہ گویا ہوئی۔۔۔۔

"ہم نہیں جانتے کیسے۔۔

لیکن کلپی میرا ساتھی جو ہمارے بعد یہاں آیا تھا۔۔

اس نے مجھے بتایا کہ میری طرح شہزادہ ارشان بھی پیڑ میں بدل چکے ہیں۔۔۔

اور ہماری مدد اس پرستان کی سب سے طاقتور شہزادی ہی کر سکتی ہے۔۔۔

"ہماری مدد کریئے شہزادی... "

ہمارے صبر کی طاقت دن بدن ماند پڑتی جا رہی ہے۔۔۔"ہم واپس لوٹنا چاھتے ہیں...

فالیشہ ان باتوں سے حیران ہوئی تھی۔۔۔

لیکن اسے ڈر بھی تھا کہ اگر یہ سب جھوٹ ہوا تو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وہ جاننا بھی چاہتی تھی۔۔۔

کہ آخر یہ راز کیا ہے۔۔۔

"پہلی بات تو یہ ہے تم لوگوں نے چاند نگر میں بلااجازت آنے کی حماقت کی ہے اس کی سزا شاید تم لوگوں کو مل گئی ہو گی.

اور دوسری بات یہ کہ میں تمہاری مدد کیسے کروں اور کیوں۔؟

فالیشہ کے پوچھنے پر باصل نے اسے بتایا کہ۔۔۔

"ہاں ہم سے بھول ہو گئی ہمیں نہیں آنا چاہیے تھا مگر ہمیں شاید پھنسایا گیا ہے....
اور مدد صرف آپ ہی کر سکتی ہیں خود راجہ شمان ہماری مدد نہیں کریں گے... آپ کو
اس کالی وادی میں جانا ہو گا. جس کے بیچ و بیچ بہتے جھرنے کے قریب کنول کا
جادوئی پھول ہے جو ہر پل رنگ بدلتا ہے..اسے ست رنگی جھیل کے پانی میں بگھو کر
ہماری چھال پہ چھینٹے مارنے سے ہی ہم آزاد ہو پائیں گے۔۔

یہ سب تمھیں کیسے پتا؟"

یشمہ نے استفسار کیا۔۔۔

"یہ سب ہمیں ہمارے پرستان کے دانشور جن افغان کے بتانے پہ معلوم ہوا ہے۔۔۔
اور انہوں نے ہی آپ کے متعلق پیشن گوئی کی تھی کہ عنقریب آپ ہماری مدد کو

پہنچ جائیں گی۔۔۔

اور قدرت نے آپ کو ہماری مدد کے لیئے ہی بھیجا ہے“۔۔۔

”لیکن یہ غفاہ کہاں ہے۔۔؟....“

ہمیں آج تک اس بارے میں کچھ خبر کیوں نا ہو پائی؟....“

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یشمہ نے دھیرے سے فالیشہ کو اپنے قریب کھینچا۔۔۔

”مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اس جھنجھٹ سے دور رہنا چاہیے۔۔۔مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہا“۔۔۔

” نہیں یشمہ اگر ہم ہی ایک اکلوتا ذریعہ ہیں..جو ان کی مدد کر سکے تو ہمارے خیال سے پیچھے ہٹنا غلط ہو گا۔۔جبکہ ہم اتنی طاقت رکھتے ہیں کہ ان کی مدد کر سکیں“۔۔۔اور

انہیں آزادی دلوا سکیں....

اگر تم ان کی مدد کرنا چاہتی ہو تو ایک بار پری ماں اور راجہ شمان سے اجازت ضرور طلب کر لینی چاہیے"۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن ہمارے اندازے کے مطابق وہ یقیناً منع کر دیں گے۔۔

ایسے میں ہمیں سب سے چھپ کر ان کی مدد کرنا ہو گی"۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ غفاہ نہیں آؤں گی البتہ تمہیں غفاہ تک چھوڑنے ضرور چلی آؤں گی۔۔۔"

یشمہ نے گھبرا کر اپنا مشورہ دیا۔۔۔

فالیشہ نے مسکرا کر اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں مقید کرتے ہوئے اسے تسلی دی وہ جانتی تھی کہ یشمہ سہمی ہوئی ہے۔۔۔

اور باصل نے فالیشہ کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ یہ کسی عام پری کے بس کی بات نہیں۔۔۔اور اس سفر پہ اسے اکیلے ہی آگے بڑھنا تھا۔۔۔

اچانک کار رکی۔۔۔

فالیشہ اپنی تمام تر سوچوں سے نکل کر ہوش کی دنیا میں لوٹ چکی تھی۔۔۔۔

"باہر آجاو فالیشہ"

المیر نے کار کا دروازہ کھول کے کہا۔۔۔

فالیشہ احتیاط سے کار سے نکل کر المیر کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے کھڑی تھی، جہاں کافی انسان تھے۔۔چند سیکنڈ لگے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے، فالیشہ کو ان انجان لوگوں کو سمجھنے میں۔۔

کچھ پریشان سے تھے، کچھ خوش تھے،

کچھ ڈپریشن کا شکار تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب تو وہ پہلے پڑھ پاتی تھی۔۔۔ چند دن سے اسکے احساسات خالی تھے۔۔۔

اس کے ذہن میں پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت نہ رہی تھی۔۔۔

یہ کیسے ہوا۔؟؟"

فالیشہ جیسے جیسے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی ہر طرف انسان کے تاثرات اور دماغ پڑھ

پارہی تھی۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے؟۔۔۔

وہ اک معمولی انسان بننے کے بعد کیسے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

یہ تو صرف اک پری ہی کر سکتی تھی لیکن وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا چکا تھا اور المیر کے پیچھے چلتے قدم وہیں رک گئے۔۔۔۔

المیر نے پیچھے مڑ کر فالیشہ کو دیکھا جواب گرنے ہی والی تھی کہ اس نے آگے بڑھ کر فالیشہ کے گرد حصار باندھ کر اسے گرنے سے بچایا۔۔۔

وہ اب حیران تھا کہ آتے ہوئے تو بالکل ٹھیک تھی اب اچانک سے کیا

ہو گیا۔۔۔؟....“

وہ فالیشہ کو اپنی باہوں میں اٹھائے ڈاکٹر عنادل کے روم میں تھا۔۔

جو کہ اس کی اچھی دوست بھی تھی۔۔۔

"کیا ہوا المیر؟“

”عنا۔۔بس کیا بتاؤں۔۔

تمہارے ہاسپٹل آتے ہوئے ہی کچھ ہوا ہے“۔۔۔

”اچھا تم بیٹھو۔۔میں چیک کرتی ہوں۔۔۔"

عنا نے فالیشہ کا ہاتھ تھام کر اسکی نبض چیک کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں سے کوئی آواز ناسنائی دی۔۔۔

عنا نے حیرانی سے المیر کو دیکھا۔۔۔

فوراً ہارٹ بیٹ چیک کرنے لگی۔۔۔

ساتھ ہی فالیشہ کی باڈی میں حرکت ہوئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنا نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

ورنہ اس کی نبض کو محسوس کرتے ہوئے اسے مردہ سمجھ لیتی۔۔۔

"المیر اس نے کچھ کھایا ہے صبح سے؟"

المیر کو اچانک یاد آیا کہ فالیشہ نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

فوراً نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"اوہ اسی لیے بے ہوش ہو گئی ہے۔۔

ویسے ہے کون یہ۔؟؟

کچھ بتاؤ گے بھی؟؟"

عنا نے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"ہاں یہ میری کزن ہے کچھ دن پہلے ہی آئی ہے۔۔۔

"آہاں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج سے پہلے تو کبھی سنا نہیں کزن کا۔۔۔اور اچانک اب کہاں سے حاضر ہو گئیں؟؟؟"

"وہ سب چھوڑو"

مجھے اس کے مکمل ٹیسٹ کروانے ہیں۔۔۔۔

کیا تم مدد کرو گی؟؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں۔۔۔

وائے ناٹ۔۔۔

میں بلڈ لے لیتی ہوں ان کا۔۔۔رپورٹس آنے میں ٹائم لگے گا۔۔۔۔

کوئی آؤٹنگ وغیرہ کرواؤ اور مائنڈ فریش کرنے کی کوشش کرواسکا۔۔۔ڈپریشن میں

بھی ایسا ہو جاتا ہے...

اور دوسری وجہ بھوک بھی ہو سکتی ہے تو کھلاؤ پلاؤ۔۔۔دھیان رکھو ڈائٹ کا۔۔۔۔

باقی رپورٹس آنے پہ بتاؤں گی"۔۔۔۔

"کہاں کرواؤں آؤٹنگ؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ہی بتادو کچھ"۔۔۔

"ویسے تو مالم۔جبہ بھی بہت خوبصورت شہر ہے۔۔۔"

فالیشہ کو ہوش آچکا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

ایک نرس اسکے پاس آئی اور اسکے نرم گداز بازو سے بلڈ نکالنے لگی۔۔۔۔

فالیشہ نے فوراً ہاتھ چھڑانا چاہا..

اسے کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

فوراً سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا بغیر پرواہ کیئے۔۔۔۔

عنادل فوراً اٹھ کر آئی۔۔۔

"اوہ پلیز کام ڈاؤن

(پر۔سکون ہو جاؤ)۔۔۔"

سرنج میں بلڈ اکٹھا ہو چکا تھا۔۔۔

جسے نرس چٹ لگا کر وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

عنا ٹیبل پہ پڑا جوس کا گلاس اٹھا کر فالیشہ کی طرف بڑھایا۔۔۔

جسے بلا جھجک فالیشہ نے تھام کر پینا شروع کر دیا۔۔۔

عنا اس کی خوبصورت آنکھوں اور ایک ایک نقش کو دیکھ کر دل ہی دل میں سراہ رہی تھی۔۔۔

فالیشہ چند لمحے پہلے سب جان اور سمجھ رہی تھی اب ایسا کچھ بھی نہ تھا۔۔۔۔۔ فطری طور پر تو وہ ایک پری ہی تھی۔۔ لیکن ایک کمزور انسانی جسم ان طاقتوں کو استعمال کرنے کی اسطآعت نہیں رکھتا تھا۔۔

المیر سمجھ گیا کہ فالیشہ کو بھوک لگی ہی اسی لئے کچھ دیر تک آنے کا کہہ کر کینٹین کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اس نے خود بھی تو صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔اچانک اسے احد کا رویہ یاد آیا۔اشعال

سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں..ایک زوردار مکا اس نے سامنے پڑے میز پر دے مارا..ارد گرد موجود لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے..المیر اٹھ کر کنٹین سے باہر نکل گیا.. پیچھے کینٹین بوائے بھاگتا ہوا اس کا آرڈر تھا یا جو وہ بلکل بھول چکا تھا..

پری ماں اپنے تخت پر بیٹھیں عفراج علوہین کے آنے کا انتظار کر رہیں تھیں۔۔جب اک کنیز نے ان دونوں کے آنے کی خبر پری ماں کو دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پمراہ کے ہمراہ وہ دربار میں حاضر ہوئیں۔۔۔

عفراج ان کی تعظیم میں اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اور خوش آمدید کہا۔۔۔

وہ پرستان کے سب سے ضعیف جن تھے۔۔۔انکے پاس ہر مسئلے کا حل موجود

ہوتا تھا۔۔۔

پری ماں تخت پر براجمان ہو گئیں۔۔۔۔

پمرا پاس ہی عفراج کے پہلو میں جا رکیں۔۔۔۔

""""ہم معذرت چاہتے ہیں آپ کو ایسے بلانا پڑا۔۔۔لیکن مسئلہ ہی کچھ ایسا ہے کہ آپ کو بلانے کے سوا کوئی چارہ نا تھا"۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری ماں معذرت کی ضرورت نہیں ہے آپ ماجرہ بیان کریں۔۔۔۔

""ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپکے کام آ سکیں۔۔۔

پرستان کی خدمت کے لیئے ہم ہمیشہ حاضر ہیں"۔۔۔

”عفراج ہم چاہتے ہیں کہ فالیشہ کسی طرح دوبارہ پری بن جائے۔۔۔۔

کیاایسا ممکن ہے؟

آپ تو جانتے ہیں کہ اسے ایسی غلطی کی سزا ملی ہے جو اس نے کی نہیں ہے۔۔۔ ہمیں اس پہ پورا یقین ہے۔۔۔۔

وہ اک لالچی پری ہر گز نہیں ہو سکتی۔۔۔وہ بہت معصوم تھی ضرور اسے پھنسایا گیا ہے اور ہمیں پورا معاملہ جانے بغیر اتنا بڑا فیصلہ نہیں لینا چاہیے تھا۔۔۔۔

یقیناً وہ اک نیک دل پری ہیں ہم نے ان کا زائچہ دیکھا تھا۔۔۔۔

لالچ، خود غرضی کے شیطانی عناصر سے پاک ہیں وہ بالکل“۔بلاشبہ وہ ایک رحم دل اور معصوم پری تھیں اور شاید اسی وجہ سے کسی نے ان یہ سب کرنے پر مجبور کیا ہو گا ۔۔۔

لیکن پری ماں اک پری کو انسان بنانا بہت آسان بات ہے۔۔۔

ایک انسان کو پری بنانا اتنا ہی مشکل ہے جتنا آب حیات کو پانا"۔۔۔

"کوئی تو حل ہو گا۔۔

آپ اپنی علم کی کتابوں میں دیکھیے کیا پتہ کچھ مل جائے"۔۔۔

"اک حل ہے۔۔لیکن بہت مشکل"۔۔۔

"وہ حل کیا ہے"؟

"پری ماں یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اس میں اک پری کی جان ہمیشہ کے لیئے جا سکتی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور انسانی روپ میں اس کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا"۔۔۔

"لیکن وہ کیا ہے"؟

"ایک انسان کا پری بننے کے لیے اسے پرستان کے عقبی علاقے جہاں سنہرا دریا بہتا ہے، میں جانا ہو گا۔۔۔وہاں ایک ظالم ڈائن رہتی ہے جو کہ بلا کی ذہانت رکھتی ہے۔۔۔

اس کے سر پر اک تاج ہے۔۔۔اس تاج میں ایک موتی جڑا ہے۔۔۔ جسے وہ اسی کو دے گی جو اسکے امتحان میں پورا اترے گا۔۔۔وہ بہت ہوشیار ہے۔ اگر فالیشہ ناکام ہوئی تو ہمیشہ کے لئے پتھر کی بن کے رہ جائے گی اور پورے چاند کی رات وہ پتھر کی مورت چاند کی چاندنی میں اسی جھیل میں مندمل ہو کر ہمیشہ کے لئے تحلیل ہو جاتی ہے

۔

آج تک پرستان کی کوئی پری کامیاب نہ ہو سکی اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔۔۔اس

کے امتحان میں صرف وہی پری کامیاب ہو سکے گی جو نیک سیرت کی مالک ہو گی، جس کے دل میں ذرا بھی لالچ ہوا تو وہ پتھر میں ڈھل جائے گی۔۔۔

فالیشہ کو دوبارہ پری بننا ہے تو اسے وہ موتی پانا ہو گا...

فالیشہ کامیاب ہوتی ہے تو میں آگے کے مراحل سے آگاہ کروں گا۔۔۔

اور ہاں اس موتی کو پانے کے لئے فالیشہ پرستان میں صرف خواب ہی کی صورت آسکتی ہے۔۔۔۔

اسکا جسم دنیا میں ہی رہے گا۔۔۔

اگر کوئی چوٹ یا کوئی احساس ہوا تو اسکے جسم کو محسوس ہو گا اور اگر وہ پتھر بن گئی تو دنیا میں اسکا جسم دم توڑ دے گا"۔۔۔

پری ماں خوف سے اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئیں۔۔۔

"انسان ہی صحیح وہ زندہ تو ہے۔۔۔۔

ہمیشہ کے لیے کھودینے سے تو بہتر ہے"۔۔۔۔

عفراج نے جاتے ہوئے جادو سے اپنی ہتھیلی پر چند پھل حاضر کیئے۔۔۔۔

"فالیشہ کو اس میں سے ایک پھل کھا کر سونا ہوگا۔۔۔تب ہی وہ پرستان میں آپائے گی۔۔۔

وقت بہت کم ہے۔۔۔

7 دن سے زیادہ کا وقت درکار نا ہوگا کیوں کہ اس پھل کی اتنی ہی مدت ہے۔۔۔۔۔ ""

عفراج اپنے رتھ پہ سوار ہوئے اور سب کو حیران و پریشان چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔

"پمرا"، پری ماں نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

""میں فالیشہ کو ہر گز کھونا نہیں چاہتی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے اک کام جو تمہیں کرنا ہو گا"۔۔۔

"جی حکم کیجیے پری ماں"۔۔۔

"تمہیں جاننا ہو گا فالیشہ سے کہ اسکے ساتھ کیا ہوا تھا شروع سے آخر تک۔۔۔

ہم سب جاننا چاہتے ہیں۔۔۔۔ ہم اپنی بیٹی کو کسی بھی قیمت پر کھو نہیں سکتے۔۔۔

تم جانتی ہو کہ فالیشہ چاند نگر کی سب سے طاقتور پری تھی اس کی طاقت ہمارے لئے اس

چاند نگر کے لئے بہت ضروری ہے.. ہم یہ صرف ایک ماں کی حثیت سے نہیں کر رہے بلکہ چاند نگر کے مستقبل کے لئے بھی کر رہے ہیں۔۔۔اور اگر ایلا کا لگا یا الزام درست ہے تو فالیشہ ہمارے چاند نگر کی امانت کے بارے میں بھی جانتی ہو گی جسے چرانے کا الزام ایلا نے لگایا. اب وہ پری بن کے واپس پائے گی یا عام انسان بن کر یہ اس کا فیصلہ ہو گا..اس کی غیر موجودگی میں کم از کم فالیشہ کا پری بن کر یہاں موجودگی بہت ضروری ہے...

وہ چاند نگر میں نہ ہوئی تو چاند نگر ہر وقت خطرے میں گھرا رہے گا۔۔۔اور وہ پیشن گوئی۔۔۔۔

چاند نگر کا زوال۔۔۔

شاید چاند نگر کا زوال شروع ہو چکا ہے۔۔۔

ہمیں ہر حال میں اسے روکنا ہو گا۔۔۔۔""

عنا نے فالیشہ کا پورا چیک اپ کیا تھا. جس سے یہی ڈآئیگنوز ہوا تھا کہ وہ کسی پریشانی کا شکار ہے..المیر کو اس کی پریشانی جاننی تھی وہ کافی فکر مند تھا...

اب کی بار راہداری سے گزرتے ہوئے اس کا ذہن بلکل خالی تھا..المیر اسے ہی دیکھ رہا تھا.اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا..وہ جانتا تھا ابھی وہ کمزور ہے..اب فالیشہ کو وہ اپنے ام-جے والے فلیٹ میں نہیں لے کر جانا چاہتا تھا.. عنا سے وہ ایک لمبی ضرورت کی اشیا کی لسٹ بنوا کر لایا تھا...جو اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھیں..مگر وہ سب فالیشہ کی آسانی کے لئے لینا چاہتا تھا..اسی لئے فارم ہاؤس میں شفٹ ہونے سے پہلے اسے لے کر مارکیٹ آیا تھا. فالیشہ حیرت سے ہر چیز
دیکھ رہی تھی..جیولری،شوز اور کپڑوں کے علاوہ وہ سب چیزوں سے انجان تھی ..لیکن اسے اچھا لگ رہا تھا..

" فالیشہ تم کچھ کھاؤ گی؟" المیر اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ وہ کھانے سے انکار نہیں کرتی ..فالیشہ نے نہایت معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا.."تمہیں بھوک لگی تھی؟"،
"جی"--- اب کی بار اس نے بے بسی سے جواب دے کر سر جھکا لیا..وہ المیر کی

آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کرتی تھی، یہ بات المیر بھی جان چکا تھا۔۔ وہ اس کے گریز کو اس کی حیا کو دیکھ کر اور بھی دیوانہ ہو جاتا تھا.. المیر کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی..

ہم گنہگار ٹھہرے ہم جیسوں کو میسر کہاں

♥♥♥

تو ثواب جیسا ہے نیکی کے بدلے ملتا ہو گا۔۔۔ اس نے بے اختیار اس کا نازک سا ہاتھ تھام لیا..." اگر تمہیں بھوک لگی تھی تو بتایا کیوں نہیں، فالیشہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا، فالیشہ کی آنکھیں المیر کی آنکھوں سے ٹکرائی..

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر المیر کے دل کو کچھ ہوا تھا..."کیا ھوا فالیشہ ؟ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے گھر جانا ہے"۔۔ اچانک اس کا دل بجھ سا گیا تھا..اسے شدت سے چاند نگر کی یاد ستا رہی تھی..

پمرا کے بعد المیر اسے دل کے بے حد قریب لگنے لگ گیا تھا۔۔ اس لئے وہ بے ساختہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بول اٹھی تھی.اور المیر اسے انکار نہیں کر سکا تھا..

*****

باصل کی بتائی غفاہ میں جانے سے پہلے تشجاہ کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

نجانے کیوں یہ پیڑ اسے اپنی اور کھینچتا تھا۔۔۔

""زہے نصیب شہزادی۔۔۔۔

تشجاہ کیا تم بول سکتے ہو۔۔۔؟؟

فالیشہ ہوا کے دوش پہ اڑتی اسکے قریب آئی۔۔۔۔

"شہزادی میں اک راز ہوں۔۔

کہ آپ کے قریب آنے سے مجھ میں طاقت آئی ہے. آج سے پہلے میں کبھی بول نہیں سکا.ہاں مگر سب سنتا، سمجھتا ہوں۔۔۔

کچھ روز قبل جب آپ اپنی ساتھی پریوں یہاں حاضر ہوئیں تھیں تب

مجھے احساس ہوا۔۔۔

اور آج میرے دل نے خواہش کی کہ میں آپ کا استقبال کروں۔۔۔۔اور میں بول سکا۔۔۔"۔۔

فالیشہ حیران ہوئی۔۔

"تو کیا تم اس سے پہلے بول نہیں پاتے تھے؟؟"

"نہیں شہزادی۔۔۔

مجھ پر اور میرے دوست پہ جادو کا اثر ہے۔۔۔۔

ہم نے شاید اس غفاہ کی قیمتی چیز کو چھونے کی گستاخی کی

اس لیے سزا کے طور پہ ہمیں ہمیشہ کے لئے یہاں جامد کر دیا گیا"۔۔۔

"تو آپ ارشمان ہیں؟"

"جی شہزادی ہم یہاں کے حسن سے متاثر ہو کر اندر آنے کی گستاخی کر بیٹھے"۔۔۔۔

باصل نے تو کچھ اور ہی کہا تھا۔۔ بہر حال اسے ارشمان پہ یقین آ رہا تھا۔۔۔

"صرف آپ اتنی طاقتور ہیں پورے پرستان میں۔۔۔۔۔

اگر آپ چاہیں تو ہمیں آزاد کروا سکتی ہیں"۔۔۔

فالیشہ کچھ پل خاموش رہی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تم دونوں کی مدد ضرور کروں گی۔۔ لیکن اسکے بعد تم دونوں یہاں نظر نا

آؤ"۔۔۔

"جیسا آپ کا حکم شہزادی"۔۔

"لیکن شہزادی غفاہ میں جانے سے پہلے میں ایک بات عرض کرنا چاہتا

ہوں۔۔ اگر آپکی اجازت ہو تو"۔۔۔

"جی اجازت ہے"۔۔۔

ارشمان نے اپنے تنے کو ہلایا۔۔۔فالیشہ پہ رنگا رنگ پھول گرنے لگے۔۔۔۔

"شہزادی جب آپ کو پہلی بار دیکھا تھا

تب سے آپ کی محبت نے اپنے حصار میں قید کر لیا تھا۔۔۔

اور اگر آزادی کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ہمیشہ کے لئے پرستان چھوڑ کر جانا ہو گا تو میں

ہر گز نہیں چاہتا آزادی۔۔۔

مجھے یہ قید بھلی۔۔۔""

فالیشہ آنکھیں واکیے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

فالیشہ کو عکس میں جھانکنے کی طاقت بھی تحفے میں ملی تھی۔۔۔

اس نے ایک ہی پل میں آنکھیں بند کیں اور کھولیں۔۔۔

اور ارشمان کی طرف دیکھا اب وہاں اک خوبصورت شہزادہ نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

ایک سال بعد۔۔

وہ بہت دیر سے تاریک اور گھنے جنگل میں کھڑا تھا، کیا تھا اس جگہ، وہ کیوں یہاں کھینچا چلا

آتا تھا۔۔ہر بار یہ دشت اسے اپنی طرف کھینچتا تھا.کچھ تو تھا اسکے

لاشعور میں جو اسے پاگل کئے جا

رہا تھا۔کسی کے ہونے کا احساس۔۔

المیر ایک کامیاب آئی ٹی پروفیشنل انجنیئر بن چکا تھا..

سویرا کی خواہش پر اسے ساتھ لے کر مالم جبہ آیا تھا..

جہاں آنے سے ہمیشہ کتراتا تھا وہ، نا جانے کیسی الجھن تھی یہ وہ وہاں آنا بھی نہیں چاہتا تھا اور کھنچا بھی چلا آتا تھا..

سویرا سے شادی ہوئے پانچ ماہ ہو چکے تھے.. مگر المیر کے دل میں اس کے لئے کوئی جذبہ نہیں تھا..اس کا دل جیسے خالی تھا، وہ کبھی سمجھ نہیں پایا، یہ خلش سی کیوں ہے؟.

اسے کبھی کبھی شدت سے احساس ہوتا تھا، جیسے وہ ہر پل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے... کبھی کسی کے ساتھ ہونے کا احساس اسے شدت سے ہوتا تھا،،...اور جب اسے وہ احساس نا ہوتا وہ خود کو خالی خالی سا محسوس کرتا...اسے اس احساس کی اس قدر عادت ہو چکی تھی، وہ خود کو ادھورا محسوس کرتا تھا اس احساس کے بغیر...اس نے نظر اٹھا کر آسمان پر پورے آب و تاب سے چمکتے چاند کو دیکھا..

جلتی سگریٹ کو سوکھی گھاس پر پھینکا اور جوتے کی نوک سے مسلتا، گاڑی میں جا بیٹھا ،.اسے اب لوٹنا تھا.تاکہ دوبارہ یہاں آ سکے،،...اور اس احساس کو تازہ کر سکے،...

وہ تھی ہر وقت اس کے آس پاس، جس کی محبت دن بادن اس کے لئے اور بڑھتی چلی جا

Email: Neramag@gmail.com

رہی تھی...

مگر اسے ابھی انتظار کرنا تھا ،صبر کرنا
تھاکہ طے ہے وہ اسکا ہے لوٹ
کر اسی کے پاس آئے گا مگر تب
تک اسے صبر کا دامن تھامے
رکھنا تھا یہ انتظار طویل اور
مشکل سہی مگر اسکے بعد کا
ملن ہمیشہ کا تھا تب تک اسے
بس انتظار کرنا
تھا

چاند بھی کھویا کھویا سا ہے تارے بھی خوابیدہ ہیں
آج فضا کے بوجھل پن سے لہجے بھی سنجیدہ ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے کن کن لوگوں سے اس درد کے کیا کیا رشتے تھے
ہجر کی اس آباد سرا میں سب چہرے نادیدہ ہیں

اتنے برسوں بعد بھی دونوں کیسے ٹوٹ کے ملتے ہیں
تُو ہے کتنا سادہ دل اور ہم کتنے پیچیدہ ہیں

سن جاناں ہم ترکِ تعلق اور کسی دن کر لیں گے
آج تجھے بھی عجلت سی ہے ہم بھی کچھ رنجیدہ ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کانوں میں اک سرگوشی ہے بے معنی سی سرگوشی
آنکھوں میں کچھ خواب سجے ہیں خواب بھی عمر رسیدہ ہیں

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین